طب نبوی ﷺ
بمعہ
طب الہٰی
تالیف
حافظ اکرام الدین واعظ

وإذا مرضت فهو يشفين

وإذا مرضت فهو يشفين

وإذا مرضت فهو يشفين

طب نبوی ﷺ

بمعہ طب الٰہی

تالیف

حافظ اکرام الدّین واعظؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح روحانی بیماریوں کی چارہ گری فرمائی ہے۔ اسی طرح آپ نے جسمانی بیماریوں کے معالجات بھی بیان فرمائے ہیں اور جسمانی بیماریوں کا علاج رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا اور دعا ہر دو سے فرمایا ہے۔ مولانا اکرام الدین واعظ کی کتاب طبّ نبوی اسی سلسلے کی ایک مفید کتاب ہے۔ جو عوام میں بے حد مقبول ہے اور کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ لیکن اس کی صحت اور درستی کا طباعت میں بہت کم خیال رکھا گیا۔

طب نبوی کے اس ایڈیشن کو بحمدہٖ تعالیٰ غلطیوں سے حتی الوسع پاک رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ قارئین کماحقہٗ اس سے مستفید ہو سکیں۔ اور دعا خیر سے یاد فرمائیں۔

خلوص کیش

محمد عبدالرشید قاسمی

ناظم کتب خانہ شانِ اسلام اردو بازار لاہور پاکستان

فہرست مضامین

دیباچہ از مصنّف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

امابعد، ہر انسان کو سب سے پہلے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو محض اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس وقت تک ممکن نہیں جبتک تندرستی حاصل نہ ہو اور تندرستی کا حصول اس پر موقوف ہے، کہ آدمی اپنی جسمانی صحت کا پوری طرح خیال رکھے۔ عام طور پر اس کے لیے چار طریقے مروج ہیں:۔

(۱) دُعا (۲) دوا (۳) عمل (۴) پرہیز۔

لیکن امراض جسمانی کے بعض معالج مثلاً جالینوس وغیرہ جو محض تجربہ پر ہی زور دیتے ہیں، ازالہ مرض کیلئے دُعا کو کافی نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ لوگ بیوقوف ہیں جو ازالہ مرض میں دُعا کے قائل ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ دُعا کا تعلق صرف زبان سے ہے اور جسمانی امراض پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کا یہ خیال محض خام ہے اور وہ اس لئے کہ بات کی تاثیر سے ہر شخص واقف ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ تلوار کا زخم بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم کبھی نہیں بھرتا۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کو بُرا کہے تو مخاطب کا دل زخمی ہو گا اور اس شخص کے اندر انتقامی جذبہ پیدا ہو گا۔

اسی طرح اچھی بات کا اثر بھی ظاہر سے گزر کر انسان کے قلب تک پہنچتا

ہے۔ جب ایک معمولی انسان کی بات میں اسقدر اثر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے کلام میں اثر کیوں نہ ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص دُعا کا قائل نہ ہو تو ظاہر ہے یہ اس کی جہالت اور حماقت ہی ہے اس لئے کہ وہ بدکلامی اور اچھی بات کی تاثیر کا تو قائل ہو اور اسمائے الٰہی اور کلام اللہ کی تاثیر کا قائل نہ ہو۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے پیدا کیا ہے۔ ایک جسم دوسرے روح۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رحمۃ للعالمین ہیں، امراضِ رُوحانی کے علاج کے ساتھ امراضِ جسمانی کا بھی علاج بتایا گیا ہے۔ کیونکہ اگر آپؐ کو امراضِ جسمانی کا علاج نہ سکھایا جاتا تو دُشمنانِ اسلام آپؐ کے سامنے اور آپؐ کے بعد علمائے اُمت کے سامنے معترض ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام دنیا کیلئے رحمت کس طرح فرمایا۔ کیونکہ آدمی کا جسم بھی دنیا میں داخل ہے اور آپؐ کو آدمی کے جسم کی اصلاح کی کچھ خبر نہیں ہے، تو جسم کے لئے کسی بھی طرح رحمت نہیں ہو سکتے۔ اس اعتراض پر ہر شخص کے لئے جواب دینا مشکل ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بدن و رُوح دونوں کا علاج سکھایا۔ مگر یہ ضرور سمجھنا چاہیئے کہ حکمائے جسمانی فقط دوا سے علاج کرتے ہیں اور آپؐ دوا اور دُعا دونوں سے اپنی اُمت کا علاج کرتے ہیں۔ کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ بہت سے امراض ایسے ہیں جو دوا سے نہیں جاتے جیسے جادو، آسیب اور نظر کا لگنا۔ یہ امراض تو اللہ کے پاک نام اور دُعاؤں ہی سے جاتے ہیں۔

بلکہ بہت سے اعمال پیشگی ہی انسان کو سکھائے ہیں کہ ان کے کرنے اور ان کی برکت سے کوئی بلا نہیں آتی۔ اس کا بھی تفصیلی بیان انشاء اللہ کتاب میں کیا جائے گا۔

ر یہ صرف انبیاء علیہم السلام کیلئے خاص ہے کہ مرض کے ظاہر ہونے سے

قبل ہی علاج بتا دیا جائے اور "رحمۃ للعالمین" کے یہی معنی ہیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ طبِ نبویؐ کا تعلق وحی سے ہے اور عام دنیاوی طریقِ علاج صرف تجربہ ہے۔ بعض لوگوں نے تجربے کو یقین کے قریب بتایا ہے لیکن تجربہ رُتبۂ وحی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے جو شخص طبِ نبوی کے ذریعہ اپنے جسم کا علاج کرنا چاہتا ہے تو اس شخص کو چاہیئے کہ وہ پہلے اپنے دل میں طبِ نبوی کے متعلق یقین و اعتقاد کو مستحکم کرلے کیونکہ اس کے بغیر طبِ نبوی سے فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اعتقاد جس قدر مضبوط و مستحکم ہوگا اُسی قدر فوائد حاصل ہونگے۔ اور اگر کوئی شخص اس میں اپنی عقل کو دخل دے گا تو وہ اِن فوائد سے محروم رہے گا۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام معالج رُوحانی ہیں۔ جیسا ان کا رُوحانی علاج عقل میں نہیں سما سکتا ویسے ہی جسمانی علاج بھی عقل کے موافق نہیں بن سکتا۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ بیماریوں کا علاج دوا سے بھی کریں اور دُعا سے بھی تاکہ صرف دوا پر ہی بھروسہ نہ ہو جائے۔

دوا بھی تدبیر کے درجہ میں ضروری ہے لیکن شفا حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور دوا کو سبب و تدبیر کے علاوہ مؤثر نہ سمجھے اور جو شخص دوا ہی کو بالذات شفا دینے والی سمجھے وہ مُشرک ہے۔ اسی وہم کی وجہ سے بعض علماء نے دوا کو مکروہ کہا ہے کہ دوائیں کرتے کرتے کہیں اسی پہ بھروسہ نہ ہو جائے۔ اور مرتے وقت فرشتے کہیں ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ (ترجمہ: "یہ وہ موت ہے جس سے تُو بھاگتا تھا") یعنی ذرا بھی بیماری ہوتی تو دوا کیطرف دوڑتا تھا اور اپنے مالک حق سبحانہٗ وتعالیٰ پر بھروسہ نہ کرتا تھا۔

مگر صحیح بات یہ ہے کہ دوا کرنا بھی سُنّت اور ضروری ہے کیونکہ حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لوگ آپؐ سے دریافت کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر ہم بیماریوں میں دوا کر لیا کریں تو کچھ گناہ تو نہیں؟ یہ سُن کر حضورِ اکرمؐ

نے فرمایا کہ دوا کیا کرو اے اللہ کے بندو! اس لئے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے جتنی بیماریاں پیدا کی ہیں ساتھ ہی ان کی دوا بھی پیدا کی ہے۔ لیکن مرض موت اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا بھی کرنی چاہیئے۔

اس تمام تفصیل سے یہ بات واضح ہے کہ امراض جسمانی کا علاج چار طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ دوا سے، دُعا سے، کسی مخصوص عمل کے کرنے سے، کسی عمل کے چھوڑنے سے، اور دُعا سے علاج کرنا صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کیلئے مخصوص ہے جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

اس کتاب میں چاروں طریق علاج کو تفصیل سے ذکر کیا جائے گا اور ہر علاج کے لئے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع حوالہ کتب بیان کی جائینگی اور ساتھ ساتھ علماء کے اقوال بھی نقل کئے جائیں گے۔ کیونکہ علماء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور حدیث کے شارح ہیں۔ جس حدیث اور قول کا ذکر کیا جائے گا اس کے شروع میں لفظ علاج لکھا جائے گا۔ اسلئے کہ طب نبوی کیلئے یہی لفظ زیادہ مناسب ہے۔ اس مختصر کتاب میں ابواب اور فصول قائم نہیں کی گئیں کیونکہ یہ بڑی کتاب کے لئے مناسب ہوتا ہے۔

جسم کی صحت کے لئے سب سے ضروری علاج نکاح کرنا ہے، اس لئے اسی علاج سے ابتدا کی جا رہی ہے۔

حافظ اکرام الدین واعظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جسمانی صحت و تندرستی

علاج: صحیح بخاری میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور جو شخص میرے طریقے سے انکار کرے وہ ہم میں سے نہیں"۔ اور سنن ابوداؤد، نسائی و حاکم میں معقل بن یسارؓ سے مرفوعاً روایت ہے:

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ۔

ترجمہ: حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو اپنے شوہروں سے محبت اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوں، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا"۔

اور صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مرفوعاً روایت ہے:

یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَآءٌ۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے جوانوں کے گروہ: تم میں جو نکاح کی طاقت رکھے اس کو نکاح کرنا چاہیئے اسلئے کہ نکاح آنکھ کو ڈھانکنے والا اور شرمگاہ روکنے والا ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے اس کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ اسلئے کہ روزہ گویا خصّی کر دیتا ہے"۔

فائدہ: حدیث شریف میں دو علاج بتائے گئے ہیں۔ ایک تو نکاح کرنا دوسرے روزہ رکھنا۔ اسلئے کہ نکاح کرنے سے جسم انسانی فساد خون اور پھوڑے

پھنسیوں سے محفوظ رہیگا۔ لیکن ساتھ ہی کثرت جماع سے پرہیز لازم ہے۔ کیونکہ اس سے جسم انسانی کمزور ہو جاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔

اور اگر غربت کی وجہ سے شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو روزہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ روزہ رکھنے سے رطوبت کی زیادتی نہیں ہوتی اور بلغمی امراض سے نجات رہتی ہے۔ لیکن اس کا خیال رہے کہ روزے سنت طریقے سے رکھا کرے۔ کیونکہ بعض دفعہ روزے کی کثرت سے رطوبت اصلی خشک ہو جاتی ہے۔ اس طرح مزاج سوداوی بن جاتا ہے۔

روزے رکھنے کا مسنون طریقہ

یہ ہے کہ ہفتے میں دو روزے رکھے۔ ایک شنبہ کو دوسرا پنجشنبہ کو۔ اس لیے کہ اس کا حکم مسلم، ابوداؤد، ترمذی میں متعدد احادیث میں آیا ہے۔ اور ہر ماہ میں تین روزے رکھے۔ ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی طریقوں سے رکھا ہے۔ کبھی تو بلحاظ تاریخ تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھا اور کبھی دنوں کے حساب سے مہینے میں اتوار، پیر کا روزہ رکھا اور دوسرے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا۔

چنانچہ جامع ترمذی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ بعض مرتبہ ایام اور تاریخوں کی قید نہ فرماتے بلکہ جس تاریخ میں چاہتے یہ تینوں روزے رکھا کرتے تھے۔ یہ حدیث مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں درج ہے۔

اور سال بھر میں مسنون طریقہ ہے کہ رمضان کے مہینے کے پورے روزے رکھے اور عید الفطر کے چھ روزے اور محرم میں دو روزے اور اول عشرۂ ذی الحجہ کے نو روزے رکھا کرے۔

جو شخص اس مسنون طریقے سے روزے رکھے گا۔ اس کی رطوبت نہ تو زیادہ پیدا ہوگی اور نہ بالکل خشک ہی ہوگی۔

اور صاحب غایۃ الاحکام نے لکھا ہے کہ جو شخص ناداری کی وجہ سے نکاح نہ کر سکے اور کسی وجہ سے روزے بھی نہ رکھ سکے تو شہوت کم کرنے کیلئے علاج کرنا بھی درست ہے۔

جب نئی دُلہن کو گھر میں لائے

علاج: تو دلہن کا ہاتھ پکڑ کر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں اسکی بہتری اور اسکے عیوب کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اسکی برائی اور اسکے عیوب کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔

فائدہ: یہ روایت ابوداؤد اور دوسری کتب میں عمرو بن سیف سے نقل کی گئی ہے۔ اس دُعا کی یہ برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی برائی دور کر دے گا اور اس کے گھر میں اس عورت کی نیکی پھیلائے گا۔ اور اگر کوئی شخص باندی غلام یا کوئی جانور خریدے تو اس کی پیشانی کو پکڑ کر بھی یہی دُعا پڑھے اور شرعۃ الاسلام میں یہ روایت درج ہے کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب دُلہن کو گھر میں لاوے تو اس کے دونوں پاؤں دھو کر پانی گھر کے کونوں میں چھڑک دے اس سے اللہ تعالیٰ گھر میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔

صُحبت کیوقت شیطان سے حفاظت

علاج: جب صحبت کا ارادہ ہو تو اول یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

(ترجمہ) شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اے اللہ ہم کو شیطان سے دُور رکھ اور جو نعمت ہم کو تُو نے دی اُس سے شیطان کو دُور رکھ۔

یہ روایت بہت سی کتب احادیث میں درج ہے جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

فائدہ :- اس دعا کی برکت سے اولاد نیک بخت ہوتی ہے اور شیطان بھی دُور رہتا ہے۔

جماع کا صحیح وقت

علاج فقیہہ ابو اللیث نے اپنی کتاب بُستان میں لکھا ہے کہ جماع کے لئے سب سے بہتر وقت آخر شب کا ہے۔ کیونکہ اوّل شب میں معدہ غذا سے پُر ہوتا ہے۔ اور جماع کیوقت اس کا خیال رہے کہ مُنہ قبلہ کی طرف نہ ہو۔

صُحبت کے آداب

علاج مرد و عورت کو چاہیئے کہ صحبت کیوقت برہنہ نہ ہوں بلکہ چادر وغیرہ اوڑھے رہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وحشی جانوروں کی طرح ننگے نہ ہوں۔ اور فقیہہ ابو اللیث نے اپنی کتاب بستان میں لکھا ہے کہ برہنہ ہو کر صحبت کرنے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور شکایت کی کہ میرے گھر میں اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ حضورؐ نے یہ علاج تجویز فرمایا کہ تو انڈے کھایا کر۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اپنی قوتِ باہ کی شکایت فرمائی۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ ہریسہ تناول فرمایا کریں کیونکہ اس میں چالیس مردوں کی قوت ہے۔

حضرت انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم حنا کا خضاب کیا کرو کیونکہ حنا قوت باہ پیدا کرتی ہے۔

اور ہزیل ابن الحکم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

کہ بدن سے بالوں کا جلد دُور کرنا قوت باہ بڑھاتا ہے۔

یہ چاروں حدیثیں صاحب غایۃ الاحکام نے بیان کی ہیں۔

صُحبت کے وقت باتیں کرنا

علاج : فقیہہ ابو اللیث نے بستان میں لکھا ہے کہ صحبت کے وقت زیادہ باتیں نہ کی جائیں۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ لڑکا گونگا نہ پیدا ہو۔

بلا غسل مجامعت کا نقصان

علاج : اگر کسی شخص کو احتلام ہوا اور وہ بغیر غسل کئے اپنی بیوی سے مجامعت کرے تو اندیشہ ہے کہ لڑکا دیوانہ یا بخیل ہوگا۔ اس لئے ایسی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ یہ علاج صاحب احیاء العلوم نے بستان میں لکھا ہے۔

کھڑے ہو کر مجامعت کرنا

علاج : صاحب قنیہ نے لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر صحبت کرنے سے بدن کمزور و ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ بھرا ہونے پر مجامعت نہیں کرنی چاہیئے اس سے اولاد کند ذہن پیدا ہوتی ہے۔

مہینہ کے نصف میں صُحبت کرنا

علاج : ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علیؓ! آدھے مہینے میں اپنی بیوی سے صحبت نہ کیا کرو کیونکہ اس تاریخ میں شیطان آیا کرتے ہیں۔

صُحبت کے بعد پیشاب کرنا

علاج : صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت سے فراغت پانے کے بعد پیشاب کر لینا چاہیئے۔ نہیں تو کسی لاعلاج مرض میں گرفتار ہو جائیگا۔

مجامعت کے بعد عضو کا دھونا

علاج : فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ مجامعت و قربت کے بعد اپنے عضو کو دھو لینا چاہیے، اس سے بدن تندرست رہتا ہے لیکن مجامعت کے فوری بعد ٹھنڈے پانی سے نہ دھوئیے کہ اس طرح بخار ہونے کا اندیشہ ہے

صحبت کے وقت عورت کی شرمگاہ دیکھنا

علاج صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت کے وقت عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ کیونکہ اس سے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں اولاد اندھی پیدا نہ ہو۔

ولادت کی تکلیف اور اس کا علاج

علاج : فتاوی حجت میں ہے کہ اگر کسی عورت کو بچہ ہونے کے وقت مشکل یا تکلیف ہو تو یہ تعویذ لکھ کر اور سفید کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران پر باندھ دیا جائے۔ انشاء اللہ بسہولت ولادت ہوگی۔ تعویذ یہ ہے :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَأَلْقَتْ مَا فِیْہَا وَتَخَلَّتْ
وَأَذِنَتْ لِرَبِّہَا وَحُقَّتْ
اَھْیًا اَشْرَاھِیًا

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اور جب زمین نکال پھینکے گی جو اس میں ہے اور خالی ہو جائے گی۔ اور اپنے رب کا حکم سنے گی۔ وہ اسی کے لائق ہے۔

بچے کے کانوں میں اذان و تکبیر کہنے کے فوائد

علاج جب بچہ پیدا ہو تو اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنی چاہیے، اس کی برکت یہ ہے کہ بچہ مرض ام الصبیان سے محفوظ و مامون رہے گا۔ احیاء العلوم میں

یہ علاج لکھا ہے اور حصن حصین کے حواشی میں یہ مضمون ایک مرفوع حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔

کھجور چبا کر بچہ کے منہ میں ڈالنا

علاج : بچہ کی پیدائش کے بعد تھوڑی سی کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالنی چاہیے اور بچہ کے لئے دعا کرنی چاہیے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اس علاج سے بچہ خوش اخلاق اور حلیم و بردبار ہوتا ہے۔

بچہ کا نام ساتویں دن رکھنا

علاج حدیث شریف میں لکھا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو ساتویں دن بچے کا نام رکھنا چاہیئے۔ نام اچھا اور پسندیدہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اولاد کا نام اچھا رکھو۔ برا نام بچے کے لئے بدشگونی ہے۔ اچھا نام ایسا ہونا چاہیے جیسے (عبداللہ۔ عبدالرحمن) اور چاہیے کہ بچے کے بال اتروا کر اس کے برابر چاندی تول کر صدقہ کر دینا چاہیے۔ یا ایک دو بکرے ذبح کر کے صدقہ کر دیں۔ اس عمل کی برکت سے بچہ محفوظ رہیگا۔

نظر بد سے حفاظت کا تعویذ

علاج اگر کسی بچہ کو نظر بد لگ جائے تو یہ تعویذ لکھ کر اس کے گلے میں ڈالنا چاہیئے۔ تعویذ یہ ہے :

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ
وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ

پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ شیطان مردود اور ہر بری نظر سے۔

فائدہ : لڑکوں کو نظر بد لگنے کے لئے یہ تعویذ انتہائی مجرب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تعویذ حضرت حسنؓ اور

حسینؓ کو عنایت فرمایا کرتے تھے۔ اور ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کو بھی تعویذ عنایت فرمایا کرتے تھے۔

بچوں کے اخلاق پر دُودھ کا اثر

علاج: تفسیر زاہدی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے بچے کو احمق اور فاحشہ عورتوں سے دودھ نہ پلواؤ۔ کیونکہ دُودھ کا اثر بچہ کے جسم اور اخلاق پر اثر انداز ہوتا ہے۔

کھانے کے وقت شیطان سے حفاظت

علاج: جو شخص یہ چاہے کہ کھانے کے وقت شیطان کے شر سے محفوظ رہے، اس کو چاہیے کہ بسم اللہ سے کھانا شروع کرے اور کھانا داہنے ہاتھ سے ہی پکڑے اور داہنے ہاتھ ہی سے کھائے اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ جب کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا وہ کھانا شیطان کے لئے حلال ہو جاتا ہے۔ یہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

نمک کھانے کے فوائد

علاج: صاحب جامع کبیر نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ! کھانا نمک کے ساتھ شروع کرنا چاہیے اس لئے کہ ستر امراض اور بیماریوں سے نمک میں شفا رکھی گئی ہے اور ان میں سے چند یہ ہیں: جنون، جذام، کوڑھ، پیٹ کا درد، دانت کا درد واللہ اعلم۔

مریض کے ساتھ کھانا کھانا

علاج: اگر اتفاق سے کسی مریض کے ساتھ کسی شخص کو کھانا پڑے تو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ "اللہ کے نام سے اور اسی پر بھروسہ کر کے کھاتا ہوں۔"

اس کی برکت سے اس مرض سے یہ شخص محفوظ رہے گا۔

کھانے کے وقت کی چند دُعائیں

کھانے کے بعد یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ "ترجمہ: اے خدا ہمارے لئے اس میں برکت دے اور اس سے بہتر عنایت فرما۔"

اسی طرح جب سیر ہو کر کھائے اور دُودھ پیئے تو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَزِدْنَا فِيْهِ "اے اللہ اس میں برکت دے اور ہم کو زیادہ عنایت فرما۔"

انشاء اللہ اس سے کھانے میں برکت ہوگی۔

کھانے میں برکت حاصل کرنا

علاج: فقیہ ابو اللیث نے حضرت حسنؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے کے بیچ میں سے نہ کھایا کرو کیونکہ بیچ میں برکت نازل ہوتی ہے۔ اس حدیث کو حضرت سعید بن جبیرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بدہضمی کا مجرّب علاج

علاج قادری میں لکھا ہے کہ تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے بدہضمی ہوجاتی ہے۔

فائدہ: اور بستان میں لکھا ہے کہ کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھ دھونے سے برکت ہوتی ہے۔

اور رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا کیونکہ تکیہ لگا کر اور کھڑے ہوکر اور سواری پہ بیٹھ کر کھانے سے بدہضمی ہوجاتی ہے اور اس کے خلاف عمل سے کھانا ہضم ہوجاتا ہے اور تکبّر بھی دُور ہوجاتا ہے۔

فقر وفاقہ سے حفاظت

علاج: صاحب مطالب المومنین نے حضرت علیؓ سے روایت درج کی ہے کہ جب کسی شخص کو غسل کی حاجت ہو تو اُس کو چاہیئے کہ بغیر کُلّی کیئے کھانا نہ کھائے کیونکہ ایسا کرنے سے فقر ومحتاجی کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم۔

فرشتوں کی دُعا لینا

علاج: بُستان اور دُوسری کتابوں میں حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کھانے کے بعد برتن کو چاٹ کر صاف کر دیتا ہے تو وہ برتن اس کے حق میں دُعا کرتے ہیں کہ اللہ اس شخص کو آگ سے نجات عطا فرما جس طرح اس نے مجھے شیطان کے ہاتھ سے نجات عطا فرمائی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ کے فرشتے اس شخص کے لئے دعا کرتے ہیں جو کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹ لیتا ہے اور اس عمل کے ذریعہ تکبّر جیسے مرض کا بھی بہترین علاج ہے۔

فراخیٔ رزق کی تدبیر

عمدۃ الاحکام میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص دسترخوان پہ سے گری ہوئی چیز ہمیشہ کھا لیا کرے، اس کو ہمیشہ فراخیٔ رزق حاصل رہے گی اور حضرت جابرؓ نے حضورؐ سے روایت کی ہے کہ کھانے کے وقت جب کوئی لقمہ گر جائے تو اُس کو اُٹھا کر اور پُونچھ کر کھا لینا چاہیئے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑ دینا چاہیئے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ عمل تکبّر کا بہترین علاج ہے اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی چیز اُٹھا کر کھاتا ہے تو وہ جنت کی حُوروں کے لئے مہر ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کی اولاد کو جذام، برص اور جنون سے محفوظ رکھے گا۔

برکت حاصل کرنے کا عمل

علاج: عمدۃ الاحکام میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے لوگو! جمع ہوکر کھایا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا۔ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ سب سے بہتر اور پیارا کھانا وہ ہے جس میں زیادہ ہاتھ ڈالے جائیں اور حضورؐ کا ارشاد ہے کہ سب کے ساتھ کھانے میں شفا ہے۔ اور ارشاد ہے کہ بہت بُرے وہ لوگ ہیں جو تنہا کھائیں اور اپنی لونڈی کو ماریں اور اپنی بخشش کو بند کر دیں اور نکاح کریں ہاتھ سے یعنی جلق ماریں۔

اور بستان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا ٹھنڈا کرکے کھانا چاہیئے کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

فائدہ: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ گرم کھانے سے معدہ ضعیف اور

کمزور ہو جاتا ہے۔

کھانا ہضم ہونے کا علاج

علاج: ابوداؤد میں اُم معبد رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔ اے خدا سرکہ میں برکت عطا فرما۔

فائدہ:۔ جامع کبیر میں لکھا ہے کہ سرکہ میں یہ حکمت ہے کہ یہ کھانے کو ہضم کرتا ہے۔ ابن حبان نے عطاء سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام سالنوں میں سب سے پیارا سالن سرکہ ہے۔ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکہ بہترین سالن ہے اور حضور ص کو سبز ترکاریاں بھی بہت مرغوب تھیں۔

کنز العباد میں ہے کہ اس میں یہ حکمت ہے کہ جس دستر خوان پر سبز ترکاری ہوتی ہے وہاں فرشتے آتے ہیں۔

قلب کی قوت کا علاج

علاج: مسروق کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے قریب ایک اندھا شخص بیٹھا ہوا تھا اور حضرت عائشہ رض ترنج[1] کا ٹکڑا شہد میں لگا کر اس کو کھلا رہی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ اُم المومنین! یہ کون ہے؟ فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی[2] پر غصہ کیا تھا۔ ابونعیم نے یہ حدیث کتاب الطب میں

[1] ترنج بڑے لیمو اور چکوترے کو کہتے ہیں [2] یعنی حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم۔

نقل کی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے متعلق شارح نے لکھا ہے کہ ترنج شہد کے ساتھ نہار منہ کھانا دل اور دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔ واللہ اعلم۔

مکھی کے زہر سے شفا

علاج: نسائی نے ابوسعید خدری رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانے میں اگر مکھی گر جائے تو اس کھانے میں مکھی کو غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ اور مکھی کی یہ عادت ہے کہ وہ پہلے زہر والا پر ہی ڈبوتی ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رض سے نقل کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکھی کیونکہ زہر والا پر پہلے ڈبوتی ہے اس لئے غوطہ دیکر دوسرا پر بھی ڈبو دیا جائے تاکہ اعتدال قائم ہو کر زہر بے اثر ہو جائے۔

کھانے پینے میں زہر سے حفاظت

علاج: کنز العباد میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص کچھ کھاوے یا پیئے تو یہ دعا پڑھ لے اس دعا کی برکت سے کھانے کے مضر اثرات سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

کھانا شروع کرتا ہوں میں ایسے اللہ کے نام سے جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے اور ایسے نام کے ساتھ جو زمین و آسمان کا مالک ہے ایسے اللہ کے نام سے جس کی برکت سے آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس دعا کے متعلق دلچسپ حکایت

روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی کی ایک لونڈی تھی اُس نے اپنے مالک کو کئی بار زہر دیا لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ کافی مدت گزرنے کے بعد لونڈی نے مالک سے کہا کہ میں نے تم کو کئی بار زہر دیا لیکن تم پر کچھ اثر نہ ہوا اس کا کیا سبب ہے۔ مالک نے پوچھا کہ تو نے مجھے زہر کیوں دیا تھا۔ اس نے کہا۔ اس لئے کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو اور مجھے ہڈیاں پسند نہیں ہیں۔ مالک نے کہا کہ میں ہمیشہ یہ کلمات طیبہ اپنے ہر کھانے پینے کی چیز پر پڑھ کر کھاتا ہوں اسی کی برکت سے میں زہر سے محفوظ رہا اور ساتھ ہی اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔

ہاضمے کا علاج

علاج: ترمذی اور ابو داؤد میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت کو چھری یا چاقو سے کاٹ کر نہ کھایا کرو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، بلکہ گوشت کو دانتوں سے کاٹ کر کھانا چاہیئے۔ اس لئے کہ بچاؤ خوب کرتا ہے (بدہضمی سے) اور دانتوں سے کھانے سے ہضم جلد ہوتا ہے۔

دانت کی تکلیف کا علاج

علاج: ابو نعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ خلال نہ کرنے سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ خلال نہ کرنے سے فرشتے بیزار ہو جاتے ہیں اور ان کو تکلیف ہوتی ہے۔

علاج ایضاً: کتاب الطب میں قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آس کی اور خوشبو والی لکڑی سے خلال نہ کیا کرو کیونکہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ جذام لاحق ہو جائے۔ بعض کتابوں میں ہے کہ حب الآس کی لکڑی کو آس کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

فائدہ: اور علماء نے لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل لکڑیوں سے خلال کرنا مضر ہے اور یہ خطرہ ہے کہ کہیں کیڑا نہ لگ جائے۔ مضر لکڑیاں یہ ہیں جیسے انار،

بانس، قلم بنانے کا نیزہ اور میوہ والی لکڑی جیسے امرود، ناشپاتی، انجیر، سیب، منقی، کشمش وغیرہ اور سونا چاندی تانبہ پیتل وغیرہ سے بھی خلال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ان چیزوں سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔ خلال کے لئے سب سے بہتر وہ لکڑیاں ہیں جو تلخ ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

کھانے پینے میں بے برکتی

علاج: حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانے میں پھونک مارنے سے برکت جاتی رہتی ہے۔ یہ روایت کنز العباد میں نقل کی گئی ہے۔

کم کھانے کے فوائد

علاج: کتاب الطب میں ابو نعیم نے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیٹ سے زیادہ بڑا برتن اللہ تعالیٰ نے کوئی پیدا نہیں کیا۔ انسان کو چاہیئے کہ جب کھائے تو اس کے تین حصے کرے اس طرح کہ ایک حصہ کھانے اور ایک حصہ پانی کے لئے رکھے اور ایک حصہ سانس کی آمد و رفت کیلئے چھوڑ دے۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کی خوراک تین پاؤ کے برابر ہے تو اُس کو ایک پاؤ کھانا چاہیئے تاکہ تندرستی قائم رہے اور حقیقت یہی ہے کہ کم کھانے کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔ عام طور پر تندرستی بہتر رہتی ہے۔ حافظہ اور عقل تیز رہتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ نیند نہیں آتی۔ سانس آسانی سے آتا ہے۔ نماز میں کاہلی اور نیند نہیں آتی۔

زیادہ کھانے کے نقصانات

زیادہ کھانے سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً بدہضمی اور ہیضہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈکار سے سخت نفرت تھی۔ فرماتے تھے کہ اتنا زیادہ کیوں کھاتے ہو۔ دوسرا نقصان زیادہ کھانے کا یہ ہے کہ عبادت میں لذت نہیں رہتی اور اولاد کند ذہن

پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت کی بات سے ایسا آدمی محروم رہتا ہے مطالعہ میں دل نہیں لگتا اور ایسے آدمی میں شفقت نہیں رہتی اور وہ سب کو اپنے ہی جیسا پیٹ بھرا سمجھتا ہے۔ نیک لوگ مسجد کی طرف جاتے ہیں تو اس کا رُخ پاخانے کی طرف ہوتا ہے۔

مٹی کھانے کے نقصانات

علاج: ابونعیم نے کتاب الطب میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مٹی کھاتا ہے تو گویا وہ خود کشی کرتا ہے اور جامع کبیر میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے عائشہ! تم مٹی کبھی نہ کھانا کیونکہ اس میں تین ضرر ہیں، ایک ہمیشہ کی بیماری دوسرے پیٹ بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ تیسرے انسان کی رنگت پیلی پڑ جاتی ہے۔

گوشت کھانے کے فوائد

علاج: کتاب الطب میں ابونعیم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گوشت تمام سالنوں کا سردار ہے دنیا اور آخرت میں۔ اور کتاب الطب میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا، اے لوگو! گوشت کو اختیار کرو اور گوشت خوب کھایا کرو کیونکہ گوشت کھانے سے حلق اچھا رہتا ہے اور رنگ کو صاف کرتا ہے اور پیٹ کو گھٹاتا ہے۔ یعنی گوشت کھانے والے کی توند نہیں نکلتی۔ اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص چالیس روز تک گوشت نہ کھائے اس کا حلق برا ہو جاتا ہے۔ اور کتاب الطب ہی میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گوشت کھانے کے وقت دل کو فرحت ہوتی ہے۔

بدن کی کمزوری کا علاج

علاج: ابونعیم نے لکھا ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور بدن کے ضعف کی شکایت کی۔ جواب ملا کہ شیر میں گوشت پکا کر کھایا کرو۔

انجیر کے فوائد

علاج: جامع کبیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انجیر کھانے سے آدمی مرض قولنج سے محفوظ رہتا ہے۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ انجیر کے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً لطیف اور زود ہضم ہے۔ طبیعت میں نرمی پیدا کرتا ہے اور سودا کو پسینہ کے ذریعہ خارج کرتا ہے۔ سُدّے کھول کر نکالتا ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ انجیر کھایا کرو۔ کیونکہ یہ بواسیر کے لئے مفید ہے اور درد نقرس میں فائدہ دیتا ہے۔ امام علی موسیٰ رضا فرماتے ہیں کہ انجیر کھانے سے مُنہ کی بدبو جاتی رہتی ہے اور سر کے بال دراز کرتا ہے۔ قولنج کے لئے مفید ہے۔

زیتون اور اُس کے تیل کے فوائد

علاج: ابونعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! زیتون کھایا کرو اور اس کے تیل کی مالش کیا کرو۔ اسلئے کہ جو شخص روغن زیتون کی مالش کرتا ہے اس کے پاس چالیس روز تک شیطان نہیں آتا۔

فائدہ: عُلماء لکھتے ہیں کہ زیتون میں اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے خواص اور فائدے رکھے ہیں۔ اگر اس کا اچار سرکہ میں ڈال کر کھائے تو معدہ قوی ہو جاتا ہے اور خوب بھوک لگتی ہے۔ اور اس کے کھانے سے آدمی تندرست

رہتا ہے اور قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے۔ اگر زیتون کا مغز آٹے اور چربی میں ملا کر برص کی جگہ لگائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ برص جاتا رہے گا۔ اور اگر کوئی عورت اس کا شیرہ اپنے بدن کے اندر رکھ لے تو سیلان کو بند کر دیتا ہے۔ قولنج کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر کوئی شخص زیتون سے کلی کرے تو دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بچھو کے کاٹے پر لگانے سے اسی وقت ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ اس کا تیل بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور سُدے کھول دیتا ہے۔ قبض دفع کرتا ہے۔ اور زیتون کے ضماد سے دردِ سر جاتا رہتا ہے۔

دیر تک جوان رہنے کا علاج

علاج ابو نعیم نے حضرت انسؓ بن مالک سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اے لوگو! رات کو کھانا ضرور کھایا کرو، کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنے سے جلد بڑھاپا آجاتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ رات کا کھانا ہمیشہ ترک کرنا مُضر ہے ویسے رات کو اتنا ہی کھانا چاہیئے جتنا کہ بسہولت ہضم ہو سکے۔

کھجور کے فوائد

علاج ابو نعیم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجوروں میں سب سے بہتر برنی کھجور ہے۔ کیونکہ یہ پیٹ سے بیماری کو نکالتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں ہے۔

فائدہ: برنی کھجور بہت سے اقسام میں سے ایک ہے وہ چھوٹی ہوتی ہے۔ گٹھلی اس کی سُبک ہوتی ہے۔ یہ ایک طرف سے موٹی اور دُوسری طرف سے کچدار ہوتی ہے۔

جادُو اور زہر کا علاج

علاج ابن حبان اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عجوہ کھجور بہت پیاری تھی۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ عجوہ کھجور جنّت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور فرمایا کہ جو شخص روزانہ صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھائے گا وہ اس روز زہر اور جادو سے محفوظ رہے گا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ عجوہ جنت سے ہے۔ اس میں بیماریوں سے شفا ہے۔

تقویتِ دماغ کیلئے علاج

علاج: ابو نعیم نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کدو یعنی لوکی زیادہ کھایا کرو کیونکہ یہ دماغ کی قوت کو بڑھاتا ہے۔ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں کدو ڈال لیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کے لئے تقویت کا باعث ہے۔

فائدہ: راز اس کا یہ ہے کہ اس کی ٹھنڈک گوشت کی حرارت کو دُور کر کے معتدل کر دیتی ہے۔

دل اور دماغ کے ضعف کا علاج

علاج ابو نعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پیارا کھانا ثرید تھا۔

فائدہ: روٹی، شوربہ میں بھگو کر کھانے کو ثرید کہا جاتا ہے۔ علماء نے کہا ہے یہ کھانا قلب و دماغ کو تقویت دیتا ہے اور زود ہضم ہے اور اگر ایک سیر کھجوریں بھگو کر اُوپر سے تھوڑا سا مکھن ملا دیا جائے تو اس کو ثرید کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ حضورؐ کو ثرید بہت مرغوب تھا۔

تبخیرِ معدہ کا علاج

علاج: ابونعیم نے عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ نے کہا، میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی یا کھیرا کھجور کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے اس کھانے سے معدہ کا میل دُور ہوتا ہے اور جلدی ہضم ہوتا ہے۔ ککڑی کی ٹھنڈک اور کھجور کی گرمی مل کر معتدل ہو جاتی ہے۔ اور کھجور قوتِ باہ کو بڑھاتی اور بدن میں خون پیدا کرتی ہے۔ گُردے قوی ہوتے ہیں۔ بلغم اور سردی کے اثر سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کھجور کا کھانا بہت مفید ہے۔ اور اگر قدرے میٹھے کے ساتھ اس کو کھائے تو سنگِ مثانہ کیلئے مفید ہے۔ اور کھیرا کہ بول نہ آنے والے کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے کھانے سے بول بہت آتا ہے اور طبیعت ملیّن ہو جاتی ہے۔ صفراوی مزاج والوں کے لئے اس کا کھانا بہت مفید ہے اور ککڑی خون اور صفراوی حرارت کو مارتی ہے اور کھٹی ڈکار کے لئے بہت مفید ہے۔ پیاس بجھاتی ہے ادرارِ بول اور مثانہ کی پتھری کے لئے بھی بہت مجرّب ہے۔ خفقان و خارشِ بدن کے لئے بھی مفید ہے۔

دماغ کی خشکی اور خارش کا علاج

علاج: ابوحاتم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم خربوزہ کو کھجور کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ کھجور کی گرمی، خربوزہ کی ٹھنڈک کو زائل کر کے معتدل بنا دیتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ خربوزہ سرد تر ہے۔ اس لئے صفراوی و سوداوی مزاج والوں کے لئے بہت مفید ہے۔

دماغ میں رطوبت پیدا کرتا ہے اور سُدّوں کو نکالتا ہے۔ اِدرارِ بول اِس سے خوب ہوتا ہے اور مثانہ کی پتھری کو نکال ڈالتا ہے۔

قوتِ باہ میں اضافہ

علاج: ابونعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کھجور کو مسکہ کے ساتھ بہت عزیز رکھتے تھے۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ اس کھانے سے قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے اور بدن بڑھتا ہے اور آواز صاف ہوتی ہے۔ مسکہ اور شہد ملا کر کھایا جائے تو ذات الجنب کے لئے مفید ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔

خون صاف کرنیکا علاج

علاج: صاحب شرعۃ الاسلام نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ ہر انار میں ایک قطرہ جنّت کے پانی کا ضرور ہوتا ہے۔

فائدہ: انار کے بے شمار فائدے ہیں۔ مثلاً خون صاف کرتا ہے اور بگڑے ہوئے خون کو صالح کرتا ہے۔ قوتِ باہ زیادہ کرتا ہے۔ معدے کی جلا کرتا ہے اور سُدّے کھولتا ہے طبیعت نرم کرتا ہے۔ دست بند کرتا ہے۔ کھانے کے بعد اس کے استعمال سے کھانا جلد ہضم ہوتا ہے۔ جگر میں قوت پیدا کرتا ہے۔ خفقان اور استسقاء لحمی کے لئے مفید ہے۔ آواز صاف اور بدن کو موٹا کرتا ہے۔ رنگ نکھارتا ہے۔ لیکن زیادہ استعمال سے معدہ ضعیف ہوتا ہے۔ انار ترش معدے کی حرارت کم کرتا ہے اور خون کے جوش کو بڑھاتا ہے۔ اور دماغ کی طرف بخارات کو چڑھنے سے روکتا ہے گرمی سے استفراغ ہو تو اس کا کھانا بہت مفید ہے۔

شکمی رطوبت اور بلغمی امراض کا علاج

علاج ابونعیم نے حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھیرے کو نمک کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

فائدہ: حکمار نے لکھا ہے کہ کھیرے میں رطوبت ہوتی ہے اور نمک رطوبت کو مارتا ہے۔ اس کے علاوہ نمک کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں۔ نمک بلغم اور سودا کا مسہل ہے۔ کھانا ہضم کرتا ہے۔ رنگ نکھارتا ہے۔ سرد غذا کو معتدل کرتا ہے۔ کھانے کے بعد بدہضمی کو روکتا ہے۔ جذام کے لئے بھی مفید ہے۔ سکنجبین کے ساتھ افیون اور زہر کے اثرات ختم کرتا ہے۔ استسقار اور امراض سوداوی و بلغمی کو نفع بخشتا ہے۔ سکنجبین میں نمک ملا کر پینے سے قے کے ذریعے معدہ صاف کرتا ہے۔ اس کی کلی کرنے سے مسوڑھوں کا لہو بند ہو جاتا ہے۔ صابن میں ملا کر لیپ کرنے سے بلغمی ورم دُور ہو جاتا ہے۔ چوٹ لگنے سے اگر خون جم جائے تو شہد کے ساتھ نمک ملا کر لگانے سے خون پھٹ جائے گا۔ بچھو وغیرہ کے کاٹے کے لئے بھی مفید ہے۔

نوٹ: اس تمام تفصیل سے یہ بتانا مقصود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یہاں تک کہ کھانا بھی جو آپ تناول فرماتے تھے، حکمت اور فائدہ سے خالی نہیں تھا۔

خون صاف کرنے کا علاج

علاج معاویہ بن زید رضؓ سے ابونعیم نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں میں انگور کو بہت پسند فرماتے تھے۔

فائدہ: حکمار نے لکھا ہے کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ انگور خون صاف کرتا ہے، بدن کو موٹا کرتا ہے۔ گُردے پر چربی بڑھاتا ہے۔ سوداوی مادے کو خارج کرتا ہے اور جلے ہوئے کے لئے مفید ہے۔

قوتِ باہ کا علاج

علاج ابونعیم نے عبداللہ بن جعفر رضؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پشت کا گوشت تمام گوشتوں میں بہتر ہوتا ہے۔

فائدہ: علمار نے لکھا ہے کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ اس گوشت میں قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے اور زود ہضم ہوتا ہے۔ سینہ میں طاقت پیدا کرتا ہے اور کمر کے درد کے لئے فائدہ مند ہے۔ واللہ اعلم

کھُنبی[1] سے آنکھوں کے امراض کا علاج

علاج جامع کبیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھُنبی میں آنکھوں کے امراض کے لئے شفار ہے۔ اور ابونعیم نے حضرت انس رضؓ ابن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب ہنس پڑی جنت تو اس میں سے کھُنبی نکلی اور جب ہنسی زمین تو اُس میں سے خزانہ نکلا۔

فائدہ: علمار نے لکھا ہے کہ کھنبی کی تین قسم ہیں: ایک موذی جو سیاہ ہوتی ہے اس میں زہر ہوتا ہے اس کو ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ دوسری قسم میں سفیدی اور سُرخی ملی ہوتی ہے، اس کا استعمال بھی بہتر نہیں ہے۔

---

[1] ایک قسم کی سفید نبات جو برسات میں اُگتی ہے اور تل کر کھائی جاتی ہے۔

تیسری قسم سفید ہوتی ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر آنکھوں میں سفیدی ہو تو اس کے پانی کو کئی روز لگانا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد شفا ہوگی۔ اس کے استعمال سے نظر تیز ہوتی ہے۔ اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر گرمی سے آنکھ دُکھنے آجائے تو صرف اس کا پانی کافی نہیں ہوگا۔ دُوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر البتہ فائدہ ہوگا۔ بعض حکماء کی رائے ہے کہ سردی سے آنکھ دُکھنے آئے تو اس کے پانی میں سُرمہ بھگو دیا جائے اور چالیس روز بعد اس کو پیس کر استعمال کرنا چاہیئے۔ اور دیلمی کہتے ہیں کہ میں نے اس کا تجربہ اس طرح کیا ہے کہ ایک لونڈی کی آنکھ دُکھنے آئی تھی، تمام اطبا اس کے علاج سے عاجز آگئے تھے۔ تب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کھنبی کے پانی کو اس کی آنکھ میں لگایا۔ حق تعالیٰ کے فضل سے اس کی آنکھ اچھی ہوگئی۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ سب اطباء اس پر متفق ہیں کہ کھنبی جلا کرتی ہے آنکھ کا۔ مگر اس کا خیال ضروری ہے کہ آنکھ گرمی سے دُکھتی ہے یا سردی سے۔

کھنبی کے مزید خواص

اس کو سُکھا کر پیس کر کھانے سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ سرکہ میں ملا کر لیپ کرنے سے ٹلی ہوئی ناف جگہ پر آجاتی ہے۔ اور اگر ہمیشہ کھائی جائے تو اولاد ہونا بند ہو جائے۔ غلیظ مادے پیدا کرتی ہے اور اس کی زیادتی سُدّے پیدا کرتی ہے اور قولنج، دردِ معدہ اور فالج جیسے امراض پیدا کرتی ہے۔

آنکھ دُکھنے اور درد کا علاج

علاج: ابن سنّی نے اپنی کتاب اور حاکم نے مستدرک میں اور صاحبِ حصن حصین نے لکھا ہے کہ جس شخص کی آنکھ دُکھتی ہے اُس کو یہ دُعا پڑھنی چاہیئے انشاء اللہ شفا ہوگی:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ	اے اللہ! میری بینائی قائم رکھ اور مجھ کو فائدہ پہنچا اور اس کو میرا وارث بنادے اور دشمن کے مقابل میرا بدلہ دکھا اور ظالم کے خلاف میری مدد فرما۔

آنکھوں کا غبار دُور اور بینائی تیز کرنے کا علاج

علاج: علماء نے لکھا ہے کہ جس شخص کی آنکھ میں غبار رہتا ہے اس کو چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد اس آیت شریفہ کو تین بار پڑھ کر آنکھوں پر دم کر لیا کرے۔ آیت یہ ہے:

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ	"کھول دی ہم نے تیرے اوپر سے اندھیری آج تیری نگاہ تیز ہے۔

ناطاقتی اور قوّتِ باہ میں تحریک

علاج: ترمذی وغیرہ میں اُم منذرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس حضرت علیؓ کے ساتھ تشریف لائے۔ اس وقت کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں میں سے تناول فرمائیں تو حضرت علیؓ بھی کھانے لگے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اے علی! تم کمزور ہو، اس لئے تم یہ نہ کھاؤ۔ اُم منذرؓ کہتی ہیں، اس کے بعد میں نے چقندر رکھائے تو حضورؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اس میں سے کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے مُفید ہیں۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی ان دنوں آنکھیں دُکھ رہی تھیں۔ اور دُکھتی آنکھوں پر کھجور کھانا مُضر ہے۔ اسلئے آپؐ نے حضرت علیؓ کو منع فرمایا اور جب آپؐ کے سامنے چقندر پیش کئے گئے تو آپؐ نے

حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہ کھاؤ۔ یہ تمہارے لئے مفید ہے اور یہ تمہاری ناطاقتی کو دُور کردے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا سُنّت ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ چقندر کھانے سے کمزوری دُور ہوتی ہے۔ اسی لئے حکماء نے لکھا ہے کہ چقندر معدے کی جلا کرتا ہے۔ کھانا تحلیل کرتا ہے اور گرمی کو مارتا ہے سُدّوں کو کھولتا ہے۔ بلغم اکھاڑتا ہے۔ رعشہ کے لئے مفید ہے۔ ضعف کو دُور کر کے قوتِ باہ میں تحریک پیدا کرتا ہے۔

آنکھ دُکھنے کا علاج

علاج جامع کبیر میں حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ جب کسی بی بی کی آنکھ دُکھنے آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے قربت نہ فرماتے تھے، جب تک تندرست نہ ہو جاتی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنکھ دُکھنے میں قربت کرنا مرض کو بڑھاتا ہے۔

نگاہ تیز ہونے کا علاج

علاج جامع کبیر میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام رنگوں میں سبز رنگ پیارا تھا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ فرمایا آپ نے، جاری پانی اور سبز رنگ دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔

فائدہ: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ گرمی میں اگر کوئی شخص سبز رنگ کا چشمہ استعمال کرے تو نظر تیز ہوتی ہے اور سردیوں میں نقصان پہنچاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

عام جسمانی کمزوری اور قوتِ باہ کا علاج

علاج بعض روایات میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حیس بہت پسند تھا۔

فائدہ: حیس تین چیزوں کے مل کر بنتا ہے، کھجور، مسکہ، جما ہُوا دہی۔ اس غذا سے بدن قوی ہوتا ہے اور باہ کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

سبزیوں سے امراض کا علاج

علاج جامع کبیر میں ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے دسترخوان کو سبز چیزوں سے زینت دیا کرو۔ اس لئے کہ سبز چیز اللہ کے نام کی برکت سے شیطان کو دُور رکھتی ہے۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ سبز چیز سے لہسن، پیاز، مُولی، بدبودار چیزیں مُراد نہیں ہیں۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو ناپسند فرماتے تھے۔ بلکہ سبز چیز سے مُراد پودینہ اور ترہ تیزک (ساگ) وغیرہ ہیں کیونکہ پودینہ سے کھانا ہضم ہوتا ہے۔ مفرح ہے، ڈکار لاتا ہے، ریاح کا معدہ سے اخراج کرتا ہے، معدہ قوی کرتا ہے اور غلیظ خون کو رقیق کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ قوتِ باہ کو زیادہ کرتا ہے اور تیرہ تیزک سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔ اور اگر عورت کھائے تو خوب دُودھ پیدا کرتا ہے۔ مثانہ کی پتھری کے لئے مفید ہے اور منی پیدا کرتا ہے۔ اور باہ میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ نہار منہ کھانا بغل گند کے لئے مفید ہے۔ اس کا بیج انڈے کی زردی کے ساتھ کھانا قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے اور اس کا لیپ چھیپ کے لئے مفید ہے۔

دودھ سے جسمانی قوت کا حصول

علاج ابو نعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ پینے کی چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دودھ بہت عزیز تھا۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ اس میں یہ حکمت ہے کہ دودھ قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ بدن کی خشکی دور کرتا ہے اور جلد ہضم ہو کر غذا کے قائمقام ہو جاتا ہے۔ منی پیدا کرتا ہے۔ چہرے کا رنگ سرخ کرتا ہے اور خراب فضلات نکالتا ہے اور دماغ کو قوی کرتا ہے۔ طبیعت میں نرمی اور دماغ میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ دودھ کو اگر چہار مغز کے ساتھ استعمال کرے تو جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے مگر اس طرح زیادہ استعمال سے آنکھوں میں غبار اور ہمیشہ دودھ پینے سے معدے میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور جوڑوں کے درد بڑھاتا ہے۔

شہد کے خواص اور مرض سے شفا

علاج ابو نعیم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شہد بہت پیارا اور عزیز تھا۔

فائدہ: حضورؐ کو شہد اس لئے زیادہ محبوب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس میں شفا ہے۔ اور حکماء نے شہد کے بے شمار فوائد لکھے ہیں۔ مثلاً نہار منہ اسے چاٹنے سے بلغم دور ہوتا ہے۔ معدہ صاف کرتا ہے اور فضلات دفع کرتا ہے۔ سدے کھولتا ہے۔ معدے کو اعتدال پر لاتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے اور حرارت غریزی کو قوی کرتا ہے۔ خراب رطوبت کو دور کرتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ استعمال کرنے سے صفراوی مزاج والوں کے لئے مفید ہے۔ قوت باہ میں تحریک

پیدا کرتا ہے۔ مثانہ کے لئے مفید ہے اور مثانہ کی پتھری دور کرتا ہے نیز پیشاب کے بند ہونے کو کھولتا ہے۔ فالج اور لقوہ کے لئے مفید ہے۔ ریاح خارج کرتا ہے اور بھوک زیادہ لگاتا ہے۔ اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ شہد اور دودھ ہزاروں بوٹیوں کا عرق ہیں۔ اگر تمام جہان کے حکماء جمع ہو کر ایسے عرق تیار کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں بنا سکتے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ اپنے بندوں کے لئے ایسے عمدہ اور کثیر الفوائد عرق پیدا کئے ہیں۔

پیٹ کے درد اور ہاضمے کا علاج

علاج ابو نعیم نے کتاب الطب میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ میں پیٹ کے درد کی وجہ سے مسجد میں لیٹا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا کیا تم بیمار ہو؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا اٹھ کر کھڑا ہو اور نماز پڑھ، کیونکہ نماز میں شفا ہے۔ اور بعض روایات میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ اللہ کے ذکر اور نماز سے کھانا ہضم کیا کرو۔ اور کھانا کھاتے ہی نہ سو جایا کرو، اس سے تمہارے دل زنگ آلود ہو جائیں گے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر خدا اور نماز دین و دنیا کے لئے مفید ہے۔)

تل کے خواص اور امراض کا علاج

علاج ابو نعیم نے حضرت انسؓ ابن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ نے حضورؐ کے سامنے تل اور کھجوریں پیش کیں۔ حضرتؐ نے تناول فرمائیں اور ان کیلئے دعا فرمائی۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ اس میں یہ حکمت ہے کہ کھجور سے سوداوی مادے پیدا ہوتے ہیں اور تل سودا کو ختم کرتا ہے۔ کھجور سدے پیدا کرتی ہے اور

تل سے نکل جاتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو ملا کر
تناول فرمایا کہ غذا معتدل ہو جائے۔

تلوں کے مزید خواص یہ ہیں کہ حلق کی خشونت دُور کر کے آواز صاف کرتا
ہے۔ رگوں کو ملائم کرتا ہے۔ ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ گُردوں پر چربی پیدا کرتا ہے۔
تلوں کا شیرہ مصری کے ساتھ کھانے سے معدہ کی جلن دُور ہو جاتی ہے۔

پانی سے بخار کا علاج

صاحب سفر السعادۃ لکھتے ہیں کہ بخار دوزخ کی لپیٹ ہے اس لئے اس کو
پانی سے ٹھنڈا کرو۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جب کسی کو بخار آوے تو اس
پر تین روز تک صبح کے وقت پانی ڈالا جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی
مُسند رک میں بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آتا تھا تو
پانی کی مشک منگوا کر اپنے جسم مبارک پر چھڑکوایا کرتے تھے اور امام ترمذی نے
حدیث نقل کی ہے کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس لئے اس کو ٹھنڈے پانی
سے بجھانا چاہیئے۔ اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ نہر کے پانی میں بہاؤ کے رُخ پر
سورج نکلنے سے پہلے بیٹھے اور یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اے خدا!
وَصَدِّقْ رَسُوْلَکَ ط اپنے بندے کو شفا عطا فرما اور اپنے رسول کو سچا کر۔"

اور تین دن تک تین غوطے اس پانی میں لگائے۔ اگر اچھا ہو جائے تو بہتر
ورنہ پانچ یا سات یا نو دن تک یہ عمل کرے۔ نو دن پورے نہ ہوں گے کہ
اللہ تعالیٰ کے حکم سے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ (یہاں تک حدیث کا مضمون
ختم ہوا)۔

فائدہ: بعض عُلماء نے کہا ہے کہ یہ علاج ان لوگوں کے لئے خاص ہے
جن کو سورج کی حرارت یا کسی گرم چیز کے کھانے سے یا تکان کی وجہ سے بخار آئے
اور جو بخار مادے اور بلغم کی وجہ سے ہو تو اس کے لئے یہ علاج نہیں ہے۔ بالکل
اسی طرح جیسے شک کرنے والوں کو قرآن سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس
علاج سے بلغمی بخار کو فائدہ نہ ہوگا اور جو شخص اس اعتقاد کے ساتھ علاج کرے
کہ یہ رسول خدا کا فرمودہ ہے اور آپ کی برکت سے حق تعالیٰ شفا عطا فرمائیں
گے تو یقیناً اس کو اس طریقہ علاج سے بھی فائدہ ہوگا انشاء اللہ۔

دست بند کرنے کا علاج

علاج

بخاری و مسلم نے حدیث نقل کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں
گڑبڑ کی وجہ سے دست آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جا کر اس کو شہد پلاؤ۔ وہ
شخص دوبارہ آیا اور عرض کیا یا حضرت! اس علاج سے دست زیادہ ہوگئے
ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور شہد پلاؤ۔ غرض وہ شخص دو تین بار آیا گیا۔
آخر کار آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا سچا اور تیرا بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ بعض روایات
میں ہے کہ اس شخص نے جا کر پھر شہد پلایا تو اس کا بھائی تندرست ہوگیا۔

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ خدا سچا ہے اور
تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کو وحی کے ذریعے
معلوم ہوگیا تھا کہ اس شخص کے بھائی کے پیٹ میں کوئی خراب مادہ جمع ہوگیا
تھا اور دستوں کے ذریعہ اس کا اخراج ضروری تھا۔ اور شہد چونکہ مسہل ہے،
اسلئے آپ کو یقین تھا کہ اس طریقہ سے وہ شخص اچھا ہو جائے گا۔ (حدیث کا
مضمون ختم ہوا)۔

فائدہ مزیدہ: یہاں معلوم ہونا چاہیئے کہ طب نبویؐ اور طب جالینوس

ہے اگرچہ علماء نے حتی الامکان تطابق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن حقیقت میں دونوں طریقوں میں بڑا فرق ہے۔ کیونکہ طب نبوی وحی الٰہی ہے۔ اور دوسری طب صرف ذہنی اپج اور تجربہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلئے دونوں طریقوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ طب نبویؐ سے وہی لوگ شفایاب ہو سکتے ہیں جن کا ایمان مضبوط اور اعتقاد مستحکم ہو۔ بعض ملحدین اعتراض کرتے ہیں کہ شہد تو دست آور ہے لیکن دست روکنے میں کیسے کار آمد ہوگا۔ ان لوگوں کا جواب یہ ہے کہ دست کبھی تو بدہضمی کی وجہ سے آتے ہیں اور کبھی معدے میں فاسد مادے جمع ہونے کی وجہ سے دستوں کی شکایت ہوتی ہے۔ فاسد مادہ کی وجہ سے جب دست آتے ہیں تو ایسی صورت میں دست بند کرانا مُضر ہوگا۔ ایسی صورت میں تو دستوں کے ذریعہ فاسد مادے کا اخراج ہونا ضروری ہے اور اس کے نکالنے کے لئے شہد خصوصاً گرم پانی میں ملا کر دینا مفید ہوتا ہے۔ اسی لئے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جا کر مریض کو شہد پلاؤ تاکہ اس کا مادہ خارج ہو جائے اور وہ تندرست ہو۔ صدق اللہ و رسولہٗ۔

اخروٹ اور پنیر کے خواص

علاج تنزیہ الشریعۃ میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پنیر بھی بیماری ہے اور اخروٹ بھی، لیکن جب یہ دونوں پیٹ میں اتر جاتے ہیں تو شفا ہو جاتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں اگرچہ بعض علماء نے کلام کیا ہے مگر یہ ارشاد طب کے مطابق ہے۔ اس لئے کہ پنیر دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔ اخروٹ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ دونوں کو ملا کر کھانے سے دونوں کا اعتدال ہو جاتا ہے اور دونوں چیزیں ایک دوسرے کی مُصلح ہو جاتی ہیں۔

سونٹھ کے خواص اور امراض کا علاج

علاج ابونعیم نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہ بادشاہ رُوم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سونٹھ کا مُربہ ایک برتن میں تحفہ بھیجا۔ آپؐ نے تھوڑا تھوڑا اس میں سے کھلایا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدن کی قوت و صحت کے لئے معجونات کا استعمال شریعت میں منع نہیں ہے۔ سونٹھ کا مربہ بھوک لگاتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔ قے کو روکتا ہے۔ کسل کو ختم کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے حافظہ زیادہ کرتا ہے اور غلیظ مادہ نکال دیتا ہے۔

زیادہ عرصہ تک صحت قائم رکھنا

علاج ابواللیث نے اپنی بستان میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی صحت و تندرستی زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو اس کو چاہئے کہ صبح اور رات کو کھانا کھایا کرے اور قرض سے سبکدوش رہے اور ننگے پاؤں نہ پھرا کرے اور عورت سے قربت کم کیا کرے۔

استسقاء کا علاج اور اس کی تین قسمیں

علاج صحیح بخاری میں ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اونٹ کا پیشاب اور اونٹنی کا دودھ ملا کر پلوایا تھا جس سے وہ تندرست ہو گئے۔ یہ قصہ طوالت کی وجہ سے یہاں نقل نہیں کیا جس کا جی چاہے بخاری میں دیکھ سکتا ہے۔

فائدہ: شیخ الرئیس نے قانون میں لکھا ہے کہ شیر شتر کو بول شتر کے ساتھ ملا کر پلانا اس مرض میں بہت فائدہ مند ہے۔ جاننا چاہئے کہ مرض استسقاء کی تین قسمیں ہیں۔ ایک برقی دوسرا لحمی تیسرا طبلی۔ برقی اس کو کہتے ہیں کہ پیٹ پانی کی مشک کی طرح بولا کرے۔ اور لحمی وہ ہے کہ بدن پر ورم آجائے

اور طبلی وہ ہے کہ جس کا پیٹ طبل کی طرح بولتا ہے۔ اونٹ کے دودھ اور پیشاب سے لحمی کا علاج ہے۔ اس حقیر نے بعض کتب میں دیکھا ہے کہ جن لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ استعمال کرایا تھا ان کو استسقاء لحمی تھا۔ واللہ اعلم۔

زخموں کا خون بند کرنا

علاج سفر السعادت میں لکھا ہے کہ جنگِ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر گئے تھے اور جو خود سر اقدس پر تھا، اس کی کڑیاں آپؐ کے رخسارِ مبارک میں پیوست ہوگئی تھیں جن کو ایک صحابیؓ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر نکالا تھا۔ جس سے ان کے بھی کئی دانت شہید ہوگئے تھے اس واقعہ کی وجہ سے آنحضرتؐ کا خون بند نہ ہوتا تھا۔ حضرت فاطمہؓ دھوتی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ پانی ڈال رہے تھے۔ آخر کار حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ کے فرمان کے مطابق ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر اس زخم میں بھر دیا جس سے اسی وقت خون بند ہوگیا۔

دردِ سر اور فسادِ خون کا علاج

علاج بخاری و مسلم میں اس مضمون کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اپنے دونوں مونڈھوں پر اور گدی میں اور بعض روایات میں ہے کہ آپؐ نے سر میں پچھنے لگوائے۔ کیونکہ آپؐ کے سر میں درد تھا۔ اور بعض روایات میں شقیقہ کا لفظ آیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ پچھنے لگوانے دواؤں سے بہتر ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں معراج کی رات ایک فرشتے پر گزرا تو اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دو۔

فائدہ: شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ مقصد اس جگہ سے خون نکلوانا ہے چاہے فصد کے ذریعہ ہو یا پچھنے لگوانے کے ذریعہ۔ اور تمام اطباء اس کے قائل ہیں کہ فصد سے پچھنے لگوانا گرم شہروں میں افضل ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ امراض دماغی میں خون نکلوانا مفید ہے اور صداع و شقیقہ کے لئے بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ شقیقہ آدھے سر کے درد کو کہتے ہیں اور سارے سر کے درد کو دار البیضہ کہتے ہیں۔ جالینوس کا قول ہے کہ چالیس سال کی عمر تک جس شخص کو خون نکلوانے کی عادت نہ ہو تو اس کے بعد خون نکلوانے کی عادت نہ ڈالے۔

شرعۃ الاسلام میں ہے کہ خون نکلوانا سنت ہے اور ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ نہار منہ خون نکلوانے میں شفا ہے اور پیٹ بھرے پر مضرِ صحت ہے۔ بستان میں ہے کہ زیادہ گرمی اور زیادہ سردی میں خون لینا اچھا نہیں ہے۔ خون نکلوانے کے لئے سب سے بہتر ربیع کا موسم ہے لیکن ضرورت کے وقت کسی بھی موسم میں مفید ہے اور تاریخ کے حساب سے سترہ، انیس اور اکیس اور دنوں کے حساب سے پیر، منگل اور جمعرات بہتر ہیں۔ اگر کوئی شخص سنیچر اور بدھ کو خون لے اور اس کو کوئی مرض ہو جائے تو ملامت نہ کرے۔ میرے خیال میں اور بعض کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ ان دنوں میں خون جوش میں ہوتا ہے اسی لئے رحمت عالمؐ نے اپنی امت کو ان دنوں میں خون نکلوانے سے منع کیا ہے۔ اور اگر تاریخ اور دن حدیث کے موافق برابر ہو جائیں تو سال بھر کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ اور شرعۃ الاسلام میں ہے کہ پچھنے سر میں لگوانا ان سات امراض میں شفا ہے، جنون، جذام، برص، اونگھ، دانتوں کا درد، آنکھوں کا غبار اور سر کے درد کے لئے۔

فائدہ : علماء نے لکھا ہے کہ سر کا درد کبھی گرمی اور کبھی سردی سے اور کبھی بخار سے، کبھی صحبت سے، کبھی بہت بولنے سے ہوتا ہے۔ ان سب وجوہ میں خون نکلوانا مفید ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوٹ کی وجہ سے سرین مبارک پر پچھنے لگوائے۔

فائدہ : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ستر کھولنا جائز ہے۔ کیونکہ سرین ستر میں داخل ہیں۔ اطباء کا خیال ہے کہ صدغین (یعنی کنپٹی) پر پچھنے لگوانا مندرجہ ذیل امراض میں مفید ہے۔ سر کا مرض، کانوں کا مرض، ناک اور منہ کے امراض، دانتوں کا مرض، آنکھوں کا مرض۔

خون نکلوانے کے بعد تین روز تک جماع کرنے، حمام کرنے، پڑھنے، سواری اور زیادہ حرکت کرنے سے پرہیز کرے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سینیچر اور بدھ کو پچھنے لگوائے اور اس کو برص ہو جائے وہ ملامت نہ کرے کیونکہ وہ اس کو اپنی بداعتدالی کی وجہ سے ہوا۔

فائدہ : جو رگیں فصد لگوانے کے قابل ہیں وہ چھ ہیں۔

۱۔ قیفال، یونانی زبان میں کنارہ کو کہتے ہیں۔ اور یہ رگ چونکہ ہاتھ کے کنارے پر ہوتی ہے اس لئے اس کو قیفال کہا جاتا ہے۔

۲۔ اکحل : بازو کے درمیان اونچی جگہ پر ہوتی ہے۔ اکحل یونانی زبان میں ملی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ رگ قیفال اور باسلیق سے ملی ہوتی ہے اسلئے اس کا یہ نام ہے۔

۳۔ باسلیق : یہ رگ جگر سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی فصد اعضاء رئیسہ کے لئے مفید ہے باسلیق یونانی زبان میں بادشاہ کو کہتے ہیں۔

۴۔ ابطی : یہ رگ بغل کے نیچے سے آتی ہے۔

۵۔ حبل الذراع ہے۔ یہ قیفال کے اوپر ہوتی ہے۔

۶۔ اسیلم ہے۔ یہ خنصر اور بنصر کے درمیان ہوتی ہے۔ پاؤں کی رگیں تین ہیں۔

۱۔ مابض۔ یہ زانو کے نیچے ہوتی ہے۔ ۲۔ عرق النساء ۳۔ صافن۔

جو لوگ ان رگوں کی تحقیق کرنا چاہیں وہ طب کی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں پر چونکہ طب نبوی کا بیان ہو رہا ہے۔ اسلئے یہ تفصیلات ترک کی جا رہی ہیں۔

عرق النساء کے درد کا علاج

علاج : صاحب سفر السعادۃ نے حضرت انس ابن مالک رضی سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرق النساء کا علاج عربی بکری سے کرنا چاہئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عربی بکری کو پکایا جائے اور اس کے کئی حصے کئے جائیں۔ پھر ایک حصہ ہر روز نہار منہ پیا جائے۔

فائدہ : بکری کے سرین کا گوشت لیکر اس کی یخنی بنائی جائے اور تین روز نہار منہ اس کو پیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ درد کو فائدہ ہوگا۔ عرق النساء ایک رگ کا نام ہے جو سرین سے کعب تک لمبی ہوتی ہے، اس کا درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ آدمی تکلیف کے سبب سب کچھ بھول جاتا ہے اس لئے اس کو عرق النساء کہا جاتا ہے۔

قبض کا علاج اور سناء کے خواص

علاج : سفر السعادت میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس رضی سے پوچھا کہ تم کو جب اسہال کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا چیز استعمال کرتی ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ شبرم استعمال کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ تو بہت گرم ہے۔ اسماء رضی نے کہا کہ سنا بھی استعمال کرتی

ہوں۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موت کی کوئی دوا ہوتی تو وہ سنا ہی ہوتی۔

فائدہ: سرزمین حجاز میں ایک گھاس ہوتی ہے۔ شبرم اسی کا نام ہے۔ یہ گھاس چوتھے درجے میں گرم ہوتی ہے۔ ایسی دواؤں کا استعمال اسہال کے لئے مفید ہے۔ حدیث شریف میں ہے اے لوگو! سنا اور سوٹ کو اختیار کرو۔ کیونکہ دونوں دواؤں میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے موت کے۔ سوٹ کے متعلق آٹھ اقوال ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ شہد کو کہتے ہیں۔ کیونکہ سنا اور شہد اسہال کے لئے دونوں بے نظیر ہیں۔ شہد کے خواص اور فوائد اُوپر گزر چکے ہیں۔ سنا کے فوائد یہ ہیں کہ سنا سب سے عمدہ مکہ معظمہ میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ دست آور ہے۔ بلغمی اور سوداوی امراض کے لئے بہت مفید ہے۔ اور جلے ہوئے اخلاط کے لئے مفید ہے۔ دماغ اور جلد کی صفائی کرتی ہے۔ سوداوی امراض میں بھی بے نظیر ہے۔ جنون، مرگی، آدھے سر کا درد اور پورے سر کے درد کو دُور کرتی ہے اور قلب کے لئے تقویت کا باعث ہے۔

عام امراض کا کلونجی سے علاج

علاج: صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کلونجی سوائے موت کے ہر مرض کی دوا ہے۔

فائدہ: جالینوس کا قول ہے کہ کلونجی نفخ اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور اس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ جوش دے کر سر پر لگانے سے زکام کو فائدہ دیتی ہے اور اگر خشکی کی وجہ سے بدن پر پپڑیاں سی اُترتی ہوں تو اس کا کھانا بہت مفید ہے۔ اگر بدن پر تل ہو جائیں تو اس کے لگانے سے

جلد صاف ہو جاتی ہے۔ حیض اگر بند ہو تو اس کو جاری کرتا ہے۔ لیپ کرنے سے سر کا درد دفع ہو جاتا ہے۔ پھوڑے پھنسی کو پھوڑ کر فائدہ کرتی ہے۔ سرکہ میں ملا کر کھانے سے بلغمی ورم دُور ہو جاتا ہے اور روغن ایرسا میں ملا کر سونگھنے سے آنکھوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ اس کا کھانا سانس پھولنے کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اس کی کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ اس کے کھانے سے پیشاب جاری ہو جاتا ہے۔ گھر میں دھونی دینے سے مچھر کھٹمل غائب ہو جاتے ہیں۔

کلونجی کے مزید خواص

بعض علماء نے لکھا ہے کہ کلونجی سوداوی اور بلغمی بخار کو دُور کرتی ہے۔ کدو دانے ہلاک کرتی ہے اور اگر اس کی پوٹلی بنا کر زکام والے کے گلے میں ڈال دیں تو زکام جاتا رہتا ہے۔ اور چوتھیا بخار کے لئے شفا بخش ہے۔ اگر کسی عورت کا دودھ خشک ہو تو اس کے کھانے سے دُودھ جاری ہو جاتا ہے۔ معدے کی رطوبت کو خشک کرتی ہے اور مادوں کو پکا دیتی ہے اور حمل ساقط کرتی ہے۔ ریحی قولنج کے لئے مفید ہے۔ استسقاء اور طحال کے لئے فائدہ بخش ہے۔ روغن زیتون کے ساتھ اس کا ہمیشہ استعمال کرنے سے رنگ سرخ کرتی ہے اور سرکہ کے ساتھ کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ سکنجبین کے ساتھ کھانے سے گردہ کی پتھری نکالتی ہے۔ اس کو جلا کر کھایا جائے تو بواسیر کے لئے مفید ہے۔ اور اگر سخت قسم کا ورم ہو جائے تو شیر خوار بچے کے پیشاب میں ملا کر کلونجی کا لیپ کیا جائے تو ورم کو تحلیل ہو جاتا ہے۔ سرکہ میں ملا کر برص پر لگائے تو برص اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر فوطہ سُوج گیا ہو تو سرکہ میں ملا کر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اندرائن کے پانی میں ملا کر ناف پر لیپ کرنے سے کدو دانے مر جاتے ہیں۔ سر کے بال بھورے ہو کر جھڑنے لگیں تو مہندی کے پانی

میں ملا کر لگانے سے بال مضبوط ہو جاتے ہیں۔ گلاب میں ملا کر لگایا جائے تو سوداوی زخم کے لئے مفید ہے۔ اور اگر روغن زیتون میں ملا کر قضیب پر لگایا جائے تو قوتِ باہ کو زیادہ کرتا ہے۔ اور قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر کلونجی کے اکیس دانے لیکر اور کپڑے میں باندھ کر پانی میں جوش دیکر پہلے روز داہنے نتھنے میں دو قطرے ٹپکائے اور بائیں میں ایک قطرہ، اسی طرح تین روز تک جو شخص عمل کرے گا تو دماغ کے امراض سے محفوظ رہے گا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوائے موت کے کلونجی میں ہر مرض سے شفا ہے

چھوٹے امراض سے بڑے امراض کا کفارہ

علاج

صاحب جامع کبیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، چار چیزوں کے لئے چار چیزوں کو برا نہیں سمجھنا چاہیئے۔

۱۔ آنکھ کا دُکھنا اندھے ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲۔ زکام کا ہونا برص کے روگ سے نجات دلاتا ہے۔

۳۔ کھانسی کے ہونے سے فالج سے حفاظت رہتی ہے۔

۴۔ پھوڑے پھنسی ہو جانے سے برص سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

فائدہ: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر کبھی کبھی یہ چار بیماریاں ہو جایا کریں تو ان کو برا نہیں سمجھنا چاہیئے: کیونکہ ان کے ہونے سے مہلک اور بڑی بیماریوں سے نجات رہتی ہے۔

جسمانی امراض اور لہسن کے خواص

علاج

امام جلال الدین سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں دیلمی سے ایک روایت نقل کی ہے۔ دیلمی نے حضرت علیؓ سے حدیث

نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! لہسن کھایا کرو اور اس سے علاج کیا کرو کیونکہ اس میں بیماریوں سے شفا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی صحت میں اگرچہ علماء کو کلام ہے مگر اطباء کے نزدیک لہسن میں بہت فوائد ہیں۔ یہ ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ حیض کھول دیتا ہے۔ پیشاب جاری کرتا ہے۔ سُدّوں کو کھول دیتا ہے۔ معدہ کا تعفن دُور کرتا ہے۔ معدے کی جلا کرتا ہے۔ معدے کی رطوبت خشک کرتا ہے۔ خون کو رقیق کرتا ہے۔ معدے سے ریاح کو نکالتا ہے۔ آواز صاف کرتا ہے۔ غلیظ اخلاط کا قاطع ہے۔ دردِ قولنج ریاحی کے لئے مفید ہے۔ نسیان کو ختم کرتا ہے۔ طحال کیلئے مفید ہے۔ کمر کے ریاحی درد کو ختم کرتا ہے۔ مرطوب مزاج والوں کی قوتِ باہ پیدا کرتا ہے۔ منی کو زیادہ کرتا ہے۔ گرم مزاج والے کی منی کو خشک کرتا ہے۔ دردِ معدہ اور دردِ مفاصل کو بہت فائدہ دیتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مار ڈالتا ہے۔ بلغم کی وجہ سے پیاس ہو تو اس کو بجھا دیتا ہے۔ چہرے پر رعنائی پیدا کرتا ہے۔ ضیق النفس، فالج اور رعشہ کو فائدہ کرتا ہے۔ گردے کی پتھری کو دفع کرتا ہے۔ اس کو جوش دے کر کلی کرنے سے دانت مضبوط کرتا ہے۔ اس کا زیادہ استعمال خون کو جلاتا ہے۔ بواسیر کے لئے مُضر ہے۔ حاملہ عورت کے لئے نقصان دہ ہے۔ صُفرا پیدا کرتا ہے۔ نگاہ کو کمزور کرتا ہے۔ دودھ میں ملا کر اس کا لیپ دُنبل کو پھوڑ دیتا ہے۔ نوشادر کے ساتھ ملا کر برص پہ لگانے سے برص جاتا رہتا ہے۔ خصیہ پر ورم ہو تو اس کا لیپ مفید ہے۔ ان سب فوائد کے باوجود اس کا زیادہ استعمال بلا ضرورت اچھا نہیں ہے کیونکہ فرشتوں کو اس کی بُو سے نفرت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس کو کچا کھا کر مسجد میں نہ جایا کرو۔

دھوپ کا گرم پانی برص پیدا کرتا ہے

علاج: امام جلال الدینؒ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ برص پیدا کرتا ہے۔

خارش کا علاج

علاج: بخاری و مسلم نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت زبیر ابن العوامؓ کے جسم میں خارش پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے یہ دونوں حضرات سخت پریشان تھے۔ اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرمائی۔ اور مسلم کی بعض روایات میں ہے کہ کسی جنگ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی گئی۔ آپؐ نے ان کو مجبوری کی حالت میں ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دے دی۔

فائدہ: اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حرام ہے۔ کیونکہ اگر حرام نہ ہوتا تو خصوصی اجازت کی کیا ضرورت تھی۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مجبوری کی حالت میں حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ ریشم خارش کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ ریشم سے قلب کو قوت اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور امراضِ سوداوی کو دفع کرتا ہے اور صاحب مؤجز نے لکھا ہے کہ ابریشم کی تاثیر گرم ہے اور یہ مفرح ہوتا ہے اور ریشمی کپڑا جوؤں کو رفع کرتا ہے۔

ذات الجنب کا علاج

علاج: ترمذی نے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اے لوگو! ذات الجنب[1] کا علاج قسطِ بحری اور زیت سے کیا کرو!

فائدہ: معلوم ہونا چاہیئے کہ قسطِ بحری کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم شیریں ہے اور یہ سفید ہوتا ہے۔ دوسرا تلخ اور اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور ذات الجنب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ سینہ میں ورم ہوتا ہے۔ یہ ورم پہلے عضلات میں ہوتا ہے۔ پھر اندر سے ظاہر میں آجاتا ہے۔ یہ قسم خطرناک ہوتی ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے بخار، کھانسی اور ضیق النفس پیدا ہو جاتا ہے اور دردِ ناخس بہت ہوتا ہے۔ ذہن مختل ہو جاتا ہے اور پیاس کا شدید غلبہ ہوتا ہے۔ ذات الجنب کی دوسری قسم یہ ہے کہ ریح کے بند ہو جانے کی وجہ سے پہلو میں ایک قسم کا درد ہوتا ہے قسطِ بحری اسی درد کا علاج ہے۔ اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ قسطِ بحری کو پیس کر زیتون کے تیل میں ملالیں اور درد کی جگہ پر ملیں اور اس میں سے کئی بار تھوڑا تھوڑا چاٹ لیں تو انشاء اللہ اس درد کے لئے مفید ہو گا۔

اور اگر ذات الجنب کی پہلی قسم ہو جس کی علامات اُوپر گزری ہیں اور جو بلغم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، تو یہ علاج اس کے لئے بھی مفید ہے۔ لیکن اگر ورم صفراوی یا دموی ہو تو اس کے لئے یہ علاج مفید نہیں ہو گا۔

ایک حدیث میں ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ذات الجنب، پہلو اور پسلی کے درد کو کہتے ہیں۔

ایک بار بیمار ہوگئے۔ گھر کے لوگوں نے سمجھا کہ آپ کو ذات الجنب کا مرض ہے
اس لئے قسط اور زیتون کا تیل آپ کے منہ میں ڈالنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اشاروں سے منع فرمایا لیکن کسی نے آپ کی بات نہ سمجھی، پھر
جب آپ کو افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا، یہ کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ قسط
اور زیتون تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ میرے مرض کو
ذات الجنب سمجھے، حالانکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مرض سے محفوظ رکھے گا۔ اور فرمایا
کہ جس نے میرے منہ میں یہ دوائی ڈالی ہے، اس کے منہ میں بھی یہ دوا ڈالی
جائے گی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو طب وحکمت سے پوری
واقفیت نہ ہو تو وہ ہرگز علاج نہ کرے۔ کیونکہ اگر کسی کو نقصان ہوگیا تو اس پر ضمانت
لازم آئے گی۔ اور صاحب سفر السعادت عمرو بن العاص رضی سے مرفوعاً روایت کی
ہے کہ جو شخص نادانی سے علاج کرے اور علاج سے واقف نہ ہو تو وہ ضامن ہے۔
علماء لکھتے ہیں کہ اگر کوئی غیر طبیب نادانی سے علاج کرے اور مریض
مرجائے تو اس پر ضمانت لازم ہے اور اگر کسی کے علاج کیلئے دو حکیم جمع ہوجاتے
تھے تو آپ کا ارشاد ہوتا کہ دونوں میں سے جو ماہر اور حاذق ہو وہ علاج کرے۔
اور اگر نادانی سے علاج کی وجہ سے کوئی ہلاک ہوگا تو اس پر ضمانت لازم ہوگی۔
یہ جو تفصیل لکھی گئی ہے یہ اس حدیث کا ماحصل ہے جو حضرت امام مالک رضی نے اپنی
کتاب مؤطا میں بیان کیا ہے۔ جو شخص چاہے مؤطا میں دیکھ سکتا ہے۔

سر درد کا علاج اور مہندی کے خواص

علاج: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں جب درد ہوتا تھا تو آپ سر پر مہندی کا لیپ کیا کرتے

تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے حکم سے
فائدہ: یہ علاج اس درد کا ہے جو مادی نہ ہو۔
وجہ سے اس کا علاج پچھنے لگوانا ہے۔
ابوداؤد میں ہے کہ جس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دردِ سر
کی شکایت کی تو اس کو آپ نے پچھنے لگوانے کا حکم فرمایا اور جس شخص نے پیٹ کے
درد کی شکایت کی۔ اس کو آپ نے مہندی کا لیپ کرنے کے لئے فرمایا۔ جامع
ترمذی میں ام رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب کبھی
پھوڑا یا پھنسی ہوجاتی یا کانٹا لگ جاتا تو آپ اس پر مہندی لگایا کرتے تھے۔

فائدہ: اطباء نے لکھا ہے کہ مہندی سُدوں کو اور رگوں کے منہ کو
کھول دیتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے درد میں
اس کا لیپ کیا ہے۔ اور مہندی کی خاصیت یہ ہے کہ رطوباتِ فاسدہ کو خشک
کرتی ہے اور اگر سات مثقال شکر کے ساتھ اس کو کھایا جائے تو ابتدائی جذام کو
مفید ہے۔ اور بعض اطباء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر ایک ماہ تک اسی طرح
مہندی سات مثقال شکر کے ساتھ کھائے اور ابتدائی جذام نہ جائے تو پھر اس کا
مطلب یہ ہے کہ مرض لاعلاج ہوچکا ہے۔ اگر کسی شخص کے ناخن گر گئے ہوں تو
مہندی کا پانی نتھار کر دس مثقال دس روز تک پیئے تو انشاء اللہ تعالیٰ اصلی ناخن
پیدا ہوجائیں گے اور اس کا لیپ پیشاب کے بند کو کھول دیتا ہے اور اگر آدھا
مثقال پیس کر اس کو پیئے تو قولنج کو دفع کرتا ہے۔ اور سنگِ مثانہ وگردہ کے
لئے بھی مفید ہے۔ اور اگر آبلہ پر لگایا جائے تو آبلہ پھوٹ جاتا ہے اور اگر منہ میں
زخم ہوجائیں تو اس کی کلیاں کرنا بہت مفید ہے۔ اور زانو کے درد کے لئے
اس کا لیپ بھی مجرب ہے۔

بچوں کے حلق کی بیماری

علاج : غدرہ دودھ پینے بچوں کی مخصوص بیماری ہے جو اکثر حلق میں ہوتی ہے اور اس بیماری کا اصل سبب یہ ہے کہ دایہ بچے کے حلق میں انگلی ڈال کر جب زور سے دباتی ہے تو اس وجہ سے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اور بعض منہ خون کی خرابی کی وجہ سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بچّہ کے منہ اور ناک میں بہت زیادہ خون آنے لگتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو منع فرمایا ہے کہ بچے کے حلق کو بہت زیادہ زور سے نہ دبایا کریں۔ اور آپؐ نے اس بیماری کا علاج اس طرح فرمایا ہے، چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی کتاب مستدرک میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے مکان میں داخل ہوئے۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کے قریب ایک لڑکا تھا جس کے نتھنوں سے خون جاری تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس کو غدرہ کا مرض ہو گیا ہے اور اس کے سر میں بھی درد ہے۔ آپؐ نے فرمایا، افسوس ہے عورتوں پر۔ تم لوگ اپنی اولاد کو اس طرح ہلاک نہ کیا کرو۔ یعنی بچّے کے حلق کو اس طرح نہ دبایا کرو کہ بچّے اس حالت کو پہنچ جائیں۔ اور ارشاد فرمایا کہ جس کے بچّے کو یہ مرض ہو جائے اُس کو یہ چاہیئے قسطِ بحری تھوڑا سا لیکر اس کو پانی میں حل کرلے اور ناک میں ڈالے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ علاج اس لڑکے کی ماں کو بتایا تو اس علاج سے وہ لڑکا تندرست ہو گیا۔ حدیث کا مضمون ختم ہُوا۔

قسطِ بحری کے خواص

فائدہ :۔ اطباء کہتے ہیں کہ قسطِ بحری پیشاب اور حیض کے بند کو

کھولتا ہے اور جسم کے خراب مادوں کو جذب کرتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے سینہ اور رحم کے درد میں مفید ہے۔ معدہ کو قوت بخشتا ہے۔ غلیظ رطوبات کو دفع کرتا ہے۔ معدے کے کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔ دماغ اور مفاصل کے درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے اور سکنجبین کے ساتھ چاٹنے سے چوتھیا بخار جاتا رہتا ہے۔ اور اگر شہد کے ساتھ ملا کر چاٹے تو سانس پھولنے اور پرانی کھانسی کے لئے مفید ہے۔ بڑھی ہوئی تلی کو کم کرتا ہے۔ رعشہ کے لئے بھی مفید ہے۔ اس کی دھونی وبا اور زکام کے لئے مفید ہے۔ چھیپ کے دھبوں کے لئے اس کا لیپ فائدہ کرتا ہے۔ روغن زیتون کے ساتھ ملا کر کان کے درد کے لئے مفید ہے اور اگر پیس کر سونگھا جائے تو سر کے درد کے لئے مفید ہے۔ اور اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ قسطِ بحری گرم ہے اور غدرہ بھی گرم ہے۔ پھر یہ اس مرض میں کس طرح مفید ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غدرہ خون اور بلغم سے مل کر پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس میں بلغم زیادہ اور خون کم ہوتا ہے۔ اور قسطِ بحری کی گرمی بلغم کی رطوبت کو جذب کرتی ہے۔ اس لئے یہ دوا غدرہ میں مفید ہے اور بعض علماء نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے اور اس میں کلام کرنا نادانی اور اعتقاد کے خلاف ہے۔

دل کا درد اور اس کا علاج

علاج : حضرت سعدؓ سے ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک اور فرحت میں نے اپنے دل میں محسوس کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں درد ہے تم کو چاہیئے کہ حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ لوگوں کا علاج کرتا ہے

اور حارث کو چاہیے کہ وہ مدینے کی سات کھجوریں لے اور ان کو گٹھلی سمیت کوٹ
لے اور پھر تجھ کو کھلائے۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ مدینہ شریف کی کھجوروں میں اللہ تعالیٰ
نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ وہ دل کے درد کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ اور سات
کا عدد جو آپ نے فرمایا اس کی خاصیت کے بارے میں سوائے خدا تعالیٰ اور
اور اس کے رسولؐ کے کسی کو علم نہیں ہے۔ اس مقام پر تمام حکماء عاجز ہیں۔
کیونکہ اس کا تعلق وحی سے ہے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ جو شخص مدینہ
کی سات کھجوریں صبح کھایا کرے اس کو زہر اور جادو کبھی اثر نہیں کرے گا۔

فائدہ: یہ مقام بھی ایسا ہے کہ تمام حکماء وعقلاء یہ معلوم نہیں کر
سکتے کہ جادو اور زہر کے اثر کے دور ہونے میں کھجور کا کیا تعلق ہے لیکن اس
جگہ پختہ اعتقاد کی ضرورت ہے۔ اللہ اور رسولؐ پر جیسا اعتقاد ہوگا اس کو
ویسا ہی فائدہ حاصل ہوگا۔ اسی لئے ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ جس شخص کو طب
نبوی کا علاج منظور ہو اس کو چاہیئے کہ سب سے پہلے وہ اپنے ایمان واعتقاد
کو پختہ کرے اور اعتقاد پختہ و درست کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرتؐ کے
بتائے ہوئے علاج کرنے میں ذرہ برابر شک اور خوف نہ ہو۔ یہاں تک کہ
اگر اس کو طبیب بھی منع کرے، تب بھی یہ جانے کہ دنیاوی طب ظنی ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم یقینی ہے۔ اور ظن ویقین کیسے برابر ہو
سکتے ہیں۔ اور جس شخص کو اس درجہ میں اعتقاد طب نبوی پر نہ ہو اس کو چاہیئے
کہ یہ علاج نہ کرے بلکہ دنیاوی طب و حکماء کا ہی علاج کرے کہ اس میں ایمان زائل
ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔

علاج کرنا اور پرہیز کرنا سنّت ہے

ایک یہ بات بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ
جہاں علاج کرنا سنت ہے وہیں پرہیز کرنا بھی مسنون ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ
پرہیز کرنا خلافِ شرع ہے کیونکہ پرہیز کرنا قرآنِ پاک سے ثابت ہے جیسا
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم بیمار ہو تو تیمم کرلو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت صہیب رومیؓ سے فرمایا تھا کہ تم کھجوریں نہ کھاؤ کیونکہ تمہاری
آنکھیں دکھ رہی ہیں اور اسی کتاب میں اوپر گذر چکا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو کمزوری کی حالت میں کھجوریں کھانے سے منع فرمایا تھا
جس کی تفصیل بھی اوپر گزر چکی ہے۔ ان سب دلائل سے معلوم ہوا کہ بیماری میں پرہیز
کرنا بھی ضروری ہے۔

دیندار اور حاذق حکیم جو پرہیز تجویز کرے اس کے مطابق پرہیز کرنا چاہیے
لیکن اگر کوئی حکیم بلا ضرورت کسی کو حرام چیز کھلائے تو اس کا کہنا ہرگز نہیں ماننا
چاہیئے کیونکہ وہ حکیم دیندار نہیں ہے۔ اور صحت وتندرستی کے لئے اپنے خدا پر ہی
بھروسہ کرنا چاہیئے۔

خدر اور بے حسّی کا علاج

علاج خدر اس بیماری کو کہتے ہیں کہ آدمی کے بدن میں کسی وجہ سے
حس وحرکت اور سردی وگرمی کا احساس نہ رہے۔ سفر السعادت میں لکھا ہے
کہ کچھ لوگ نادانستہ ایک درخت کے قریب گئے اور اس میں سے کچھ توڑ کر کھا گئے جس کی
وجہ سے اسی وقت وہ سب لوگ بے حس وحرکت ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ایک مشک میں پانی ٹھنڈا کر کے فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان ان لوگوں
پر چھڑک دو۔

فائدہ: یہ علاج طب یونانی کے بھی عین مطابق ہے اسلئے کہ جب کسی شخص کو غشی وغیرہ ہو جاتی ہے تو ٹھنڈا پانی اس کے منہ پر چھڑکواتے ہیں۔

بُثرہ اور پھوڑے کا علاج

علاج: بُثرہ ہندی زبان میں پھوڑے کو کہا جاتا ہے اور اس کا علاج سفر السعادت میں یہ لکھا ہے کہ اُمہات المومنین سے کسی خاتون نے کہا کہ ایک مرتبہ میری انگلی پر پھوڑا نکلا ہُوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس تھوڑی سی کالی زیری ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں ہے۔ فرمایا کہ پھوڑے پر اس کو لگا دو۔

فائدہ: قصب الزیرہ کے میدے کو زیرہ کہا جاتا ہے۔ قصب الزیرہ جب پرانا ہو جاتا ہے تو اس کے اندر سے گھُن کی طرح ایک چیز نکلتی ہے اس کو زیرہ کہتے ہیں۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ زیرہ کو پانی میں پیس کر پھوڑے پر لگایا جائے تو اچھا ہو جاتا ہے۔

مریض کی عیادت اور باتوں سے دل بہلانا

علاج: مریض کے سامنے اچھی باتیں کرنی چاہئیں تاکہ مریض کا دل خوش ہو۔ کیونکہ اس سے مرض اور تکلیف میں کمی ہو جاتی ہے۔ سفر السعادت میں ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ جب تم کسی مریض کی عیادت کے لئے جاؤ تو مریض کے سامنے اس کی عمر درازی کے متعلق بات کرو۔ حالانکہ ایسا کہنا تقدیر کو ٹال نہیں دیتا لیکن مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ عیادت کو جاؤ تو مریض سے دل خوش کرنے کی باتیں کرو مثلاً اس سے کہا جائے کہ تم فکر نہ کرو، انشاء اللہ جلد صحت یاب ہو

جاؤ گے اور تمہاری تو ابھی بہت عمر ہے۔ ایسا کہنے سے تقدیر تو نہیں بدلے گی مگر اس کا فائدہ یہ ہے کہ مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔ لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جھوٹے قصے اور کہانیاں نہ بیان کرے۔ اس سے خود بھی گنہگار ہوگا اور مریض کو بھی گنہگار کرے گا۔ یہ وقت تو ایسا ہوتا ہے کہ ہر وقت توبہ واستغفار کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ البتہ اگر کوئی شخص بطور مزاح جس میں کوئی فحش نہ ہو، مریض کا دل خوش کرنے کے لئے کوئی بات کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ اس سے مرض میں خفت ہوتی ہے۔ لیکن استہزاء و تمسخر نہ کرے کیونکہ تمسخر ایک روحانی مرض ہے اور ایسا آدمی روساء و امراء کا دل خوش کرنے کے لئے مارا مارا پھرتا ہے۔ اور وہ لوگ اس سے ہمیشہ ہنسی مذاق کرتے رہتے ہیں۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہے۔ اور ایسے شخص کی محبت سے دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اس مرض کا یہ علاج ہے کہ وہ اپنے دل سے طمع حرص اور لالچ کو نکالے اور قناعت کو اپنا شیوہ بنائے تاکہ ذلت کے بجائے عزت کی زندگی حاصل ہو۔

غصہ دُور کرنے کا علاج

علاج: معلوم ہونا چاہیئے کہ غصہ بھی امراض کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اس سے خود اپنے آپ کو نقصان ہو جاتا ہے اور دوسرے کو بھی غصہ پیدا ہوتا ہے۔ صفرا کے جوش سے بعض مرتبہ اس کی زیادتی سے روح اور حرارت غریزی باہر آجاتی ہے اور اس کی وجہ سے بخار، دردِ سر، خفقان، غشی اور ان کے علاوہ طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ کفریہ کلمات زبان سے نکالنے لگتا ہے۔ ایسے شخص کی عزت اور وقار لوگوں کی نظروں میں کم ہو جاتا ہے اور ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہیں اور

دوست کم۔ غصہ سے حسد، کینہ اور بغض و عداوت جیسے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے
شخص کو اگر قدرت حاصل ہو تو دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے اور اگر قدرت نہ
ہو تو وہ خود اپنی ہی جان کو ہلاک کرتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ "قہر درویش بر جان
درویش"۔ گالیاں دینے لگتا ہے، اپنے کپڑے پھاڑ ڈالتا ہے۔ اور کبھی یہ بھی ہوتا
ہے کہ وہ خودکشی کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! غصہ وہ چنگاری ہے جو آدمیوں کے دلوں میں سلگائی
جاتی ہے۔ اور غصہ کے آگ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں آنکھیں
سُرخ ہو جاتی ہیں۔ گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور
پورا جسم جوش میں آجاتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غصہ ایک آگ ہے جو دل میں پیدا
ہوتی ہے لیکن پھر بدن پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حتی الامکان
اس آگ سے اپنے آپ کو بچائے۔ اور اگر غصہ آ ہی جائے تو حدیث شریف میں
اس کے تین علاج بیان ہوئے ہیں۔ ایک علاج تو یہ ہے کہ ٹھنڈا پانی پی لے اور
ٹھنڈے پانی سے وضو کرلے۔ یہ علاج طب یونانی کے بھی موافق ہے۔ چنانچہ
حکیم علی شیرازی، قانون کی شرح میں لکھتے ہیں کہ غصہ کی حالت میں روح اور
حرارت غریزی انسان کی حرکت میں ہوتی ہے ایسے وقت ٹھنڈا پانی پینے اور
بدن پر ڈالنے سے مکمل نفع حاصل ہوتا ہے، دوسرا علاج یہ ہے کہ غصہ کے وقت
آدمی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

فائدہ: بعض علماء نے لکھا ہے کہ لیٹ جانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی مُراد یہ ہے کہ آدمی عاجزی کرنے لگے اور اپنے نفس کو سمجھائے کہ تو مٹی سے
پیدا ہوا ہے، پھر آگ سے کیوں کھیلتا ہے۔ زمین کو دیکھ کہ اس پر پیشاب پاخانہ

کرتے اور گندگی ڈالتے ہیں اور زمین ہر چیز کو برداشت کرتی ہے۔ تجھے بھی چاہیئے
کہ تو جس چیز سے بنا ہے (یعنی مٹی سے) اسی کی حرص کر، تجھے آگ سے کیا کام۔
کیونکہ یہ آگ ہی تھی جس نے شیطان کو کافر اور راندۂ درگاہ کیا۔ واللہ اعلم باسرارہٖ و
رسولہ، صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور تیسرا علاج حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا ہے کہ غصہ
کے وقت خداوند تعالیٰ کو یاد کرے اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
پڑھے۔ کیونکہ غصہ کرنا شیطان کی سنت ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام پر سب سے
پہلے اسی نے غصہ کیا تھا، جس کی وجہ سے اس حال کو پہنچا۔ اس واقعہ سے عبرت
حاصل کر کے غصہ کو دفع کرے۔ اور یہ جو فرمایا گیا ہے کہ خدا کو یاد کرے، اس کا
مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس کو سمجھائے کہ تو دن بھر خدا کی نافرمانی اور گناہ کرتا رہتا
ہے اور خدا تعالیٰ باوجود ہر قسم کی قدرت کے معاف کرتے رہتے ہیں۔ اور تُو تو
عاجز ترین مخلوق ہے، تجھے بھی چاہیئے کہ ہر وقت عفو کیا کرے تاکہ قیامت کے دن
تیرے گناہ مُعاف ہوں۔

رنج و حُزن کا علاج

علاج: سفر السعادت میں لکھا ہے کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کسی کا
یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کا کوئی رشتہ دار مر جاتا تھا تو آپ تلبینہ پکوایا کرتے تھے اور
اس کو ثرید کے ساتھ ڈال کر فرمایا کرتے تھے کہ لوگو! اس کو کھاؤ کیونکہ اس میں شفا
ہے۔ اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا
ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ دل کی بیماری کے لئے راحت ہے اور بغض و غم
کو کھو دیتا ہے۔

بعض احادیث میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص
یہ کہتا کہ فلاں شخص بیماری کی وجہ سے کھانا نہیں کھاتا تو آپ اس سے فرماتے کہ

کہ مریض کو تبلینہ پلاؤ۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری
جان ہے، تبلینہ پیٹ کو ایسا دھو دیتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے منہ کے میل کچیل کو
دھو ڈالتا ہے۔

فائدہ: معلوم ہونا چاہیئے کہ تبلینہ ایک رقیق چیز ہے جس کو پیا جاتا ہے
اور اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ جَو کا بغیر چھنا آٹا لیکر اس کو دُودھ میں پکاتے
ہیں اور اس کے اندر شہد ملا دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ٹھنڈا کر کے پیا جاتا ہے اور
بعض اوقات ثرید میں ملا کر بھی کھایا جاتا ہے۔ ثرید کا مشہور طریقہ یہ ہے کہ شوربہ میں
روٹی ڈال کر پکائی جاتی ہے۔ یہ غذا قوتِ دماغ و قلب کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ
معدے اور پیٹ کی آلائشوں کو پاک کر کے معدے کی جلا کرتا ہے اور رنج و غم کیلئے
بہت مفید ہے۔ ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تبلینہ طب نبوی میں وہی حیثیت رکھتی
ہے جو طب یونانی میں آشِ جَو۔ جالینوس کا قول ہے کہ جَو کے برابر کوئی غذا پیدا نہیں
ہوئی، کیونکہ یہ غذا بیمار اور تندرست دونوں کے کام آتی ہے۔ اسی لئے مریضوں کو
آشِ جَو پلایا جاتا ہے۔ آشِ گندم نہیں دیتے، کیونکہ آشِ جَو پیاس کو مارتا ہے۔ خون کے
جوش کو کم کرتا ہے اور صفرا کو دُور کرتا ہے معدے کی جلا کرتا ہے اور اس کے ستو شکر
کے ساتھ ملا کر بہترین غذا ہے اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ جَو بہتر چیز ہونے کی یہی
ایک دلیل کافی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور پیغمبروں کی یہ غذا رہی ہے۔ اسی
لئے مسلمانوں کیلئے یہ بہترین غذا ہے۔ جالینوس اور بقراط چاہے کچھ ہی کہیں۔

زہر کے نقصانات اور علاج

علاج: سفر السعادت میں ہے کہ ایک یہودی عورت نے گوشت
میں زہر ملا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس
میں سے کچھ تناول فرمایا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے گوشت کو کلام کرنے کی قوت

عطا فرمائی۔ اُس نے کہا کہ آپ مجھے نہ کھائیں کیونکہ میں زہر آلود ہوں۔ آنحضرتؐ نے
اس عورت سے دریافت کیا کہ تُو نے اس گوشت میں زہر کیوں ملایا تھا۔ تو اس نے
کہا میں نے آپ کو آزمانے کے لئے زہر دیا تھا، کیونکہ تم نبی ہو۔ اسلئے تمہیں زہر
سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ بطور معجزہ اس وقت تو واقعی آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوئی
لیکن اندرونی طور پر وہ زہر اثر کر گیا تھا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد تین سال تک
آپ زندہ رہے۔ اس دوران میں اس زہر کا کبھی کبھی اثر معلوم ہوتا تھا تو آپ
گردن اور مونڈھوں پر پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ وصال شریف کے وقت آپ نے
ارشاد فرمایا کہ جو میں نے زہر کھایا تھا اس نے میرے سینے کی رگوں کو توڑ ڈالا۔
غرض اسی حال میں آپ کا وصال ہوا۔ اسی لئے علماء کہتے ہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو شہادت عطا کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس منصب بلند سے بھی
آپ کو خالی نہیں رہنے دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس وقت یہودیوں
نے جادو کیا تھا، اس وقت بھی آپ نے اپنے سر اقدس پر پچھنے لگوائے تھے۔ جادو
وغیرہ کا بیان یہاں بے موقعہ ہے اس لئے اس کا بیان طب الٰہی میں کیا جائیگا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ خُون نکلوانا جادُو کے لئے بھی مفید
ہے۔ اس موقع پر بعض ملحدین کہ جن کو دین سے کچھ بھی واسطہ نہیں ہے یہ اعتراض کیا
کرتے ہیں کہ جادُو میں اور خون نکلوانے میں کوئی مناسبت نہیں ہے اور یہ کہ اپنا
اور دوسروں کا علاج آپ محض اندازے اور تخمینہ سے کیا کرتے تھے اور طب میں
آپ کو کچھ بھی دخل نہ تھا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ارسطو اور جالینوس اگر
یہی علاج بتاتے تو یہ لوگ ہرگز اس قسم کا اعتراض نہ کرتے بلکہ یہ تاویل کرتے کہ یہ
لوگ عقل کے پُتلے تھے، ان کو ضرور کسی مستند ذریعے سے یہ علاج معلوم ہوا ہوگا،
اس لئے ہمیں عقل کے گھوڑے دوڑانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہمارا بھی یہی جواب

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے علاجوں کا تعلق وحی سے ہے اور وحی سے
زیادہ مستند ذریعہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے ہم اس معاملہ میں عقل کے دخل کو
مناسب نہیں سمجھتے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ جادو کا اثر جسم اور روح انسانی میں ہوتا
ہے اور روح انسانی خون سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے طبیب روحانی صلی اللہ علیہ
وسلّم نے اس خون کو جو کہ روح حیوانی کا مادہ تھا، نکلوانے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ خون کے
نکلنے سے روح انسانی کمزور ہوتی ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علاج
تجویز فرمایا۔ دوسرا علاج کہ جس سے جادو کا اثر بالکل ختم ہو گیا، اس کا ذکر انشاء اللہ
ادویات کے ساتھ کیا جائے گا، واللہ اعلم۔

قے کے ذریعے امراض کا علاج

علاج: مشکوٰۃ شریف اور ابو داؤد میں روایت
ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے فرمائی اور اس کے بعد وضو کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کبھی کبھی قے کے ذریعہ بھی علاج
فرمایا کرتے تھے۔ اسی لئے اطباء نے لکھا ہے کہ قے سے دماغ پاک ہوتا ہے، معدہ
کو صفائی حاصل ہوتی ہے اور معدہ کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ بقراط کا قول
ہے کہ انسان کو چاہیے، مہینے میں دو مرتبہ قے کیا کرے تاکہ ایک بار کچھ رہ جائے
تو دوسری بار نکل کر صاف ہو جائے لیکن زیادہ قے کرنے سے سینہ اور معدہ میں
درد پیدا ہو جاتا ہے۔ جالینوس نے لکھا ہے کہ قے خاصیت کے اعتبار سے معدہ
کو کمزور کرنے والی ہے لیکن جو قے خود بخود آئے اس کو بھی روکنا نہیں چاہیے۔
قے کے روکنے سے بعض سخت امراض پیدا ہو سکتے ہیں، خصیہ بڑا ہو جاتا ہے۔
شیخ الرئیس کہتے ہیں کہ معدہ کے اندر سے اگر جوش پیدا ہو اور تمام غذا نکل آوے
تو اسی کو قے کہتے ہیں۔ اور اگر تھوڑی مقدار میں نکلے تو اس کو تہوع کہتے ہیں

اور اگر طبیعت نالش کرے اور کچھ نہ نکلے تو اس کو غثیان کہتے ہیں۔ اس سے
معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک منہ بھر قے کرنے سے وضو جاتا رہتا ہے۔ کیونکہ
قے دراصل وہی ہے جو منہ بھر کر ہو اور اندر جو کچھ ہو وہ جوش کے ساتھ باہر نکل آئے۔

مُولی کی بُو کا علاج

علاج: صاحب سفر السعادت نے تنزیہ الشریعت سے ابن مسعودؓ کی روایت
نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص مُولی کھائے اور یہ چاہے
کہ منہ سے بُو نہ آئے تو اُس کو چاہیے کہ مجھ کو یاد کرے۔ بعض روایات میں ہے کہ
مجھ پر درود بھیجے۔

فائدہ: بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اور یہ ابن مسعودؓ
کا قول ہے اور اس میں بعض راوی مجہول ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس کا
تجربہ ہم نے کیا ہے کہ اس عمل سے مُولی کی بُو جاتی رہتی ہے، واللہ اعلم۔ بہرحال
مُولی کے فوائد یہ ہیں، آواز صاف کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے، کھانے کے بعد
چاٹنے سے ریاح کو فائدہ دیتی ہے۔ چہرے کے رنگ کو صاف کرتی ہے۔ اور
اس کے ہمیشہ کھاتے رہنے سے گرے ہوئے بال نکل آتے ہیں۔ مُولی کا عرق
سُدوں کو کھولتا ہے۔

ہڑ اور اُس کے فوائد

علاج: جامع کبیر میں لکھا ہے کہ ہڑ
میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ اور ہڑ کے
فوائد یہ ہیں کہ معدے کی جلا کرتی ہے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ پیشاب کے
بند کو کھولتی ہے۔ دودھ کو بڑھاتی ہے حیض کو کھول دیتی ہے۔ گردہ کی پتھری
کو نکالتی ہے۔ سُدوں کو کھول دیتی ہے۔ بلغم کا اخراج کرتی ہے اور بواسیر کے لئے
فائدہ مند ہے۔ باہ کی قوت بڑھاتی ہے۔

کرفس اور نرگس کے فوائد

فائدہ: جامع کبیر میں لکھا ہے کہ کرفس کھایا کرو کیونکہ یہ عقل کو بڑھاتا ہے اور نرگس کو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ سونگھا کرو۔ چاہے دن میں ایک مرتبہ یا مہینہ میں ایک مرتبہ یا سال میں ہی ایک مرتبہ کیوں نہ ہو۔ کرفس کے فوائد یہ ہیں۔ پیٹ میں قبض کرتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے۔ مقوی دل ہے۔ بلغم کے فساد کو دور کرتا ہے۔ منی کو زیادہ کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ اس کے کھانے سے جی متلا رہا ہو تو رک جاتا ہے۔ لیکن پیٹ میں سوزش پیدا کرتا ہے اور ذہن کو تیز کرتا ہے۔

نرگس کے فوائد یہ ہیں: مادہ کو جذب کرتی ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ اگر اس کی جڑ کو پانی میں پکا کر پیا جائے تو قے لاتی ہے۔ رحم کو پاک کرتی ہے۔ حمل کو گراتی ہے۔ معدے سے فاسد مواد خارج کرتی ہے اور زخموں کو بھر دیتی ہے۔ اگر اس کو پیس کر اور شہد ملا کر درد مفاصل پر ملنے تو بہت مفید ہے۔ قضیب پر لیپ کرنے سے سختی آ جاتی ہے اور اس کا لیپ ٹوٹے ہوئے اعضاء کو بھی جوڑ دیتا ہے۔ اعضاء کے درد میں مسکن ہے۔ زخم کے خون کو بند کرتی ہے۔ سردیوں کے موسم میں اس کا سونگھنا نزلہ کے لئے مفید ہے۔

بہی کے خواص اور فائدے

علاج: بہی کے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً دل کی ظلمت کو دور کرتی ہے۔ پیشاب کی زیادتی ہو تو اس کے لئے مفید ہے۔ معدے اور دل و دماغ کے لئے قوت بخش ہے۔ روح حیوانی کے لئے مفرح ہے۔ اس کا کھانا کاہلی اور وساوس کو دفع کرتا ہے۔ دستوں کو بند کرتا ہے۔ اس

کا سونگھنا روح کو طاقت بخشتا ہے۔ حمل کو گرنے سے روکتا ہے۔ ضعف جگر کیلئے بہت مفید ہے۔ نزلہ کو بند کرتا ہے اور قلب کی جلا کرتا ہے۔

لوبیہ کے خواص اور فوائد

علاج: قوت باہ کو حرکت میں لاتا ہے اور منی پیدا کرتا ہے۔ عورت کے دودھ میں اضافہ کرتا ہے۔ بند پیشاب اور حیض جاری کرتا ہے۔ جسم کی نشوونما کرتا ہے اور نفخ پیدا کرتا ہے اور اس کے کھانے سے غلیظ مادے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کا مصلح خردل اور زنجبیل ہے۔ حمل کے زمانے میں اکثر لوبیا کھانے سے اولاد عقلمند پیدا ہوتی ہے۔

خربوزہ کے خواص اور فائدے

علاج: خربوزہ کے دیگر فوائد کے علاوہ ایک فائدہ یہ ہے کہ حمل کے زمانے میں اگر عورت اس کا بکثرت استعمال کرے تو لڑکا خوبصورت اور تندرست پیدا ہو گا۔

نسیان اور بھول پیدا کرنے والی چیزیں

مندرجہ ذیل نو چیزوں سے نسیان کا مرض پیدا ہوتا ہے:

(۱) پنیر کھانے سے (۲) چوہے کا جھوٹا کھانے سے (۳) کھٹا سیب کھانے سے (۴) ہرا دھنیا بکثرت کھانے سے (۵) گردن پر اکثر و بیشتر پچھنے لگوانے سے۔ دو عورتوں کے درمیان چلنے سے (۶) اپنے مطلوب کی طرف دیکھنے سے۔ (۷) کھٹمل اور جوں کو زندہ چھوڑ دینے سے (۸) قرآن شریف کی تلاوت ہمیشہ قبرستان میں کرنے سے۔

فائدہ: پیٹ کے کیڑوں کو مارنے کے لئے نہار منہ کھجور کھانا مفید

جس شخص کا قرآن مجید حفظ کرنے کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ شہد کو بکثرت استعمال کرے۔ یہ تمام روایتیں جامع کبیر سے لی گئی ہیں۔ واللہ اعلم

مُشک کے خواص اور فائدے

علاج صاحب جامع صغیر نے سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اور ریش مبارک پر مُشک لگایا کرتے تھے۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ اس میں یہ حکمت ہے کہ مُشک رنگ گورا کرتا ہے۔ دل و دماغ اور باہ کے لئے قوت بخش ہے۔ وحشت، غم اور خفقان بارد کو دفع کرتا ہے۔ سُدّوں کو کھولتا ہے اور اخلاط کو تحلیل کرتا ہے۔ اسکے سونگھنے سے نزلہ اور صداع بارد نہیں ہونے پاتا۔ اس کا لیپ باہ کو حرکت میں لاتا ہے۔ اگر کسی کی آنکھ میں غبار یا سفیدی ہو تو اس کا لگانا بہت مفید ہے۔ اس کا سونگھنا غشی کے لئے بھی مفید ہے۔ فالج، لقوہ اور بدن سُن ہو جائے تو اس کا لگانا مفید ہے۔ غشار اور نسیان کے لئے فائدہ مند ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سینگھ تھا۔ آپؐ اس میں سے خوشبو لیا کرتے تھے۔

فائدہ: معلوم ہونا چاہیئے کہ سنگھ اس طرح تیار ہوتی ہے کہ خوشبودار چند چیزیں لے کر ان کو خوب اچھی طرح پانی میں حل کیا جائے پھر تھوڑا سا خوشبودار تیل ملالیں اور اس میں دو درم یا کچھ زیادہ مُشک ملا کر چار گھنٹے تک کھرل کریں۔ پھر جب وہ خشک ہونے لگے تو اس کی ٹکیاں بنالی جائیں۔ یہ ٹکیاں جب خشک ہو جائیں تو ان میں سوراخ کر کے ایک ہار بنالیں اور جب خوشبو کو جی چاہے تو اس کو سونگھا کریں۔ بعض عُلماء نے لکھا ہے کہ قربت کے وقت اگر اس کو گلے

میں پہن لیا جائے تو قوت باہ غالب رہتی ہے۔ واللہ اعلم۔

یہاں پر یہ بات سمجھ لی جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی کیونکہ آپؐ کی ذاتی خوشبو اس قدر تھی کہ دوسری خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ حضرت انس ابن مالکؓ نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ میں وہ خوشبو تھی جو میں نے کسی مُشک اور عنبر میں نہیں دیکھی۔ اور یہ کہ آپؐ جب کسی گلی یا راستے سے گذرتے تھے تو تمام راستے میں خوشبو پھیل جاتی تھی اور اس خوشبو سے لوگ سمجھ جاتے تھے کہ آپ اس راہ سے گذرے ہیں۔ اور اُمّ سلمہؓ آپؐ کا پسینہ لے کر عطر میں ملایا کرتی تھیں جس کی وجہ سے ان کا عطر تمام عطروں سے بہتر ہو جاتا تھا۔ عتبہ بن واحد کے جسم پر کوئی مرض ہو گیا تھا۔ آپؐ نے اس کے جسم پر اپنا دست مبارک پھیرا تو اس کا تمام بدن معطر ہو گیا۔ اس شخص کی چار بیویاں تھیں اور وہ ہر روز عطر لگایا کرتی تھیں۔ لیکن عتبہ کے بدن کی خوشبو سب سے افضل رہتی تھی۔ یہ تمام واقعہ طبرانی نے معجم صغیر میں لکھا ہے۔

سُرمہ لگانے کا صحیح طریقہ

علاج: ابو داؤد میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو سوتے وقت خوشبودار سُرمہ لگانے کا حکم فرمایا ہے۔

فائدہ: بعض علماء نے لکھا ہے کہ خوشبودار سے یہاں پر مُشک ملا ہوا سُرمہ مراد ہے اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ اثمد سُرمہ سب سرموں سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کو گھنا کرتا ہے اور ترمذی کی شرح میں ہے کہ سُرمہ اصفہانی کو اثمد کہتے ہیں۔ بعض احادیث میں ہے کہ سُرمہ جب لگایا جائے تو طاق عدد لگایا جائے۔

فائدہ: علماء نے سُرمہ لگانے کے تین طریقے لکھے ہیں۔ ایک یہ کہ دو

سلائیاں داہنی آنکھ میں اور دو سلائیاں بائیں آنکھ میں لگادے۔ دوسرے یہ کہ تین سلائیاں داہنی آنکھ میں اور دو سلائیاں بائیں آنکھ میں لگادے اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگادے۔

خوشبو کے فوائد اور خواص

علاج — سفر السعادت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص خوشبو پیش کرتا تو آپؐ اس کو رد نہ فرماتے تھے۔ اور آپؐ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کو خوشبو دے تو اس کو رد نہ کرو۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ خوشبو کے استعمال اور مکانوں کو صاف ستھرا رکھنے سے صحت عمدہ رہتی ہے اور فرحت حاصل ہوتی ہے۔ تقویت قلب کے لئے بھی یہ بہت مفید ہے۔ مسند بزاز میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ پاک ہے اور پاکی وصفائی رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے بخشش والا ہے اور بخشش کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ اس لیے ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنے رہنے کی جگہ اور مکانوں کو صاف ستھرا رکھیں۔ یہودیوں کی طرح نہ ہوجائیں جو اپنے صحنوں میں کوڑا اور گندگی جمع رکھتے تھے۔ بقراط نے لکھا ہے کہ بدبو سے انسان بیمار ہوجاتا ہے۔ اسلئے انسان کو چاہیئے کہ گندگی اور بدبو سے اپنے آپ کو پوری طرح محفوظ رکھے اور اپنے آپ کو حد اعتدال سے نہ بڑھنے دے۔ کیونکہ افراط اور تفریط ہر کام میں مضر ہے۔ انسان کو نہ تو فاحشوں کی طرح ہر وقت بناؤ سنگار میں ہی لگا رہنا چاہیئے اور نہ جاہل فقیروں کیطرح رہے جو نہانا دھونا اور صفائی کو بالکل خیرباد کہہ کر اور بھبوت مل کر اور سر کی لٹیں بڑھا کر مگن رہتے ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ دوا کا اثر بھی جب ہی ہوتا ہے جب کہ وجہ دوا غذا نہ بن

جائے۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے گھر میں شیر کی کھال کا فرش نہ کریں کیونکہ اس سے وحشت اور خفقان پیدا ہوتا ہے۔

رات کو اور کپڑے سے جھاڑو دینے کا نقصان

صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہے کہ رات کے وقت جھاڑو دینے سے محتاجی آتی ہے۔
بستان میں ابو اللیث میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کپڑے سے جھاڑو دیگا تو وہ محتاج ہوجائے گا۔ واللہ اعلم۔

مختلف کھانوں کے جمع کرنے کے نقصان

علاج — سفر السعادت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مختلف قسم کی غذاؤں کو کبھی جمع نہ فرماتے تھے۔ مثلاً دودھ اور مچھلی کو جمع نہ فرماتے تھے۔ ترشی اور دودھ بھی جمع نہ فرماتے تھے۔ دو گرم اور دو سرد غذاؤں کو بھی ایک ساتھ استعمال نہ فرماتے تھے۔ ایسے ہی دو قابض اور دو دست آور غذاؤں کو بھی جمع نہ فرماتے تھے۔ یعنی کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپؐ نے مچھلی کھائی ہو اور بغیر ہضم ہوئے اس کے اوپر دودھ نوش فرمایا ہو۔ دودھ اور انڈا اور دودھ اور گوشت بھی ایک ساتھ کبھی تناول نہ فرماتے تھے۔ مقصد یہ ہوا کہ جب تک ایک چیز ہضم نہ ہوجائے اس پر دوسری مختلف غذا استعمال نہ فرماتے تھے۔ اسی طرح قابض اور مسہل، جلدی ہضم ہونے والی اور گوشت پکا ہوا اور بھونا ہوا۔ تازہ اور باسی گوشت بھی ایک ساتھ جمع نہ فرماتے تھے۔ کیونکہ دو مختلف چیزیں ہضم کرنے کیلئے معدے پر بہت بار پڑتا ہے۔

کھانے کے بعد ورزش کرنا

علاج — معلوم ہونا چاہیئے کہ جسمانی صحت کے لیے حرکت

کرنا بہت مفید ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کھانے کو ذکر اور نماز کے ذریعہ ہضم کرو۔ اور کھانے کے فوراً بعد سونا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس سے دل سخت ہوجاتا ہے۔

فائدہ: مواہب میں لکھا ہے کہ جو شخص صحت مند اور چاق و چوبند رہنا چاہے اس کو چاہیئے کہ رات کو کھانے کے بعد ایک سو پچاس قدم چلا کرے۔ اور شیخ الرئیس اور دوسرے اطبار نے لکھا ہے کہ زیادہ حرکت سے حرارت غریزی تحلیل ہوتی ہے اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے اور بعض اطبار کا خیال ہے کہ زیادہ حرکت سے حواس مکدر ہوجاتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بالکل حرکت ہی نہ کرے۔ اس سے برودت اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔

قانون شیخ کی شرح میں لکھا ہے کہ حرکت اور سکون دونوں مزاج کے اعتبار سے سرد مزاج میں حرکت رطوبت اور حرارت تحلیل کرتی ہے اور سکون رطوبات وفضلات پیدا کرتا ہے۔ اس لیے اعتدال پر قائم رہنا اچھا ہے۔ اس سے حرارت غریزی بڑھتی ہے۔ کھانا ہضم ہوتا ہے۔ حواس تیز ہوتے ہیں۔ اشتہا پیدا کرتا ہے اور قویٰ کی جلا کرتا ہے۔ اسی لیے جسمانی صحت و تندرستی کے لئے سفر کرنا بھی ایک علاج ہے۔ چنانچہ کتاب الطب میں ابونعیم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر کرو اس کے ذریعہ تندرستی وصحت اور روزی حاصل ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کے علمار نے مختلف معنی لکھے ہیں لیکن یہاں پر مختصراً اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ سفر کا حکم اسلئے دیا گیا ہے کہ سفر سے آب و ہوا تبدیل ہوتی ہے اور یہ تفریح طبع کا بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ تبدیلئ آب وہوا سے مریض تندرست ہوجاتے ہیں اور اس حدیث میں

رزق دینے کا جو ذکر ہے اس کا بھی عام مشاہدہ ہے کہ تجارت و ملازمت ۔۔۔ بعض مرتبہ سفر کرنا پڑتا ہے اور اس سے کامیابی ہوئی ہے۔ اسی لئے مقولہ مشہور ہے: "سفر وسیلۂ ظفر"۔

مسواک کے خواص اور فائدے

علاج: معجم اوسط میں طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ (مسواک کے مندرجہ ذیل فائدے ہیں) مسواک سے منہ پاک اور صاف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ چہرہ اور نگاہ روشن ہوتے ہیں۔ اور جامع کبیر میں ہے کہ مسواک سے فصاحت بڑھتی ہے۔ دانت صاف رہتے ہیں۔ نہ اخوش ہوتا ہے۔ منہ میں خوشبو رہتی ہے۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں، بلغم سے حلق صاف ہوجاتا ہے۔ رطوبت کو دفع کرتی ہے۔ نزع کو آسان کرتی ہے اور موت کے وقت کلمۂ شہادت نصیب ہوتا ہے۔ کھانا جلد ہضم ہوتا ہے۔ شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔ روزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دانتوں کے میل اور درد کو دور رکھتی ہے۔ معدے کو قوی اور عقل کو تیز کرتی ہے۔ دل کو پاک کرتی ہے اور چہرے کو نورانی بناتی ہے۔ قلب و دماغ کو قوت دیتی ہے اور عام بیماریوں سے نجات دیتی ہے۔

نیند کے فائدے اور نقصانات

علاج: معلوم ہونا چاہیے کہ جسمانی علاجوں میں ایک مؤثر علاج نیند (سونا) بھی ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ تمہارے لئے رات کو مقرر کیا تاکہ تم آرام کرو اور تمام دن کی تکان جاتی رہے اور تندرستی قائم رہے اور حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہ سکو۔

فائدہ: جالینوس نے کہا ہے کہ جس کسی کو کھانا تحلیل کرنا اور پیٹ کا مادہ تحلیل کرنا ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ نیند حاصل کرے۔ لیکن سونے میں بھی اعتدال

رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ زیادہ سونے سے آدمی کمزور اور سُست ہوجاتا ہے اور
قیامت کے دن ایسا آدمی مفلسوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ چنانچہ حضرت سلیمان
علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمانؑ کو نصیحت کی کہ اے لڑکے زیادہ نہ سویا
کر کیونکہ زیادہ سونا قیامت میں مفلس ہوکر اُٹھنے کا سبب ہوگا۔!

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ چار وقت سونا نہیں چاہیئے:۔

(۱) صبح کو (۲) چاشت کے وقت (۳) ظہر کے بعد (۴) مغرب کے بعد۔

شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ صبح کا سونا جسم کو کمزور اور حواس کو پراگندہ کرتا
ہے۔ گرمیں دوپہر کے وقت کھانے کے بعد سونا جس کو قیلولہ کہتے ہیں، مسنون ہے
اس سے بہت فائدے ہیں۔ مثلاً دماغ قوی ہوتا ہے۔ عقل تیز ہوتی ہے۔

عام طور پر سونے کے چار طریقے ہیں:۔

ایک چت لیٹ کر، دوسرے داہنی کروٹ پر، تیسرے بائیں کروٹ کر، چوتھے اوندھا
لیٹ کر۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ چت لیٹ کر سونا اور داہنی کروٹ لیٹنا انبیائے کرام
علیہم السلام اور اولیائے عظامؒ کا طریقہ ہے اور بائیں کروٹ لیٹنا اہل غنا اور
دنیاداروں کا کام ہے۔ کیونکہ بائیں کروٹ پر کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اور اوندھا
لیٹ کر سونا شیطان کا کام ہے۔ جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اُس کو چاہیئے کہ اول
تھوڑی دیر داہنی کروٹ پر لیٹے، اس کے بعد بائیں کروٹ بدل لے اس طرح سونے
سے کھانا بہتر طریقے پر ہضم ہوتا ہے۔ شیخ الرئیس کا قول ہے کہ دن کے وقت
بہت زیادہ نہ سونا چاہیئے کیونکہ دن کا زیادہ سونا سوئے ہوئے امراض کو جگاتا اور
طحال یعنی تلی کو سخت کرتا ہے اور رنگ خراب ہوجاتا ہے۔ لیکن قیلولہ کا مضائقہ
نہیں ہے۔ بلکہ یہ بہت مفید ہے۔ اس سے دماغ اور عقل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

تمام رات کا جاگنا بہت مُضر ہے۔ اس سے بدہضمی کی شکایت ہوجاتی ہے۔ عقل اور
دماغ کمزور ہوجاتے ہیں، بدن میں خشکی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور بعض مرتبہ نوبت
یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ آدمی دیوانہ ہوجاتا ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کو تمام رات جاگنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ
تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تمام رات سونا بھی اچھا نہیں ہے۔ بلکہ صبح ہونے
سے پہلے ہی اُٹھ بیٹھا کرو۔ کیونکہ ساری رات سونے سے شیطان کان میں پیشاب کرجاتا ہے۔
نیند کے متعلق باقی مضمون انشاء اللہ تعالیٰ "ادویات الٰہی" کے ضمن میں ذکر کیا
جائے گا۔

آب زمزم کے خواص اور فائدے

علاج: امام جزریؒ نے اپنی کتاب حصن حصین میں روایت نقل کی ہے کہ آب زمزم میں ہر چیز سے شفا ہے۔ اگر مرض میں شفا کی نیت سے پیا جائے تو شفا حاصل ہوگی اور پیاس کی نیت سے پیئے تو پیاس دُور ہوگی۔

حضرت ابن عباسؓ جب آب زمزم پیا کرتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً كُلِّ دَاءٍ

"اے اللہ میں تجھ سے مفید علم اور زیادتی رزق اور تمام بیماریوں سے شفاء کا سوال کرتا ہوں"۔

پانی پینے کا صحیح طریقہ

علاج: جامع کبیر میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم پانی پیو تو ایک سانس میں نہ پیا کرو کیونکہ اس طرح پینے سے سینے میں درد پیدا ہوجاتا ہے۔

ابوحاتم نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی نوش فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ طریقہ پیاس کو

اچھی طرح بجھاتا ہے اور کھانے کو اچھی طرح ہضم کرتا ہے اور تندرستی قائم رہتی ہے۔
بعض احادیث میں کھڑے ہو کر پانی پینے کو بھی منع فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ترمذی وغیرہ
میں حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ بعض اطباء نے لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی
پینے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تین قسم کے پانی
کھڑے ہو کر پینا جائز ہیں۔ ایک آب زمزم، دوم آب سبیل، سوم آب وضو۔
لیکن بعض احادیث میں مشک سے بھی کھڑے ہو کر پینا درست معلوم ہوتا ہے۔
بعض اطباء کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر پانی پینے سے معدہ اور اعصاب کمزور
ہو جاتے ہیں۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کو بہت پسند تھا۔ چنانچہ ابو داؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے روایت کی ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے میٹھا اور ٹھنڈا پانی سقیا[1] کے کنویں سے منگوایا جاتا تھا۔

فائدہ: شیخ الرئیس بو علی سینا نے کہا ہے کہ میٹھا پانی سب پانیوں سے
بہتر ہے اور پانی پینے کا بہترین وقت وہ ہے جب کھانا ہضم ہونے کا وقت ہو۔
اور اگر ہضم ہونے کے بعد پانی پیا جائے تو بہت ہی بہتر ہے۔ بعض دوسرے اطباء
کہتے ہیں کہ کھانے سے پہلے پانی پینا معدے کی حرارت کو بجھا دیتا ہے اور ہضم کے بعد
پینا معدے میں گرمی پیدا کرتا ہے اور بدن کو پھلاتا ہے۔ بقراط نے کہا ہے کہ کھانے
کے فوراً بعد پانی پینا اچھا نہیں ہے۔ اور نہار منہ پانی پینے سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔
اور کھانے کے بعد پینے سے غذا ہضم ہوتی ہے۔
احیاء العلوم میں امام غزالی رحؒ نے لکھا ہے کہ سوتے کے بعد پانی نہ پیا کرو۔ کیونکہ
اس سے حرارت غریزی بجھ جاتی ہے۔ غسل اور قربت کے بعد پانی پینا رعشہ پیدا

[1] سقیا ایک بستی کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے دو دن کے راستے پر ہے۔

کرتا ہے۔ میوے کھانے کے بعد پانی پینا بھی اچھا نہیں ہے۔ اس سے زبان میں
زخم پیدا ہوتے ہیں۔

سب سے اچھا پانی کونسا ہے

معلوم ہونا چاہئے کہ بارش کا پانی سب سے بہتر ہے۔ اس کے بعد
آب جاری ہے جو مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق یا شمال سے جنوب کی
طرف بہتا ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے پانی بھی مفید ہیں جو تفصیل دیکھنا چاہیں
طب کی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن کنویں اور نہر کا پانی ملا کر پینا اچھا
نہیں ہے اس سے سخت امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

فائدہ: سفر السعادۃ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ رات کے وقت برتنوں اور مشکوں کے منہ ڈھانک دیا کرو کیونکہ سال بھر
میں ایک ایسی رات آتی ہے جس میں وبائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور جو برتن کھلا
ہوتا ہے اس میں یہ وبائیں گرتی ہیں۔
معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات دودھ میں
پانی ملا کر نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ تازہ دودھ میں ایک قسم
کی گرمی ہوتی ہے جو پانی ملانے سے معتدل ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح بعض اوقات
شہد میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیا کرتے تھے تاکہ معتدل ہو جائے اور کبھی کھجور کو ایک
یا دو رات پانی میں بھگو کر اور پھر اس کا عرق نتھار کر نوش فرماتے تھے۔

فائدہ: علماء نے لکھا ہے کہ یہ علاج قوت باہ قوت دل و دماغ کے لئے
بہت فائدہ مند ہے۔ لیکن جو شخص لہو و لعب کے لئے اس کا استعمال کرے اس
کیلئے اس کا پینا حرام ہے۔ اور اگر عبادت کی قوت حاصل کرنے کے لئے کبھی کبھی
پئے تو درست ہے۔

طبِّ الٰہی

ادویات کی دو قسمیں

معلوم ہونا چاہئے کہ ادویات کی دو قسمیں ہیں۔ ادویاتِ طبعی اور ادویاتِ الٰہی۔ ادویاتِ الٰہی کو ادویاتِ رُوحانی بھی کہتے ہیں۔ اب تک اس کتاب میں ادویاتِ طبعی ہوا ہے جس میں اطبّاء بھی شریک ہیں۔ اب ادویاتِ الٰہی کا بیان کیا جائے گا جو سوائے انبیاء علیہم السلام کے کوئی نہیں جانتا۔

ادویاتِ الٰہی سے علاج کے مختلف طریقے ہیں۔ کبھی تو آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی اور دُعا سے کیا جاتا ہے اور کبھی رقیہ جسے فارسی میں افسوں اور ہندی میں منتر کہتے ہیں اس سے علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن منتر وہی درست ہے جو آیاتِ قرآنی یا اسمائے الٰہی کے ساتھ ہو اور اس کے معنی بھی معلوم ہوں۔ اسلئے کہ نادانی سے کہیں کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کوئی شخص منتر کرنے کو آپ سے پوچھتا تو آپ اپنے سامنے پڑھوا کر دیکھتے تھے۔ اگر وہ منتر شرک وغیرہ سے پاک ہوتا تو اس کو اجازت عطا فرما دیتے تھے کہ یہ عمل کرو اور اپنے بھائیوں کو فائدہ پہنچاؤ۔ ابوداؤد میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رقیہ (منتر) تمائم اور طیرہ شرک ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض منتر بھی شرک ہیں لیکن شرک اُنہی منتروں میں ہے جو منتر قرآن پاک اور اسمائے الٰہی کے ساتھ نہ ہوں اور اس کے معنی بھی معلوم نہ ہوں۔ اور جو منتر قرآن اور اسمائے الٰہی کے ساتھ ہوں اُنہیں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

فائدہ: تمائم تمیمہ کی جمع ہے اور تمیمہ خرمہرہ کو کہتے ہیں اور شیر وغیرہ کے ناخن بھی اس میں شامل ہیں۔ عرب کے لوگ اپنے لڑکوں کے گلے میں نظرِ بد کی حفاظت کیلئے خرمہرہ وغیرہ ڈالا کرتے تھے۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک فرمایا۔

عام تعویذ گنڈوں کا حکم

معلوم ہونا چاہئے کہ جن تعویذ گنڈوں وغیرہ میں آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی نہ ہوں یا اگر ہوں لیکن ساتھ میں غیر اللہ کے نام بھی شامل ہوں، اس طرح کے تعویذ گنڈے رکھنا بھی درست نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ بچوں کو کسی کے نام کا طوق یا بندا یا بیڑی پہنانا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بھی تمائم میں داخل ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ خرمہرہ یا شیر کے ناخن میں بظاہر کوئی چیز شرک کی نہیں ہے لیکن ڈالنے والے کا یہ عقیدہ ہے کہ ان چیزوں کی وجہ سے نظرِ بد سے بچہ محفوظ رہے گا، بس یہی شرک ہے۔ اسی طرح لوگوں کی نیت طوق اور بیڑی وغیرہ میں بھی یہی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بھی شرک میں داخل ہیں۔ واللہ اعلم۔

ٹونے ٹوٹکے کا حکم

بعض عورتیں خاوند کی محبت حاصل کرنے کیلئے ٹونے ٹوٹکے کیا کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب باتوں کو شرک فرمایا ہے۔ لیکن جو منتر ایسا ہو کہ اس کے معنی معلوم نہ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر اس سے منع نہ فرمایا ہو تو اس کے کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ان میں شرک ہوتا تو آپؐ ضرور اس کو منع فرما دیتے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سکوت اس فعل کے درست ہونے پر دلیل ہے۔

ادویاتِ رُوحانی سے علاج کا طریقہ

جو شخص ادویاتِ الٰہی سے علاج کرنا چاہے تو اُس کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے عقیدہ کو خالص اور پختہ کرے ورنہ فائدہ سے محروم رہے گا۔ اور جب محروم رہے گا تو کسی کو ملامت نہ کرے سوائے اپنی جان کے کیونکہ دوا بھی جبھی فائدہ دیتی ہے جب معدہ درست ہو، معدے کے ٹھیک نہ ہونے پر دوا بے فائدہ ہے۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کپڑے پر صحیح رنگ جب ہی چڑھتا ہے جبکہ

کپڑا صاف اور مضبوط ہو۔ بوسیدہ اور بدرنگ کپڑے پر کیا رنگ چڑھے گا، تو یہ کپڑے کا قصور ہو گا رنگنے والے کا نہیں۔ یہی حال عقیدے کا ہے کہ دوائے رُوحانی بغیر پختہ یقین وعقیدہ کے فائدہ نہیں دیتی۔

بعض اوقات کسی شخص کا عقیدہ تو صحیح ہوتا ہے لیکن وہ علاج نہیں کرتا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص غفلت اور بے دلی کے ساتھ اس دُعا کو پڑھتا ہے۔ یا حرام وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتا۔

اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی مرض کے لئے دُعا کر رہا ہے لیکن کوئی دوسرا مرض جس کا اُسے علم نہیں ہے اس دعا کی برکت سے ٹل جاتا ہے۔ اور یہ شخص سمجھتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ چنانچہ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ دُعا اور بلا کی آپس میں کشتی ہوا کرتی ہے۔ بلا چاہتی ہے کہ میں غلبہ حاصل کروں اور دُعا اس کو شکست دیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں قیامت تک لڑا کریں گی۔ معالجات رُوحانی کے ذریعہ علاج کرنا ہر کس وناکس کے ذریعہ اچھا نہیں ہے بلکہ ایسا علاج عالم، متقی اور دین دار سے کرانا چاہئے۔ کیونکہ نیک لوگوں کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے ایک تاثیر رکھی ہے اور ان لوگوں کی دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ناموں سے علاج

دُعا سے بخار کا علاج

علاج: مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ اگر کسی شخص کو بخار ہو جائے تو اس پر یہ دُعا پڑھ کر دم کریں۔ ہر شخص خود بھی اپنے اُوپر دم کر سکتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے۔ رب عظیم کی پناہ مانگتا ہوں آگ کی گرمی اور ہر بھڑکنے والی آگ سے۔

آنکھ کی تکلیف کی دُعا

علاج: امام جزری نے حصن حصین میں لکھا ہے کہ جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں وہ یہ دعا پڑھے اور دم کرے۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ

"اے اللہ! میری بینائی باقی رکھ اور دشمن کے مقابلے میں میرا بدلہ مجھ کو دکھا اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابل میری مدد فرما۔"

عام بیماریوں کیلئے دُعا

علاج: صاحب سفر السعادۃ نے ابوداؤد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یہ دُعا پڑھا کرے۔

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ تَقَدَّسَ اِسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ

"اے ہمارے خدا! کہ تیرا مقدس نام ہے اور تیرا حکم زمین و آسمانوں میں جاری ہے جیسے آسمان میں تیری رحمت ہے ایسے ہی

رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَ شِفَآءً كَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ ؕ

زمین پر بھی اپنی رحمت نازل فرما اور ہمارے گناہ بخش دے اور تو پاک لوگوں کا رب ہے۔ اس تکلیف کیلئے اپنی رحمت اور شفاء نازل فرما۔

اسی روایت میں اس کے بعد لکھا ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا پائے گا۔ اور اگر کسی کے گُردہ میں پتھری ہو اور پیشاب بند ہو گیا ہو تو اس کے لئے بھی یہ دُعا بہت مُفید ہے۔

سانپ کے کاٹے کا عمل

علاج صحیح مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت اتفاق سے ایک مکان پر گئی اس مکان کے مالک کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ مالکانِ مکان نے صحابہؓ سے عرض کیا کہ تم اس کا علاج کرو۔ صحابہؓ نے کہا کہ تمہارا سردار اگر ٹھیک ہو جائے تو ہم کو کیا دو گے۔ گھر والوں نے کہا ایک گلہ بکریوں کا دیں گے۔ (بعض روایات میں ہے کہ بکریوں کی تعداد تیس ۳۰ تھی) ان صحابہؓ میں سے ایک صحابیؓ نے اس شخص پر سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر دم کر دیا وہ شخص جسے سانپ نے کاٹا تھا اسی وقت تندرست ہو گیا۔ صحابہؓ نے واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پورا قصہ بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے سُن کر فرمایا، تم لوگوں نے بہت اچھا کیا۔ لیکن تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ سُورۃ سانپ کاٹے کا منتر ہے؟ اس کے بعد فرمایا کہ ان بکریوں کو تم آپس میں تقسیم کر لو اور اس میں ایک حصّہ ہمارا بھی متعیّن کر دو۔ یہ حدیث کا ماحصل تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امراض کا جو علاج قرآن و حدیث

ہیں درج ہے اگر ان امراض کے علاج پر اُجرت لے لی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور ایسی اُجرت حلال اور پاک ہے۔ اس اُجرت پر اس لئے بھی شک نہیں کیا جا سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس میں سے اپنا حصّہ مقرر کرنے کا حکم فرمایا۔ اگر اس میں ذرا بھی شک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا حصّہ ہرگز مقرر نہ کراتے۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ اگر کوئی طبیب اُجرت لیکر علاج کرے تو اس کے لئے اُجرت لینا حرام نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ایک تو حرام چیزوں سے علاج نہ کرے دوسرے دھوکہ فریب نہ کرے۔ اور اگر کوئی معالج علم طب سے واقف نہ ہو تو اس کے لئے اُجرت لینا حرام ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا غلام اسی طرح علاج کے سلسلے میں فریب کر کے کوئی چیز لایا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو کھانے کے بعد فریب کا حال معلوم ہُوا تو اُسی وقت حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دی جس سے وہ چیز پیٹ سے نکل آئی۔ اس قصّے سے معلوم ہُوا کہ اگر کوئی فریب سے علاج کر کے کسی سے مال حاصل کرلے تو وہ مال اس شخص کے لئے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فال اور گنڈے والوں کو ہدایت عطا فرمائے کہ اپنی غذا اور لباس کو حرام نہ کیا کریں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حرام کھانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔

قرآن پاک سے امراضِ جسمانی و رُوحانی کا علاج

معلوم ہونا چاہیے کہ قرآن مجید امراضِ جسمانی و روحانی دونوں کو فائدہ کرتا ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سب سے بہتر دوا قرآن پاک ہے۔ اور امام بیہقی نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے حلق کے درد کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن پاک کی تلاوت کو اپنا
شیوہ بناؤ۔ ابن ماجہ وابن مردویہ نے ابو سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ ایک
شخص نے اپنے سینے کے درد کی حضورؐ سے شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید
پڑھا کرو۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن اس بیماری کیلئے شفا ہے جو سینے
میں ہے۔ حدیث کا مضمون ختم ہوا۔

سورۃ فاتحہ کے خواص

علاج: معلوم ہونا چاہیے کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ اسی لئے بعض
احادیث میں ہے کہ سورۃ فاتحہ میں سوائے موت کے ہر بیماری سے شفاء ہے۔
اور بیہقی نے ابو سعید خدریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ سورۃ فاتحہ زہر کی دوا ہے
اور بزاز نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ
پڑھ لیا کرو کہ تم سوائے موت کے ہر بلا سے محفوظ رہو گے۔ اور امام جزریؒ نے
اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس شخص کو جنون ہو جائے اس پر تین دن تک صبح
شام تین بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے۔

جنون دور کرنے کی دعا

علاج: صاحب اتقان نے ابی کعبؓ سے روایت نقل کی ہے
جس کا حاصل یہ ہے کہ کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ اس نے حضورؐ کی خدمت میں عرض
کیا کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اسے بیماری کیا ہے۔ اعرابی نے کہا
میرے بھائی کو جنون ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اسے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسکے
آنے پر اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سامنے بٹھا کر سورۃ فاتحہ اور چا

ابتدائی آیتیں سورۃ بقرہ کی مُفْلِحُوْنَ تک اور اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور ایک
آیت الکرسی اور تین آیتیں آخر سورۃ بقرہ کی۔ ایک آیت سورۃ آل عمران کی
شَهِدَ اللّٰهُ سے حَكِيْمُ تک اور ایک آیت سورۃ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمُ
اللّٰهُ سے رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تک اور ایک آیت سورۃ مومنون سے فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ اور ایک آیت سورۃ جن کی وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اور تین آیتیں سورۃ صافات کی عَذَابٌ تک اور
تین آیتیں سورۃ حشر کی اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْنِ (یہ آیات
اس شخص پر پڑھوائی گئیں۔ وہ اسی وقت ایسا تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا جیسا
کہ بیماری نہ ہوا تھا۔

ہر قسم کے درد کے لئے دعا

علاج: علامہ جزری نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس شخص کے
کسی جگہ درد ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنا داہنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھے اور
اس دعا کو سات مرتبہ پڑھے اور ہر مرتبہ پڑھ کر ہاتھ اٹھا لے۔ دعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا

"اللہ تعالیٰ کی عزت وقدرت کی پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے اس درد کی تکلیف سے جس میں میں مبتلا ہوں۔

بہت سے امراض کیلئے دعا

علاج: حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب بیمار ہوتے تو جبرئیل یہ دعا پڑھا کرتے تھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ حَاسِدٍ

"اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے میں تیری حفاظت کرتا ہوں اللہ تجھ کو ہر چیز تکلیف دہ سے اور نظر

اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اُرْقِیْکَ ۔ اور حسد کرنیوالے کے شر سے شفا دے۔ اللہ کے مبارک نام سے حفاظت کرتا ہوں۔"

بچھو کے کاٹے کیلئے دعا

علاج: مستدرک ابن شیبہ میں عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں نماز پڑھتے ہوئے بچھو نے ڈنگ مارا۔ آپؐ نے جب نماز سے فراغت پائی تو فرمایا کہ لعنت کرے بچھو پر اللہ تعالیٰ کہ یہ نہ امت میں سے کسی کو چھوڑے نہ نبی کو۔ اس کے بعد آپؐ نے پانی میں نمک گھولا اور اپنی انگشت مبارک اس میں ڈال دی اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَیْن پڑھنا شروع کی یہاں تک کہ درد ختم ہوگیا۔ بعض روایات میں اس کا علاج سات بار سورۃ فاتحہ پڑھنا بھی آیا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ کسی صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ کو بچھو کی جھاڑ آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: اس عمل کو کیا کرو، اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا کرو۔ وہ جھاڑ یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَۃٌ مُلْحَقَۃٌ بَحْرًا قَفْطًا۔ یہ جھاڑ متعدد بار پڑھ کر پھونک دینا چاہیے۔

فائدہ: اس جھاڑ کے الفاظ کا مطلب اگرچہ ہمیں معلوم نہیں ہے مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر اس کی اجازت عطا فرمائی تو اس سے علاج کرتے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اگر اس میں شرک ہونے کا شبہ ہوتا تو حضورؐ اس جھاڑ کو پڑھنے کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔

زخم اور پھوڑے پھنسی کی دعا

علاج: اگر کسی شخص کے کسی کا زخم یا پھوڑا پھنسی ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اول شہادت کی انگلی زمین پر رکھے اور پھر اٹھا کر اس زخم

رکھے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

"شروع اللہ کے نام سے، زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے شفا بخشتی ہے۔"

ہر روز یہی عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرست ہو جائے گا۔ مسلم اور دوسری کتابوں میں حضرت عائشہؓ سے یہ روایت درج ہے۔ اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں اس وقت سے میرے بدن میں درد رہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار بِسْمِ اللّٰہِ اور سات بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ پڑھو۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب انسان اچھی راہ اختیار کرتا ہے تو بعض اوقات شیطان بیماری کی شکل میں جسم انسانی میں گھس جاتا ہے تاکہ وہ شخص اسی طرح گمراہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو بچا لیا۔ اس قسم کے وہم سے ہزاروں مسلمان گمراہ ہو جاتے ہیں اور وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اسلام کی وجہ سے ہم پر تنگی آئی ہے۔ حالانکہ وہ شیطانی اثر ہوتا ہے۔

طاعون اور وبا کا علاج

علاج: بعض احادیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک قسم کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل اور گزشتہ امتوں پر بھیجا گیا ہے۔ اس لیے جب آدمی کو معلوم ہو کہ فلاں جگہ طاعون یا وبا نازل ہوئی ہے تو اس جگہ نہیں جانا چاہیے اور اگر وبا اس جگہ نازل ہو جہاں وہ رہتا ہے تو وہاں سے بھاگے نہیں۔

فائدہ: طاعون سے اس جگہ وبا مراد ہے جیسا کہ صراطِ مستقیم میں درج

ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وبا بھی ایک طرح کا عذاب ہے جو گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ جب معلوم ہو کہ فلاں شہر میں وبا ہے تو وہاں نہیں جانا چاہئے۔ کیونکہ قصداً اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر اس جگہ وبا آئے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ تقدیر الٰہی سے بھاگنا بھی بہتر نہیں ہے۔ بلکہ بعض احادیث کا مضمون ہے کہ وبا سے مرنا ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے اور بعض احادیث میں ہے کہ طاعون اور وبا شیطان اور جنات کا نشتر ہے۔ یعنی جنات انسان کے جسم میں نشتر یعنی کو نچا لگاتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور انسان مرنے لگتے ہیں۔

فائدہ: اطباء کے نزدیک وبا کی حقیقت یہ ہے کہ ہوا زہریلی اور خراب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم انسانی میں زہر داخل ہو کر پھیل جاتا ہے اور لوگ مرنے لگتے ہیں۔ اس حدیث اور اطباء کی رائے میں لوگوں نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ وبا کبھی تو ہوا کے زہر کی وجہ سے آتی ہو گی اور کبھی جنات کے کونچا دینے سے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وبا کا ایک سبب بتایا ہے جس کا تعلق وحی سے ہے (اور جو عقل سے بلند چیز ہے) یعنی وبا جنات کے اثر سے آتی ہے۔ دوسری وجہ جو اطباء نے بیان کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ واللہ اعلم۔

اور بعض علماء نے اس سلسلے میں یہ جواب دیا ہے کہ وبا اگر ہوا زہریلی ہونے کی وجہ سے آتی تو پھر کوئی بھی جاندار زندہ نہ رہتا۔ کیونکہ ہوا کا اثر تو ہر جاندار پر ہوتا ہے لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ وبا سے سب جاندار نہیں مرتے بلکہ بعض مرتے ہیں اور بعض نہیں مرتے۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ ہوا کے فساد کی وجہ سے وبا نہیں

آتی بلکہ حقیقت وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ جنات کے کونچہ سے ہی وبا آتی ہے۔ اس پر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ کی اس میں کیا حکمت ہے کہ وبا لانے کیلئے جنوں کو ہی مقرر کیا، کوئی دوسری چیز مقرر نہیں فرمائی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وبا جب آتی ہے تو اکثر گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔ خصوصاً حرام کاری اور زنا کے سبب زیادہ آتی ہے۔ اور انسان کی عادت ہے کہ ان گناہوں کو برسرِ عام نہیں بلکہ لوگوں سے چھپ کر کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر دشمن بھی چھپے ہوئے یعنی جنات کو مسلط کیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کہے کہ حرام کام تو چند ہی لوگ کرتے ہیں تو پھر ساری بستی اور شہر پر کیوں نازل ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کشتی کو ایک آدمی ہی ڈبوتا ہے جس کی وجہ سے سارے کشتی سوار ڈوب جاتے ہیں۔ اگر سب لوگ ڈبونے والے کو منع کریں تو کشتی بچ جاتی ہے۔ اسی طرح بستی اور شہر کے لوگ گناہ گار کو گناہ کرنے سے روکیں تو وہ گناہ سے بچ سکتا ہے اور اس کی وجہ سے بستی عذاب سے بچ سکتی ہے۔ اور یہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس جگہ وبا ہو اس جگہ مت جاؤ۔ اور اگر تمہاری جگہ پہ وبا آجائے تو وہاں سے مت بھاگو۔ اس کے متعلق اگر کوئی کہے کہ منع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان بوجھ کر ایسی جگہ جانا جہاں وبا ہو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ط یعنی اپنے تئیں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اسی لئے ایسی جگہ جانے سے منع فرمایا گیا۔

اور یہ جو ارشاد ہے کہ جس جگہ وبا ہو وہاں سے بھاگو بھی نہیں تو اس میں یہ حکمت ہے کہ وباؤں سے بہت سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر بھاگنا درست ہوتا تو تندرست لوگ سب بھاگ جاتے اور بیمار اُن کے پیچھے

تڑپتے رہ جاتے۔ اور ان کا کوئی خدمت کرنے والا نہ رہتا۔ اور دوسری حکمت اس میں یہ ہے کہ صبر وتوکل کی عادت ہو جائے۔ یعنی کوئی تکلیف ہو جائے تو برداشت کی قوت پیدا ہو۔

تیسری حکمت اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی شخص وبا کی جگہ سے بھاگ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے اور وہاں بچ جاتا ہے۔ تو اس کو یہ یقین ہو جاتا کہ اگر میں وہاں سے نہ بھاگتا تو میں بھی ان کے ساتھ ہلاک ہو جاتا۔ اور یہ عقیدہ ایسا ہے کہ اس سے آدمی شرک خفی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آگھیرے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ وبا کی وجہ سے بھاگنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ وبا کی وجہ سے بھاگنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے منع فرمایا ہے کہ وبا کی حالت میں زیادہ حرکت کرنا از روئے طب درست نہیں ہے۔ چنانچہ اطباء نے لکھا ہے جو شخص وبا سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ وبا کے دنوں میں غذا کم کھائے اور جسم کی زائد رطوبات کو کسی تدبیر سے خشک کرے اور ریاضت وغسل سے پرہیز کرے۔ کیونکہ خراب فضلات اس سے جوش میں آتے ہیں۔ اسلئے ان دنوں میں سکون وآرام سے رہے تاکہ زیادہ حرکت کی وجہ سے فضلات جوش میں نہ آئیں اور یہ وبا سے بچاؤ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کا منع کرنا بھی وبا کے علاجوں میں سے ایک علاج ہے۔ گویا اس حدیث شریف میں جسمانی وروحانی دو علاج بتائے گئے ہیں۔ روحانی علاج تو صبر وتوکل ہے اور جسمانی علاج حرکت نہ کرنا اور سکون سے رہنا ہے واللہ اعلم۔ اور معلوم ہونا چاہیے کہ وبا میں شہادت کا درجہ اس لئے ہے کہ یہ بھی کافر جنات سے جہاد ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وبا تمہارے دشمن جنات کا کونچا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا لانے پر شیاطین مقرر ہیں اور جو جنات مسلمان ہیں وہ

ہمیں نہیں ستاتے۔ جس طرح مسلمانوں کو کافر انسانوں سے جہاد میں بھاگنے کا حکم نہیں ہے اسی طرح کفار جنات سے بھی بھاگنے کو منع کیا ہے۔ اور یہ سب ہی جانتے ہیں کہ جہاد میں مرنے والے کو شہادت کا درجہ دیا گیا ہے، اسی طرح وبا میں مرنے کو بھی شہادت کا درجہ دیا جائے گا۔ وبا چونکہ گناہ ہونے کی وجہ سے آتی ہے اور گناہ آدمی سے شیاطین کرواتے ہیں اسی لئے وبا لانے پر بھی شیاطین ہی کو مقرر کیا گیا۔ تاکہ جن کے کہنے سے کرتے ہیں انہی کے ہاتھوں ان کی ہلاکت بھی ہو، تاکہ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ جو شخص کسی کے کہنے سے اپنے خدا کی نافرمانی کرے گا اللہ تعالیٰ اسی کو اس پر مسلط فرما دیتا ہے اور اسی کے ہاتھوں نافرمان کو ہلاک کروا دیتا ہے۔

اسی لئے گناہوں سے حتی الامکان بچنا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس قوم میں زنا رواج پا جائے اُس قوم میں موت عام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا کو دُور کرنے کا بڑا علاج توبہ واستغفار کی کثرت ہے اور سکنجبین و گلاب کے شربت کی بجائے دُعا کا شربت پینا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص استغفار اپنے اوپر لازم کرلے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم اور دُکھ سے نجات عطا فرمائے گا۔ بعض احادیث میں ہے کہ نازل شدہ بلائیں اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں وہ سب بلائیں دُعا سے ٹل جاتی ہیں۔ وبا کے دنوں میں صدقات وخیرات زیادہ کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ خیرات حق تعالیٰ کے غصہ سے بچاتی ہے۔ ان دنوں میں آلو بخارا کے دانوں کی جگہ سبحان اللہ کے دانوں کو منہ میں رکھے چنانچہ حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ کہنا اللہ کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

اور جاننا چاہیے کہ اطباء کہتے ہیں کہ وبا کے زمانہ میں عطر، عنبر، مشک وغیرہ کا سونگھنا بہت مفید ہے۔ لیکن علماء نے لکھا ہے کہ عطریات کی جگہ ان دنوں میں درود

کی کثرت کرے تو اس کے حق میں زیادہ مفید ہو گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ درود شریف غم کو دور کرتا ہے۔ درود شریف کے علاوہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ذکر بھی لازم سمجھے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ لا حول ایک سو بیماریوں کی دوا ہے۔ ان دنوں میں نمازیں بھی خوب پڑھنا چاہیے۔ اس لئے کہ حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تو نفل نماز کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ اور ان دنوں میں کافور کی بجائے تقوی کی بو سونگھا کرے تاکہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمام وباؤں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ یہ علاج جو اوپر ذکر ہوئے یہ تو روحانی اور اصل علاج تھے لیکن تھوڑے سے جسمانی علاج بھی از روئے طب بیان کیے جاتے ہیں۔

وبا کا طبی علاج

وبا کے دنوں میں آدمی کو چاہیئے کہ زیادہ تر سایہ دار مکان میں رہے اور خوشبویات جیسے کافور، مشک، عنبر، عود اور عطر وغیرہ کو سونگھتا رہنا چاہیئے۔ غذا میں سرکہ، لیموں، سکنجبین وغیرہ کا استعمال کرے اور گھر میں کافور، عود وغیرہ کی دھونی دینی چاہیئے۔ سرکہ اور گلاب مکان کے سب گوشوں میں چھڑکنا چاہیئے۔ اور پیاز کو کاٹ کر گھر کی طاقوں میں رکھنا چاہیئے اور ہوا میں زیادہ نہ پھرے۔ اگر اتفاق سے کہیں جانا ہو تو ناک کان کو کپڑے سے ڈھک کر جائے اور عطر ساتھ ضرور رکھے۔ اس موسم کی ترکاریوں اور گوشت سے پرہیز کو ضروری سمجھے۔

سحر کا علاج

علاج حدیث میں ہے کہ لبید بن عاصم یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا جس کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے تھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ آپ تقریباً چھ ماہ بیمار رہے اور بہت کمزور ہو گئے۔ ایک روز آپ نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا۔

کہ ایک فرشتہ دوسرے سے پوچھ رہا تھا کہ حضورؐ کو کیا بیماری ہے۔ دوسرے نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے پھر سوال کیا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ لبید بن عاصم نے۔ اس نے پھر سوال کیا کہ جادو کا اثر کس چیز پر ہے۔ دوسرے نے جواب دیا، حضورؐ کے سر کے بالوں میں اور کنگھی کے دندانوں میں کمان کی زہ جیسی بارہ گرہ دے کر کھجور کے غلاف میں رکھ کر ذروان کے کنویں میں پتھر کے نیچے دفن کیا گیا ہے۔ جب آپؐ صبح بیدار ہوئے تو اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ آپؐ کے دو اصحاب کنویں کے اندر گئے اور وہ جادو نکال لائے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ دو اصحاب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمارؓ تھے۔ فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس جادو کے اندر آنحضرتؐ کی موم کی صورت بنی ہوئی تھی اور اس میں سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ اس موم کے پتلے سے جوں جوں سوئیاں نکالی گئیں، آنحضرتؐ کو سکون و آرام ہونا شروع ہو گیا اور جو بارہ گرہیں اس میں لگی ہوئی تھیں وہ کھل نہیں سکتی تھیں۔ اسلئے جبرئیل امین معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ لے کر نازل ہوئے اور کہا کہ ان دونوں سورتوں کی بارہ آیتیں ہیں ان کو پڑھ کر اس پر دم کریں ان کی برکت سے یہ گرہیں کھل جائینگی۔ اس حدیث کا مضمون ختم ہوا۔

اور بعض روایات میں ہے کہ کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں صبح و شام ان کلمات مبارک کو نہ پڑھتا ہوتا تو یہودی اپنے جادو سے مجھ کو کتا یا گدھا بنا ڈالتے۔

فائدہ: کعب احبارؓ جب مسلمان ہو گئے تو یہودی ان کے دشمن ہو گئے تھے اور ان کے درپے ہو گئے تھے۔ لیکن آپ نے یہ دعا پڑھنی شروع کی جس کی وجہ سے وہ یہودیوں کے شر سے محفوظ رہے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ "میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ سے"

أَنْتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ
وَأَعُوْذُ بِوَجْهِهِ الْعَظِيْمِ الْجَلِيْلِ
الَّذِيْ لَا يَخْتَصِرُ جَارَهُ الَّذِيْ
يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ التَّامَّةِ وَمِنْ شَرِّ
مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ
مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ

جن سے کوئی اچھائی یا برائی تجاوز نہیں کر سکتی۔ اور اللہ کے عظیم اور جلیل القدر نام سے کہ اس کے قریب رہنے والا کبھی بھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اور وہ خدا جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے، سے پناہ مانگتا ہوں۔ مکمل شر اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلے اور آسمان سے نازل ہو اور ہر اس چیز سے جو آسمان میں چڑھے اور ہر پیدا ہونے والی چیز کے شر سے اور زمین پر چلنے والے ہر جاندار کے شر سے آپ اسکو اس کی پیشانی سے پکڑے ہوتے ہیں۔ بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔"

یہ دعا اگر صبح و شام پڑھی جائے تو انسان جادو سے محفوظ رہیگا۔ انشاء اللہ

فائدہ: یہاں پر اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے جادو کا اثر کیوں ہونے دیا اور آپ کو جادو کے شر سے کیوں نہ محفوظ رکھا۔ تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ کفار آنحضرتؐ کو جادوگر کہتے تھے۔ اور جادوگر پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ تو مشیت و حکمت الٰہی نے ضروری سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہ جادو کا اثر ہو جائے۔ تاکہ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جادوگر نہیں ہیں۔ اگر جادوگر ہوتے تو جادو آپ پر اثر نہ کرتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نملہ یعنی پھوڑے کا علاج

علاج: نملہ ایک قسم کا پھوڑا ہے جو آدمی کے پہلو میں ہوتا ہے۔ اس کی وجہ

سے آدمی کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے زخم میں چیونٹیاں گھس رہی ہیں۔ اس کا علاج جیسا کہ ابوداؤد میں شفا بنت عبداللہ سے روایت ہے یہ کہتی ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے۔ اس وقت میں حضرت حفصہؓ کے ہاں بیٹھی تھی۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا کہ تو حفصہؓ کو نملہ کا منتر کیوں نہیں سکھاتی، جیسا کہ تم نے لکھنا سکھایا۔ نملہ کے لئے یہ دعا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ صَلَبَتْ حَتّٰى تَعُوْدَ مِنْ اَفْوَاهِهَا اَللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ ؕ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ دعا کسی لکڑی پہ پڑھی جائے۔ پھر تیز قسم کا سرکہ لیکر پتھر پہ ڈال کر اس لکڑی کو پتھر پہ گھسے اور پھر پھوڑے پر لگائی جائے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو لکھنا سیکھنا مکروہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

نقصان دور کرنے کا علاج

علاج: اگر کسی کا نقصان ہو جائے تو یہ کلمات پڑھے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ مِنْ مُّصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ؕ

فائدہ: ام سلمہؓ کے پہلے شوہر ابوسلمہؓ کا جب انتقال ہوا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو یہی دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ جس کا نقصان ہو جائے اور یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس چیز سے بہتر عطا فرمائے گا۔ ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے دل میں سوچ رہی تھی کہ ابوسلمہؓ سے بہتر خاوند مجھ کو اور کونسا ملے گا۔ اس واقعہ کو ابھی کچھ ہی روز گزرے تھے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے نکاح فرمالیا۔ اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہ اُس دُعا کی برکت ہے جس کا ظہور اب ہُوا ہے۔

نظر لگنے کا علاج

علاج: معلوم ہونا چاہیئے کہ انسان کی آنکھوں میں بھی ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جیسے بچھو کے ڈنگ اور سانپ کی زبان میں زہر ہے، اسی طرح انسان کی آنکھ میں بھی زہر ہے۔ وہ زہر نظر لگنا ہے۔ اور نظر صرف انسان پر ہی نہیں بلکہ ہر چیز پر جیسے اولاد، جانور، باغ، کھیتی، دولت و اسباب وغیرہ پر بھی لگتی ہے۔ اس لئے اللہ نے اپنے محبوب رسولؐ کی زبان سے اس کا بھی علاج امت کو بتا دیا تاکہ مخلوقِ خدا اس سے فائدہ حاصل کرے۔

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ جس کسی شخص کو خود اپنے اوپر نظر لگنے کا وہم ہو جائے تو وہ شخص سورہ نٓون کی اس آیت کو پڑھ کر تین بار دم کرے۔

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

اور اگر کسی کو کوئی چیز جیسے مال، اولاد، مکان یا باغ وغیرہ کوئی چیز پسند آئے اور نظروں کو اچھی معلوم ہو اسی وقت یہ پڑھے: مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝ اس کلمہ کی برکت سے اس چیز کو نظر نہیں لگے گی اور اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو کہ میری نظر بہت سخت ہے اور جلدی کسی چیز کو لگ جاتی ہے تو اول تو وہ کسی چیز کو دیکھا نہ کرے۔ اور اگر کسی چیز پر نظر پڑ جائے تو فوراً اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلَیْهِ ۝ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی برکت سے نظر نہیں لگے گی۔ کتاب صراطِ مستقیم میں لکھا ہے کہ امام ابوالقاسم قشیری فرماتے ہیں کہ ایک بار میرا لڑکا سخت بیمار ہو گیا اور بیماری کی وجہ سے لڑکا بالکل

قریب المرگ تھا۔ کہ اتفاقاً خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لڑکے کی بیماری کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم آیاتِ شفاء سے کیوں غافل ہو رہے ہو۔ وہ آیاتِ شفاء یہ ہیں۔

آیاتِ شفاء

آیت ۱: وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ "اور شفاء دیتا ہے مومنین کے سینوں کو۔"

آیت ۲: وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۝ "سینوں میں جو تکلیف ہے اسے شفاء دیتا ہے۔"

آیت ۳: یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۝ "ان کے پیٹ سے نکلتی ہے پینے کی چیز جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ لوگوں کیلئے انمیں شفاء ہے۔"

آیت ۴: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ "اور قرآن میں ہم ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔"

آیت ۵: وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۝ "اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ شفاء دیتا ہے۔"

آیت ۶: قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ۝ "فرما دیجئے آپ کہ یہ مومنین کے لئے ہدایت اور شفاء ہے۔"

میں نے ان آیات کو لکھ کر اور پانی میں گھول کر اسی وقت پلایا جس کی برکت سے وہ لڑکا ایسا تندرست ہو گیا جیسے بیمار ہی نہ ہوا تھا۔

اور عبداللہ ایک عالم کہتے ہیں کہ میں سفر میں تھا اور میرے پاس ایک بہت تیز و چست و چالاک اونٹ تھا۔ اتفاقاً ایک منزل پر اُتر نے کا اتفاق ہوا۔ تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ یہاں پر ایک ایسا شخص ہے جو نظر لگانے میں مشہور ہے اور تمہارا اونٹ بہت عمدہ ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ شخص کہیں اس

کو نظر نہ لگا دے جس کی وجہ سے تمہارا اونٹ ضائع ہو جائے۔ میں نے جواب
دیا کہ میرے اونٹ پر اس کی نظر نہیں لگے گی۔ اتفاقاً اس شخص کو میری بات کی
خبر ہو گئی تو اس شخص نے اسی وقت آ کر میرے اونٹ کو نظر بھر کے دیکھا اس
کے دیکھتے ہی اونٹ گر پڑا اور تڑپنے لگا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ شخص تمہارے
اونٹ کو نظر لگا گیا ہے۔ میں نے اس کو بلوا کر اپنے سامنے بٹھایا اور یہ منتر پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَشَجَرٌ يَابِسٌ بِشِهَابٍ قَابِضٍ رَدَدْتُ
عَيْنَ الْعَائِنِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْهِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ
تَرٰى مِنْ فُتُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا
وَّهُوَ حَسِيْرٌ۔

اس منتر کے پڑھتے ہی اس شخص کی آنکھ نکل پڑی اور میرا اونٹ اچھا ہو
گیا۔ اس قصے کے بیان کرنے سے یہ مقصد ہے کہ منتر بھی نظر لگنے میں مفید ہوتا
ہے۔ اگرچہ نظر لگانیوالا سامنے نہ ہو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نام میں بہت برکت
ہے۔ جب جادو جیسی چیز غائب ہو جاتے اور دور رہنے والی چیز پر اثر انداز
ہو جاتی ہے تو پھر حق تعالیٰ کا نام کیوں اثر نہیں کریگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نظر بد کا علاج

علاج: مالکؒ لکھتے ہیں کہ عامر بن ربیعہؓ نے
ایک مرتبہ سہیل بن حنیفؓ کو نہاتے دیکھا تو کہا کہ
خدا کی قسم ایسا خوبصورت جسم میں نے نہ تو کسی مرد کا دیکھا اور نہ کسی عورت کا۔
یہ کہنا تھا کہ سہیل اسی وقت بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس کی خبر ہوئی تو آپؐ نے عامرؓ پر غصہ کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ اپنے مسلمان
بھائی کو کیوں ہلاک کرتا ہے اور تو نے اس کے لئے برکت کی دعا کیوں نہ کی۔
جب تیری نظر اس کی خوبصورتی پر پڑی تھی تو کیوں یہ دعا نہیں پڑھی: اَللّٰھُمَّ

بَارِكْ عَلَيْهِ یعنی اے اللہ! اس پر برکت عطا فرما۔ اگر تو یہ دعا پڑھ لیتا تو
اس کو نظر نہ لگتی۔ اور پھر ارشاد فرمایا کہ اب تم اپنے اعضاء کو اس کے لیے پانی
سے دھو ڈالو۔ اس کے بعد عامرؓ نے اپنے تمام اعضاء، منہ، ہاتھ، کہنیاں، پاؤں
اور استنجے کی جگہ ایک برتن میں دھوئے اور وہ پانی سہیلؓ کے اوپر ڈال دیا۔
اس عمل سے سہیلؓ اسی وقت ہوش میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ حدیث کا مضمون
ختم ہوا۔

فائدہ: اور مواہب میں دھونے کی یہ ترکیب لکھی ہے کہ ایک برتن
میں پانی لے کر جس شخص کی نظر لگی ہے اس سے کہے کہ داہنے ہاتھ میں پانی لیکر
کلی کرے اور اس برتن میں ڈال دے اور پھر اسی برتن میں اپنا منہ دھوئے۔
پھر بائیں ہاتھ سے داہنا پاؤں اور داہنے ہاتھ سے بایاں پاؤں دھو دے۔
پھر بائیں ہاتھ سے داہنی کہنی اور داہنے ہاتھ سے بائیں کہنی دھو دے۔ پھر استنجے
کی جگہ کو دھوئے۔ لیکن پانی کا برتن زمین پر نہ رکھے۔ اس کے بعد وہ پانی اس
شخص پر ڈالے جس کو نظر لگی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی وقت تندرست ہو جائیگا۔

فائدہ: ایسے موقع پر انسان کو چاہیئے کہ ایمان کا راستہ مضبوطی سے پکڑے
رہے اور عقل کو دخل نہ دے۔ کیونکہ ایسی جگہ عقل عاجز ہے۔ عقل ہرگز اللہ اور اس
کے رسولؐ کے بھیدوں سے واقف نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں کو اللہ و رسولؐ کے
فرمان پر پختہ یقین و اعتماد رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اور اگر کوئی فلسفی یہ اعتراض
کرے کہ یہ بات عقل میں نہیں آتی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دوائے الٰہی بعض
مرتبہ اپنی خاصیت کے اعتبار سے مفید ہوا کرتی ہے اور بہت سے حکیم اور
ڈاکٹر جیسے بہت سی دواؤں کے بالخاصیت مفید ہونے کے قائل ہیں۔ اسی طرح
اس کو بھی بالخاصیت مفید سمجھے۔ اور اپنی عقل کو اس میں دخل نہ دیں۔

بعض احادیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہؓ کے مکان میں ایک لڑکے کو دیکھا جو زرد ہو رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس لڑکے کیلئے افسوں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کو جنات کی نظر ہو گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ جس طرح انسان کی نظر لگتی ہے اسی طرح جنات کی بھی نظر لگ جاتی ہے اور معلوم ہونا چاہیئے کہ نظر یا بچھو اور سانپ کے کاٹے کا منتر یا افسوں وہی درست اور جائز ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو اور منتر کے معنی معلوم ہوں۔ جس منتر کے معنی معلوم نہ ہوں اور اس میں اللہ کا نام بھی نہ ہو تو ایسا منتر یا افسوں کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں کفر کا ڈر ہے۔

بعض جاہل عامل ایسے الفاظ جن کے معنی معلوم نہیں ہوتے، پڑھتے ہیں اور ساتھ میں اللہ تعالیٰ کے نام بھی ملا لیتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کو اس طرح کے منتروں، پر ہرگز اعتقاد نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ شیطان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ بیماری کی شکل بنا کر آدمی کے جسم میں گھس جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بچھو یا سانپ بن کر کاٹ لیتا ہے۔ اور پھر جب اس کے نام کے منتر پڑھے جاتے ہیں تو نکل جاتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ میرے نام کے ذکر کرنے والے ابھی دنیا میں موجود ہیں۔ اور احمق لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ فلاں عامل یا اس کے منتر کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور ہمارے بال بچے تندرست ہو جاتے ہیں۔ غرض وہ لوگ ایسے منتر اور افسوں کرنے والوں پر پختہ اعتقاد کر لیتے ہیں اور ان کو بزرگ اور عامل سمجھنے لگتے ہیں۔ اور اہل حق کو باطل اور جھوٹا جاننے لگتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو یہاں تک کہتے ہیں کہ عالم لوگ تو علم ظاہر کے پڑھنے والے ہیں یہ علم باطن کو کیا جانیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے اعتقاد سے محفوظ رکھے اور توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آجکل ہزاروں مسلمان اسی مرض اور

وہم میں مبتلا ہیں۔ بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اگر کوئی ہندو ان سے کہے کہ تم جاپ اور پاٹ کرو تو اچھے ہو جاؤ گے، تو یہ بھی کر گزرتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ کافر ہو گا تو وہ کرنے والا ہو گا ہمیں کفر سے کیا کام۔ اور افسوس ہے کہ یہ نہیں سمجھتے کہ کفر کرنے والا، کرانے والا اور کفر پر راضی ہونے والا یہ سب کفر میں شریک ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ نظر اور بیماری کے لئے کلیجی اور سری چوراہے پر اتار کر رکھتے ہیں اور بعض لوگ خشکا اور دہی تراہے میں اتار کر رکھتے ہیں۔ اور بعض کالے کتے کو ڈھونڈھ کر کھلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اور بہت سی واہیات باتیں کرتے ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسی باتوں سے پرہیز کریں۔ اور کسی جاہل یا کافر کی باتوں میں نہ آئیں۔ اور نظر وغیرہ کا وہی علاج کریں جو شریعت کی رُو سے درست ہو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اپنی بیوی کے گلے میں ایک گنڈا پڑا ہُوا دیکھا تو بیوی سے پوچھا، یہ گنڈا کیسا ہے؟ بیوی نے جواب دیا کہ میری آنکھ میں تکلیف تھی۔ جس روز سے فلاں یہودی نے یہ گنڈا مجھے دیا ہے اس روز سے آنکھ میں تکلیف نہیں ہوئی۔ اس پر حضرت عبد اللہؓ نے اپنی بیوی سے کہا کہ شیطان تیری آنکھ میں کونچا دیا کرتا تھا اور جب تجھ سے شیطان نے شرک کرا لیا، تو اس روز سے تیرے پاس نہیں آتا۔ تجھ کو یہ لازم تھا کہ تُو وہ دعا پڑھتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ وہ دُعا یہ ہے:۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ	"اے انسانوں کے پالنے والے! بیماری کو
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ	ختم کر دے اور شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے
اِلَّا شِفَآءُكَ لَا یُغَادِرُ سَقَمًا ط	والا ہے۔ جو کسی بیماری کو نہیں چھوڑتا۔"

قول سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ دُعا آنکھ دُکھنے کیلئے بھی مفید ہے۔

نظرِ بد کا زخم

علاج: جس شخص کو نظر لگ جائے اس کو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَصَبَّھَا ط

"اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! اس آنکھ کی سردی اور گرمی اور تکلیف کو دور فرما۔"

اور اگر کسی کے جانور کو نظر لگ جائے تو مندرجہ بالا دعا پڑھ کر چار بار جانور کے داہنے نتھنے میں اور تین بار بائیں نتھنے میں پھونک دے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے:۔

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ ط

"اے انسانوں کے رب شفا دے اور تکلیف دُور کر دے تو ہی بخشنے والا اور تکلیف دُور کرنے والا ہے۔"

ہر قسم کی بلاء اور آفات کے لئے دُعا

علاج: جو شخص صبح و شام یہ دعا پڑھے گا وہ ہر آفت و مصیبت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ اور امن میں رہے گا۔ وہ مبارک دُعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اِعْلَمُ ... اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

"اے اللہ! آپ میرے رب ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میرا آپ ہی کی ذات پہ بھروسہ ہے اور آپ ہی عرش عظیم کے مالک ہیں۔ اللہ نے جو چاہا سو ہوا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا۔ جاننا چاہیئے کہ بیشک اللہ

قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط

ہر چیز پہ قادر ہے اور اللہ نے ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے۔ اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس اور ہر جانور کے شر سے کہ آپ اس کو پیشانی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ بیشک اللہ صراطِ مستقیم پہ ہے۔"

روایت ہے کہ ابو داؤد صحابیؓ سے کسی نے کہا کہ تمہارے گھر کو آگ لگی ہے اور وہ جل گیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا کہ میرا گھر نہیں جل سکتا۔ کیونکہ یہ دُعا میں اُس وقت سے روزانہ پڑھتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا سُنی ہے۔ تو پھر میرا مکان کیسے جل سکتا ہے۔ چنانچہ مکان کو دیکھا تو اس کے چاروں طرف آگ لگی تھی اور درمیان میں ان کا مکان محفوظ رہا۔

غم اور فکر دُور کرنے کی دُعا

علاج: صراطِ مستقیم میں لکھا ہے کہ جو شخص سات مرتبہ یہ دُعا صبح و شام پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو رنج و غم سے نجات عطا فرمائے گا۔ وہ دُعا یہ ہے:۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔

"میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میرا ان ہی پہ بھروسہ ہے اور وہ عرشِ عظیم کے مالک ہیں۔"

قضائے حاجات کا عمل

علاج: جس شخص کو کوئی حاجت ہو تو اس کو چاہیئے کہ بارہ

دن تک بارہ سو مرتبہ اس دُعا کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پُوری فرمائے گا۔ (یہ عمل القول الجمیل میں درج ہے)۔

یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔

"اے عجائبات کو بہتر طریقے سے ظاہر کرنے والے خیر کر۔"

پاگل کُتے کے کاٹے کا علاج

علاج: جس شخص کو پاگل کُتا کاٹ کھائے وہ شخص چالیس روز تک ہر روز ایک روٹی کے ٹکڑے پر یہ آیت شریف لکھ کر کھا لیا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ وہ آیت یہ ہے۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا

"وہ لوگ خفیہ تدابیر کر رہے ہیں اور میں بھی خفیہ تدبیر کر رہا ہوں۔ پس آپ کافروں کو تھوڑے دن مہلت دیجئے۔"

بچّوں کی حفاظت کا عمل

علاج: القول الجمیل میں لکھا ہے کہ جو شخص اس تعویذ کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دے گا۔ تو حق تعالیٰ اس بچے کو اپنی حفاظت اور امن میں رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اُعِيْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ وَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

"ابتدا کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے شیطان لعین کے شر سے اور لگنے والی نظر سے اور محفوظ کرتا ہوں ہزاروں قلعوں میں۔ اور نہیں قوت اور نہیں طاقت

مگر اللہ کے ساتھ جو اعلیٰ اور عظیم ہے۔"

آسیب دُور کرنے کا عمل

علاج: القول الجمیل میں لکھا ہے کہ آسیب زدہ کے گلے میں یہ تعویذ ڈالے اور جس بچے کو شیطان ستاوے یا آسیب ہو جائے تو اس کے بائیں کان میں سات بار یہ آیت پڑھ کر پھونک دے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ

"اور ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی۔ اور اُس کی کرسی پر ایک دھڑ ڈال دیا۔ تب وہ متوجہ ہُوا۔"

اس عمل سے بھی آسیب کا اثر زائل نہ ہو تو اسی بائیں کان میں اذان کہی جائے اور اس سے بھی نہ جائے تو آسیب زدہ پر سُورۂ فاتحہ اور معوذتین، آیت الکرسی، سُورۂ طارق، آخر سُورۂ حشر اور شروع سُورۂ صافات پڑھ کر دم کرتا رہے۔ انشاء اللہ ان کی برکت سے آسیب دفع ہو جائے گا۔ اور شیطان جل جائے گا۔ اور اگر اس سے بھی نہ جائے تو آیت اَفَحَسِبْتُمْ آخر تک اس کے کان میں پڑھا کرے اور ایک برتن میں پانی ڈال کر اس پر سُورۂ فاتحہ، آیت الکرسی اور پنج آیت سُورۂ جن کی پڑھ کر دم کرے۔ اور وہ پانی اس کے مُنہ پر چھڑک دے تو اس سے انشاء اللہ ہوش میں آ جائے گا۔ اور اگر کسی مکان میں جن کا اثر ہو تو اس پانی کو مکان میں چھڑک دیا جائے تو اس سے جن کا اثر زائل ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی جن یا شیطان کسی کے مکان میں پتھر پھینکتا ہو تو چار لوہے کی کیلیں لے کر ان پر یہ آیت پڑھے اور مکان کے چاروں طرف ان کیلوں کو گاڑ دے تو پتھر آنے بند ہو جائیں گے۔ لیکن ہر کیل پر آیت پچیس پچیس مرتبہ پڑھے۔ آیت یہ ہے:

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ؕ

"وہ خفیہ تدبیر کر رہے ہیں اور میں بھی خفیہ تدبیر کر رہا ہوں۔"

جسم کی حفاظت کی دُعا

علاج: ابو داؤد میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی صاحبزادی کو یہ دعا بتائی تھی اور فرمایا تھا کہ جو شخص اس دُعا کو صبح و شام پڑھا کرے تو وہ حق تعالیٰ کی پناہ میں رہے گا وہ دُعا بزرگوار یہ ہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ. اِعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ

"اللہ بے عیب اور تعریف کے لائق ہے۔ اللہ کے سوا کسی کی طاقت اور قوت نہیں۔ اللہ نے جو چاہا وہ ہو گیا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہُوا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔"

ادائیگی قرض کی دُعا

علاج: ابو داؤد نے اپنی سُنن میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے غموں نے اور قرض نے بہت ستا رکھا ہے۔ اس کا کوئی علاج بتا دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھ کو ایسا کلام سکھا دوں جو تو پڑھے اللہ تعالیٰ تیرے غم کو مٹا دیں اور تیرا قرض بھی ادا کرا دیں؟ اس شخص نے عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! مجھ کو ضرور ایسا کلام سکھا دیں۔ ارشاد فرمایا کہ ہر روز صبح و شام یہ دعا پڑھا کر۔

دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ؕ

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم اور فکر سے اور پناہ چاہتا ہوں بُزدلی اور بُخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کے قہر و غضب سے۔"

وہ شخص کہتا ہے کہ جب میں نے یہ دُعا پڑھی تو اس کی برکت سے اللہ نے میرا غم اور فکر دُور فرما دیا اور میرا قرض بھی ادا کرا دیا گیا۔

غم اور فکر کے لئے دُعا

علاج: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام یہ دعا پڑھے گا، حق تعالیٰ اس کا غم اور فکر دور فرما دے گا۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ مَآ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَسَتْرٍ فَاَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَسَتْرَكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

"اے اللہ! میں نے آپ کی جس نعمت و عافیت میں صبح کی ہے اس کو میرے لئے دنیا اور آخرت میں مکمل فرما دے۔"

ایک اور شخص بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو ہر وقت بلائیں اور آفتیں گھیرے رہتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہر صبح کو یہ دعا پڑھا کرو:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ۔

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اے خدا! میرے جان و مال اور اہل و عیال کی حفاظت فرما"

شیطان سے محفوظ رہنے کی دُعا

علاج: ابوداؤد میں روایت ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص آج کے دن میرے شر سے بچ گیا ہے۔ وہ دعا یہ ہے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔

"اللہ عظیم الشان اور اس کی بزرگی اور کریمی اور قدیم شوکت کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔"

بدن کی عافیت کی دُعا

علاج: جو شخص چاہے کہ میرا بدن خیر وعافیت سے رہے اس کو چاہیے کہ صبح وشام ہر روز یہ دُعا پڑھا کرے۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے امن وحفاظت میں رہے گا:۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ۔

"اے اللہ! عافیت عطا فرما میرے جسم میں اے اللہ عافیت عطا فرما میرے کانوں میں اے اللہ عافیت عطا فرما میری آنکھوں میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں"

ہر قسم کے شر اور آفتوں سے حفاظت

علاج: جو شخص یہ چاہے کہ وہ ڈوبنے، جل جانے، دب جانے اور بچھو وسانپ کے کاٹنے اور دوسری بلاؤں سے محفوظ رہے، اس کو چاہیئے کہ اس دُعا کو ہر روز پابندی سے پڑھا کرے۔ دُعا یہ ہے:۔

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنَ الْھَدَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ۔

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غرق ہونے سے، جل جانے سے اور دبنے سے اور اس بات سے کہ مجھے شیطان بدحواس کر دے موت کے وقت۔ اور اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ تیرے راستے میں پُشت دکھا کر مارا جاؤں اور پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ سانپ کے ڈسنے سے مارا جاؤں۔"

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح وشام تین مرتبہ اس دُعا کو پڑھے تو وہ تکلیف سے محفوظ رہے گا۔ دُعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

"اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے ہوتے ہوئے زمین اور آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہ ہی سننے اور جاننے والا ہے۔"

روایت ہے کہ اس حدیث کے راوی کو فالج ہو گیا تھا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم تو ہر روز اس دعا کو پڑھتے تھے پھر تم کو یہ مرض کس طرح ہو گیا۔؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس روز میں یہ دُعا پڑھنی بھول گیا تھا۔

رنج وغم دُور کرنے کی دُعا

علاج: حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی رنج وغم پیش آتا، آپ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَرِیْمُ

"اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ؕ

حکمت اور کرم والا ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو بڑا عظمت اور حلم والا ہے اور کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا جو زمین و آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔"

فائدہ: اور جامع ترمذی میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مشکل پیش آتی تو یہ پڑھتے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔

اور بعض روایات میں ہے کہ آپ نے بعض اوقات فرمایا کہ غمگین آدمی کے لئے یہ دعا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ بِرَحْمَتِکَ اَرْجُوْا فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ؕ

"اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں تو مجھے میرے حال پر ذرا بھی نہ چھوڑ اور میری اصلاح فرمادے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس ؓ سے فرمایا کیا میں تجھ کو ایسا کلمہ سکھادوں کہ غم کے وقت تم اس کو پڑھا کرو۔ اسماء نے عرض کیا سکھا دیجئے یارسول اللہ! فرمایا، یہ دعا سات مرتبہ پڑھا کرو اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا۔ اور ارشاد فرمایا کہ دعائے ذوالنون یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ ہر غم و تکلیف کو دور کرتی ہے اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص استغفار کو پابندی سے پڑھے، تو حق تعالیٰ اس کو ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے۔ وہ استغفار یہ ہے:۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ

"میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ ہے اور قائم ہے اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔"

اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو غم اور تکلیف اکثر گھیرے رہتا ہو اس کو یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ملا ہے۔

ہر قسم کے شر اور بلا سے حفاظت

علاج: علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب الاتقان میں انس ؓ ابن مالک سے حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو سورۃ فاتحہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھا کرو تو ان آیات کی برکت سے اللہ تعالیٰ تم کو سوائے موت کے ہر چیز سے مامون و محفوظ رکھے گا۔ اور صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ اور دارمیؒ نے حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی یہ چار آیتیں یعنی ابتداء سے مُفْلِحُوْنَ تک اور آیۃ الکرسی خٰلِدُوْنَ تک اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر تک پڑھے تو اس کے اہل و عیال کے پاس اس روز شیطان نہیں آتا۔ اور نہ کوئی برائی اس کو چھو سکے گی۔ اور اگر یہ آیتیں کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو مرض جنون جاتا رہتا ہے۔

دعائے ذوالنون پڑھنے کا طریقہ

فائدہ: ذوالنون حضرت یونس علیہ السلام کا لقب ہے۔ اور آپ نے چونکہ مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا مانگی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس مصیبت سے نجات عطا فرمائی تھی۔ اس لئے اس دعا کا نام دعائے ذوالنون ہے۔ اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول وضو

کرے اور قبلہ رُخ اندھیرے مکان میں بیٹھے اور ایک کٹورا پانی اپنے قریب رکھے۔ پھر اس دُعا کو تین سو مرتبہ تین روز یا سات روز یا دس روز یا چالیس روز پڑھے اور لمحہ بہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ ڈبو کر اپنے منہ اور بدن پر پھیرتا رہے تو حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے غم و فکر دُور فرما دے گا۔ انشاء اللہ

اپنی اور ہمسایہ کی حفاظت کی دُعا

علاج: محامل نے اپنے فوائد میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم آیت الکرسی پڑھا کرو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری اولاد کی نگہبانی فرمائے گا۔ اور تمہارے اور تمہارے پڑوسی کے مکان پر اپنی نظر کرم فرمائے گا۔

نسیان یعنی بھول کی دُعا

علاج: دارمیؒ نے اپنی سنن میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جو شخص سوتے کے وقت سورۃ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا تو قرآن پاک اس کو یاد رہے گا اور بھولے گا نہیں۔ وہ آیات یہ ہیں مُفْلِحُوْنَ تک ابتدائی چار آیتیں، آیت الکرسی کی خَالِدُوْنَ تک تین اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات۔

ادائیگی قرض کے لئے دُعا

علاج: طبرانی نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی دُعا بتاتا ہوں کہ اس کی برکت سے اگر پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ

ادا کر دیں گے۔ وہ دُعا یہ ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَابٍ تک اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ فِيهَا مِنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

"دنیا و آخرت میں رحمٰن اور آخرت میں رحیم۔ آپ جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جسے نہیں چاہتے روک دیتے ہیں۔ اے خدا! مجھ پر اپنی خصوصی رحمت نازل فرما، کہ میں سب سے بے نیاز ہو جاؤں۔"

جانوروں کی سرکشی کیلئے دُعا

علاج: بیہقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے جانور سے تکلیف پہنچے۔ یعنی جانور سرکشی اور شوخی کی وجہ سے سواری نہ دے یا وزن نہ اُٹھائے تو اس شخص کو چاہیئے کہ اس جانور کے کان میں یہ دُعا پڑھ کر پھونک دیا کرے:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ط

"اللہ کے دین کے علاوہ کیا تلاش کرتے ہیں، حالانکہ اسی کی اطاعت ہے خوشی اور ناخوشی میں۔ اور تمام موجودات جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

علاج: طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کی ہے کہ جس شخص کا غلام یا لونڈی سرکش ہو جائے اور اپنے مالک کی اطاعت نہ کرے یا کسی کی اولاد سرکش ہو جائے تو اس کے کان میں یہ دعا پڑھ کر دم کر دے تو انشاء اللہ تعالیٰ غلام، لونڈی یا اولاد کی سرکشی ختم ہو جائے گی

اور یہ تمہارے دار ہو جائیں گے۔

ہر قسم کے امراض سے شفا

علاج: امام بیہقی نے حضرت علیؓ سے موقوفاً روایت کی ہے کہ جو شخص بیمار ہو اس پر سورۂ انعام پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے بیمار کو شفا عطا فرمائے گا۔

غرقابی اور ڈوبنے سے حفاظت

علاج: ابن السنیؒ نے حضرت حسین ابن علیؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے جو شخص کشتی میں سوار ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے تو ڈوبنے اور غرق ہونے سے امن و سلامت میں رہے۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ

"اس کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے ہے۔ بیشک میرا رب بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور ان لوگوں نے خدا کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کا حق ہے۔ روزِ قیامت تمام زمین اس کی ایک مٹھی میں اور آسمان سیدھے ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے۔ وہ ذات پاک ہے اور شرک سے بلند ہے۔"

جادو دور کرنے کی دعا

علاج: ابن ابی حاتمؒ نے لیث سے روایت کی ہے کہ جس شخص پر جادو ہو تو یہ آیتیں پانی پر پڑھ کر اس بیمار پر ڈال دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو شفا نصیب ہوگی۔ وہ آیتیں یہ ہیں: سورۂ یونس کی دو آیات فَلَمَّآ اَلْقَوْا

سے مُجْرِمُوْنَ تک اور ایک آیت سورۂ اعراف کی فَوَقَعَ الْحَقُّ سے رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ تک اور ایک آیت سورۂ طٰہٰ کی اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى

پریشانی اور تکلیف کا علاج

علاج: حاکم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جب بھی کوئی سختی یا پریشانی آئی، جبرئیلؑ نے مجھ سے یہی کہا کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دعا پڑھا کرو۔

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ؕ

"میں نے اس زندہ کی ذات پر بھروسہ کیا ہے جس کو کبھی موت نہیں۔ اور سب تعریفیں اسی خدا کے لئے ہیں جس نے کسی کو اولاد نہیں بنایا اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے نہ ہی کوئی مددگار ذلت میں اور اس کی بزرگی بیان کر بزرگ جان کر۔"

چوری سے حفاظت کی دعا

علاج: امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب الاتقان میں ابن عباسؓ سے حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص یہ دعا پڑھے گا اس کا گھر چوری سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا۔ آخر سورۃ تک پڑھے۔

فائدہ: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ رات کو اس کو پڑھ کر اپنے گھر میں پھونک دیا کرے۔ اور اگر کوئی شخص کہیں سے مال لائے یا کہیں بھیجے تو اسی آیت کو لکھ کر اس میں رکھ دیا کرے تو حق تعالیٰ اپنے فضل سے اس مال کو چوری ہونے سے محفوظ رکھے گا۔

بیماری سے شفاء

علاج: اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے تو اس کے کان میں یہ آیت پڑھ کر پھونک دیا جائے انشاء اللہ اس کو شفاء حاصل ہوگی۔ وہ آیت یہ ہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ آخر سورۃ تک۔

بیہقی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس آیت کو پورے یقین کے ساتھ پڑھے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بیماری تو معمولی چیز ہے، پہاڑ بھی ہل سکتا ہے۔

دل کی سختی کے لئے دُعا

علاج: مستدرک میں ابوجعفر محمد علی یعنی امام محمد باقرؓ سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے دل میں سختی (یعنی آخرت سے بے فکری) محسوس کرے اور مخلوق خدا پر شفقت اور رحم دلی نہ رہے اور کسی کی نصیحت قبول نہ کرے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ ایک پلیٹ پر سورۂ یٰسٓ زعفران سے لکھ کر پی لیا کرے۔ اور معلوم ہونا چاہیئے کہ سورۂ یٰسٓ کی کتب حدیث میں مختلف خاصیتیں آئی ہیں۔ مثلاً موت کے وقت پڑھی جائے تو موت آسان ہو جائے اور اگر کسی حاجت کے لیے پڑھی جائے تو حاجت پوری ہوتی

ہے۔ اگر کسی دیوانہ یا پاگل پر پڑھی جائے تو تندرست ہو جاتا ہے اور اگر صبح کو پڑھی جائے تو شام تک اس کی فرحت باقی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ علماء کا کہنا ہے کہ فرحت اور دلی خوشی کے لئے ہم نے اس کو تریاق اور مجرب پایا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شخص صبح کو سورۂ دخان پڑھے گا تو شام تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ اور دارمی نے روایت کی ہے کہ جو شخص صبح کے وقت سورۂ دخان پڑھے تو شام تک کسی مکروہ کام میں مبتلا نہ ہوگا۔

فقر و فاقہ دُور کرنے کی دُعا

علاج: بیہقی نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص ہر روز رات کو سورۂ واقعہ پڑھے گا تو اس کو کبھی فاقہ پیش نہیں آئے گا۔ یعنی کھانے سے کبھی تنگی نہ ہوگی۔

ولادت میں سہولت

علاج: بیہقی نے ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اگر کسی عورت کو ولادت میں دشواری پیش آئے اور درد کی تکلیف زیادہ ہو اور ولادت نہ ہوتی ہو تو یہ کلمات لکھ کر اور دھو کر اس عورت کو پلا دیئے جائیں۔ وہ کلمات یہ ہیں:-

بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ تَعَالٰى رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

"اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ کریم ہے حکیم ہے۔ پاک ہے اور عرش عظیم کا رب بلند مرتبہ ہے اور تمام تعریفیں تمام عالموں کے رب کیلئے ہیں جس دن

يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ؕ

قیامت کو دیکھیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ دنیا میں ٹھہرے ہی نہیں مگر ایک صبح یا شام، جس دن اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ہے تو محسوس ہوگا کہ نہیں ٹھہرے مگر ایک گھڑی دن۔ یہ پہنچا دینا ہے۔ وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان ہیں۔"

صاحب اتقان نے ابن سنی سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ اعراف کی یہ آیت اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ کو رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تک اور مُعَوِّذَتَيْنِ لکھ کر عنایت فرما دیا کرتے تھے جس سے ولادت میں آسانی ہو جاتی تھی۔

دفع وسواس کے لئے دعا

علاج ابو داؤد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب تم اپنے دل میں کسی قسم کا وسوسہ محسوس کرو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ دعا یہ ہے:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

گمشدہ چیز حاصل کرنے کی دعا

علاج: امام جزریؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا لونڈی غلام بھاگ جائے تو اس کو چاہئے کہ پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے اور اس کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ هَادِي الضَّلَالِ وَرَادِّ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُوَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ

"شروع اللہ کے نام سے جو گمراہ کو ہدایت دینے والا ہے اور گم شدہ کو واپس کرنے والا ہے۔ اے اللہ! میری گمشدہ چیز واپس کرا دے، اپنی عزت اور شوکت سے اسلئے کہ یہ تیرا فضل اور عطیہ ہے۔"

بازار کے شر سے حفاظت

علاج: معلوم ہونا چاہئے کہ بازاروں میں طرح طرح کی برائیاں موجود ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اُس وقت تک بازاروں میں ہرگز نہ جائیں جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا علاج نہ کر لیں۔ چنانچہ امام جزریؒ نے روایت کی ہے کہ جس شخص کو بازار میں جانے کی ضرورت ہو تو پہلے یہ دعا پڑھے۔ پھر جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ هٰذَا السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً وَصَفْقَةً خَاسِرَةً۔

"اے اللہ! میں آپ سے آج کے دن کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔ بازار اور اُس کی چیزوں کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے پناہ چاہتا ہوں۔ بازار میں جھوٹی قسم کھانے اور نقصان والے معاملہ سے۔"

بیماری سے حفاظت

اگر کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لیا کرے تو حق تعالیٰ اس بیماری سے اس شخص کو اپنی پناہ میں رکھتا ہے اور وہ مرض اس کو نہیں ہو پاتا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَلْحَمْدُ

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں

لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ؕ

اُس خدا کا شکر ہے جس نے مجھ کو اس بیماری سے محفوظ رکھا جس میں تجھ کو مبتلا کیا۔ اور دوسری مخلوق پر مجھ کو فضیلت بخشی۔

فحش گوئی سے حفاظت

اگر کسی شخص کو فحش گوئی کی عادت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ استغفار کی کثرت کرے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زبان پر فحش بہت چڑھا ہوا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو استغفار کیوں نہیں کرتا۔ میں تو ہر روز سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔"

فائدہ: ہم مسلمانوں کے لئے انتہائی قابل غور بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم اور رحمۃ للعالمین ہو کر بھی ہر روز حق تعالےٰ کے دربار سے مغفرت مانگتے تھے۔ اس حساب سے ہم گنہگاروں کو تو ہر وقت استغفار کرتے رہنا چاہیے۔

وساوس سے حفاظت

علاج: حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کو وسوسہ آتا ہو تو اس کو اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ پڑھنا چاہیے۔ اور بعض احادیث میں آیا ہے یہ پڑھا کرے: اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ؕ

اور بعض احادیث میں ہے کہ جو شیطان انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کا نام خنزب ہے۔ اس لئے اس وقت اَعُوْذُ پڑھ کر اپنے بائیں جانب تھتکار دے۔

نعمت کی زیادتی کی دعا

علاج: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ کو جب اللہ تعالیٰ کوئی خاص نعمت عطا فرمائیں اور وہ بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھے تو خدائے تعالیٰ اس کو اس نعمت سے زیادہ اور بہتر عطا فرماتے ہیں۔

مال کی زیادتی کی دعا

علاج: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے مال میں برکت ہو تو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ؕ

"اے اللہ! اپنے بندے اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما۔ اور رحمت نازل فرما مومن مرد و عورت پر اور مسلمان مرد و عورت پر۔"

درود شریف کے فوائد اور خواص

معلوم ہونا چاہیے کہ درود شریف کے فوائد بیشمار ہیں لیکن جو فوائد صحیح احادیث و روایات سے ثابت ہیں۔ یہاں پر مختصراً بیان کئے جاتے ہیں۔ تاکہ طب نبوی کا پورا پورا فائدہ حاصل ہو سکے۔

درود شریف پڑھنے کا سب سے بڑا فائدہ تو یہی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور فرشتے دس بار اس شخص پر درود بھیجتے ہیں اور اس شخص کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

اس پر واجب ہوتی ہے۔ قیامت کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس رہے گا اور قیامت کے روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص
کے کام آئیں گے

ان کے علاوہ درود شریف پڑھنے سے دین و دنیا کے کام پورے
ہوتے ہیں اور گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ درود شریف کا پڑھنا صدقہ
کے قائمقام ہوجاتا ہے اور اس کی برکت سے تکلیف و سختی دور ہوجاتی
ہے۔ بیمار کو شفا نصیب ہوتی ہے۔ دشمن پر فتح حاصل ہوتی ہے اور
درود شریف پڑھنے والے شخص پر ملائکہ ہر وقت رحمت بھیجتے ہیں اس سے
قلب کی صفائی ہوتی ہے۔ گھر اور مال میں برکت ہوتی ہے۔ درود شریف
پڑھنے والے شخص کی کئی پشتوں میں درود شریف کی برکات کا ظہور رہتا ہے۔
سکرات موت سے نجات ہوتی ہے۔ ایسا شخص ہول قیامت سے امن میں
رہے گا۔ دنیا میں نجات ملے گی۔ درود شریف کی برکت سے بھولا ہوا خواب
یاد آجاتا ہے۔ تنگ دستی دور ہوتی ہے اور اس کا پڑھنے والا بخیل نہیں
ہوتا۔

جس مجلس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے تو تمام اہل مجلس کو اللہ کی
رحمت ڈھانک لیتی ہے اور اس کا پڑھنے والا شخص پل صراط سے نہایت
آسانی اور عجلت سے گزر جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار
میں ایسے شخص کا تذکرہ ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
بڑھتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے شخص سے محبت ہوجاتی ہے۔
درود شریف پڑھنے والے کو خواب میں آنحضرتؐ کی زیارت اور قیامت
کے روز مصافحہ نصیب ہوگا اور اس شخص سے فرشتے بھی مصافحہ کریں گے اور

مرحبا کہیں گے۔

درود شریف کو فرشتے سونے چاندی کے قلم سے دفتر پر لکھتے اور اللہ
تعالیٰ سے اس شخص کا درود اس طرح پہنچاتے ہیں کہ فلاں شخص نے آپ
کو سلام کہا ہے۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر جاکر کوئی
سلام کرے تو حضورؐ بھی اس پر سلام بھیجتے ہیں۔ اور حضورؐ کا سلام اگر کسی کو
نصیب ہوجائے تو لاکھوں کرامتوں اور فوائد سے افضل سمجھنا چاہیئے۔

اور درود شریف کی خاصیت یہ ہے کہ تین روز تک اس کے پڑھنے والے
کے گناہ نہیں لکھے جاتے اور وہ اس لئے کہ شاید یہ شخص توبہ کرلے تو گناہ
ختم ہوجائیں۔ درود پڑھنے والا شخص اس کی برکت سے عرش کے سایہ میں
کھڑا کیا جائے گا اور اس کے اعمال کا پلڑا قیامت میں بھاری ہوجائے گا
اور قیامت کے روز پیاس سے امن میں رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بزرگوں کا خواب میں منہ تک
چوم لیا کیونکہ یہ حضرات درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

جس شخص کے کان میں شور و غل معلوم ہوتا ہو اس کو چاہیئے کہ کثرت
سے درود شریف پڑھا کرے اور درود شریف کے بعد یہ کلمات پڑھے۔
ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو درود شریف
پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات سے نوازے۔ آمین

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ